

منہاج الصيدلہ والکیمیاء



ادارہ کتاب الشفاء

2009ء کی دسمبر تک کی ادائیگی 1400002

منہاج الصيد لہ والکیمیا

(جدید یونانی دواسازی)

مع ترمیم جدید تحقیقات و اضافات کے ساتھ

حکیم محمد رفیق الدین

سابق ریڈر شعبہ علم الادویہ، اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ

-: مرتبہ :-

حکیم سلیم اختر ایم۔ ڈی، علم الادویہ

اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ

ناشر

ادارہ کتاب الشفاء

2075، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔ 110002

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

MINHAJ-US-SAIDALA WAL-KIMIYA

نام کتاب منہاج الصید لہ والکیمیاء
مصنف حکیم محمد رفیق الدین
مترجم حکیم سلیم اختر
بار اول اپریل ۱۹۷۷ء
تعداد پانچ سو
کمپوزنگ سنیل احمد قاسمی، ماہنامہ "الشفاء" نئی دہلی
مطبع ایس، ایچ، آفیسٹ پریس، نئی دہلی
قیمت Rs. 200/=

-: تقسیم کار :-

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

2861، کوچہ چیلان، دریائے گنج، نئی دہلی۔ 110002

ناشر

ادارہ کتاب الشفاء

2075، کوچہ چیلان، دریائے گنج، نئی دہلی۔ 110002

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۹
۲	تقدیم	۱۰
۳	نخنہ چند	۱۶
۴	تعارف	۱۸
۵	الکلام	۱۹
۶	علم الصيد لہ فن دواء سازی	۲۳
۷	تاریخ دوا سازی	۲۷
۸	چند مخصوص ادویہ کے موجد	۳۰
۹	معجون لہا اور وجہ تسمیہ	۳۱
۱۰	دواء مرکب کی ضرورت اور معیار بندی	۳۲
۱۱	چند اعمال دوا سازی	۳۵
۱۲	دوا سازی میں حرارت کی ضرورت	۵۶
۱۳	آج کی مقدار اور اس کی نوعیت	۵۸
۱۴	آج یعنی پٹ کی مختلف اصطلاحیں	۵۹
۱۵	کل حکمت طین الحکمت کپڑوتی	۶۳
۱۶	ادویہ کا کوٹنا پینا اور چھاننا	۶۳
۱۷	مخصوص ادویہ کا سفوف	۶۶
۱۸	کھل کے اقسام اور دواؤں کا کھل کرنا	۶۸
۱۹	خاص چیزوں کی تصویل و غسل	۷۳
۲۰	غسل روغنیات	۷۷
۲۱	ترویج کے باقی احکام	۷۹
۲۲	تصفیہ اور چند مخصوص ادویہ کا مصفی کرنا	۸۰
۲۳	عمل تقطیر	۸۵

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۲۳	عمل تصعید	۹۸
۲۵	تدخین و حوال بنانا	۱۰۱
۲۶	عصر۔ نچوڑنا	۱۰۲
۲۷	سوکس لیٹ پارٹس	۱۰۳
۲۸	نقع یا نفقوع۔ خیساندہ	۱۰۵
۲۹	طبع۔ جو شانداہ	۱۰۷
۳۰	نمک یا کھار حاصل کرنا (اقلان)	۱۰۷
۳۱	احراق۔ جلانا سوختہ کرنا	۱۰۸
۳۲	ننگلیس کشہ کرنا	۱۱۲
۳۳	مختلف دھاتوں کی ننگلیات کی ساخت	۱۱۷
۳۴	تخمیر و تعفین۔ سڑانا، خیر بنانا	۱۱۹
۳۵	ست	۱۲۷
۳۶	آدھان، دہن، روغنیا	۱۲۸
۳۷	روغن حاصل کرنے کے جدید طریقے	۱۳۳
۳۸	روغن حاصل کرنے کے جدید طریقے	۱۳۷
۳۹	خاص خاص روغن حاصل کرنے کا طریقہ	۱۳۹
۴۰	روغنیات کو منجمد یا فکس کرنے کا طریقہ	۱۴۳
۴۱	قوامی اودیہ	۱۴۴
۴۲	قوام کی پہچان	۱۴۶
۴۳	لعاب اور شیرہ	۱۵۹
۴۴	مراہم	۱۶۱
۴۵	تدخیر اودیہ	۱۶۳
۴۶	حبوب، اقراص	۱۷۱
۴۷	گولی یا ندھنا	۱۷۵
۴۸	گولیوں پر ورق چڑھانا	۱۷۸

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
۱۸۳	اقراص	۴۹
۱۸۷	چند ادویہ کی نوعیت ترکیب	۵۰
۱۹۰	جز مایہ حاصل کرنا	۵۱
۱۹۲	چند مخصوص ادویہ کی تیاری	۵۲
۱۹۶	ماء الطہیر، آتش جو	۵۳
	الکیمیاء۔ میڈیشنل کیمسٹری (عملی حصہ)	
	حصہ دوم	
۲۰۲	علم الکیمیاء کی تعریف	۵۴
۲۱۰	بادہ اور اس کے اوصاف	۵۵
۲۱۳	موالید خلاش	۵۶
۲۱۹	تحفظ مواد ادویہ	۵۷
۲۲۱	ارواح پر کیمیائی عملیات	۵۸
۲۲۳	بارہ کے کیمیائی عملیات	۵۹
۲۲۸	تشنکرف کے کیمیائی اعمال	۶۰
۲۳۰	سکھیا پر کیمیائی اعمال	۶۱
۲۳۳	ہز تال پر اعمال کیمیاء	۶۲
۲۳۶	رسکچر کے کیمیائی اعمال	۶۳
۲۳۷	دار چکنہ پر کیمیائی اعمال	۶۴
۲۳۷	انفاس اور اس کے کیمیائی عملیات	۶۵
۲۳۸	نوشادر کے کیمیائی عملیات	۶۶
۲۴۰	شورہ پر کیمیائی عملیات	۶۷
۲۴۱	پچنگری پر اعمال کیمیائی	۶۸
۲۴۲	کانور پر اعمال کیمیائی	۶۹
۲۴۳	اجسار پر کیمیائی عملیات	۷۰
۲۴۸	چاندی، فطنت	۷۱

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۷۲	تانبہ پر کیمیائی عملیات	۲۵۰
۷۳	نورس	۲۵۰
۷۴	رائنگ یا قلعی کے کیمیائی عملیات	۲۵۲
۷۵	سیسہ پر اعمال کیمیائی	۲۵۳
۷۶	جست پر کیمیائی عملیات	۲۵۵
۷۷	فولاد پر کیمیائی عملیات	۲۵۶
۷۸	جھٹ الھدیہ کے کیمیائی اعمال	۲۵۸
۷۹	کینٹیم کے حصول کا طریقہ	۲۶۱
۸۰	اقلیمیاہ	۲۶۱
۸۱	مختلف جہریات پر کیمیائی اعمال	۲۶۲
۸۲	بیرا پر کیمیائی عملیات	۲۶۲
۸۳	یا قوت پر اعمال کیمیائی	۲۶۳
۸۳	عقیق کے اعمال کیمیائی	۲۶۳
۸۵	یشب ہنز کے کیمیائی عملیات	۲۶۵
۸۶	زمرہ کے کیمیائی اعمال	۲۶۵
۸۷	گنودنی کے کیمیائی عملیات	۲۶۶
۸۸	جبر الیہود کے کیمیائی عملیات	۲۶۶
۸۹	ایرک اور اس کے کیمیائی عملیات	۲۶۷
۹۰	سنگرحت کے کیمیائی عملیات	۲۶۸
۹۱	سرہ اور اس کے کیمیائی عملیات	۲۶۹
۹۲	بعض مواد حیوانیہ کے کیمیائی عملیات	۲۶۹
۹۳	مروارید اور اس کے کیمیائی اعمال	۲۷۰
۹۴	مونگا اور اس کے کیمیائی عملیات	۲۷۱
۹۵	سنگھ کے کیمیائی اعمال	۲۷۲
۹۶	کوزی کے کیمیائی عملیات	۲۷۲

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
۲۷۳	بارہ سینکھاکے کیسیاوی اعمال	۹۷
۲۷۴	شہد خالص کے کیسیاوی اعمال	۹۸
۲۷۵	موسم کے کیسیاوی عملیات	۹۹
۲۷۵	چند نباتی ادویہ کے کیسیاوی اعمال	۱۰۰
۲۷۶	بچھناک کے کیسیاوی اعمال	۱۰۱
۲۷۸	کچلہ اور اس کے کیسیاوی عملیات	۱۰۲
۲۷۹	بادور اور اس کے کیسیاوی عملیات	۱۰۳
۲۸۰	مدار کے کیسیاوی عملیات	۱۰۴
۲۸۱	دھتورہ اور اس کے کیسیاوی اعمال	۱۰۵
۲۸۲	جمال گوٹہ اور اس کے کیسیاوی اعمال	۱۰۶
۲۸۳	تسباکو کے کیسیاوی اعمال	۱۰۷
۲۸۳	بھنگ کے کیسیاوی عملیات	۱۰۸
الصیدلہ جزئیہ (فوری دواسازی)		
حصہ سوم		
۲۸۸	عطار، کیمپاؤنڈز	۱۰۹
۲۸۹	دواؤں کی ترتیب	۱۱۰
۲۹۶	ضروری سامان دواسازی	۱۱۱
۲۹۶	نسبہ پاندھنا	۱۱۲
۲۹۸	اصطلاحات متعلقہ دواسازی	۱۱۳
۳۲۱	اوزان پیمانے	۱۱۴
۳۲۷	دواسازی میں پانی کا استعمال	۱۱۵
۳۳۰	مرطوب اور نیم جامد ادویہ کا دینا	۱۱۶
۳۳۳	ادویہ کی ناپ تول کا اصول	۱۱۷
۳۳۵	کتابیات	۱۱۸



حکیم محمد رفیق الدین، سابق ریڈرا جمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ



حکیم سلیم اختر ایم۔ ڈی، علم الادویہ، اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ

انتساب

دور حاضر کی اس عظیم ترین اور نامور شخصیت کے نام جسے ادبی علمی اور طبی دنیا پر و فیضر حکیم سید عل الرحمن صاحب کے نام سے جانتی ہے۔ یہی وہ شخصیت ہے جس کے اندر طب یونانی کے ارتقاء کا جذبہ ہمہ وقت کروٹیں لیتا رہتا ہے۔ موصوف کی علمی و فنی تصانیف نے نہ صرف برصغیر ہندوپاک میں طب یونانی کے وقار میں اضافہ کیا ہے بلکہ ان کے متعدد بیرونی اسفار مثلاً اسپین ایران، بنگلہ دیش، متحدہ عرب امارات، عمان، شام، اردن و غیرہ کے ذریعہ ہندوستان سے باہر بھی طب یونانی کا تعارف ہوا ہے۔

موصوف صدر جمہوریہ ہند کی طرف سے قومی اعزاز سے بھی نوازے جا چکے ہیں۔ اور موصوف کی ہمنوائی اور رہنمائی نے ہی میرے اندر تصنیف کا جذبہ پیدا کیا اور صید لہ پر یہ کتاب جدید اضافات کے ساتھ منظر عام پر آئی ہے۔

محمد رفیق الدین

تقدّم

پروفیسر حکیم سید گل الرحمن صدر شعبہ علم الادویہ، علیگزہ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ترکیب ادویہ کے سلسلہ میں عرب الطباء نے جہاں فنون کے بہترین مجموعے اور بیش قدر قراہین مرتب کیں۔ وہاں دوا سازی کو عملی شکل اور اس کو ایک باقاعدہ فن قرار دینے میں انہوں نے اعلیٰ صلاحیتوں کا استعمال کیا۔

یونانی عہد میں صرف اجسام عضویہ پر ادویہ کا مطالعہ کیا گیا تھا۔ لیکن تحلیل و تجزیہ کے ذریعہ ان کے اجزاء موثرہ، قوی اور درجہات وغیرہ کے سلسلے میں کوئی بات معلوم نہیں کی جاسکتی تھی۔ عرب الطباء نے تحلیل و تجزیہ کا فن ایجاد کیا۔ ادویہ کی قوتیں اور ان کی تاثیرات دریافت کیں۔ خوشبودار چیزوں کی حقیقت اور ان کے اڑ جانے والے یا روغنی اجزاء کا سراغ لگایا۔ دوا سازی میں کیمیائی اعمال سے مدد لے کر کیمیکل فارمیسی کی بنیاد ڈالی اور فن دوا سازی کو ترقی سے ہمکنار کیا۔ مورخین نے بڑی فراخ دلی سے اس کا اعتراف کیا ہے۔ چارلس ایل ڈانے ان کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے ”عرب فیکٹورس کے موجود تھے۔ مرہے، معجون اور شربت اسی طرح سرجیکل استعمال کے لئے پلاسٹر اور مرہم بھی انہی کی ایجادات سے ہیں۔“ واقعہ یہ ہے کہ سب سے پہلے انہی نے دواؤں اور جزی بوٹیوں کو ترکیب و ترتیب دینے کا اصول وضع کیا اور عمل تقطیر، عمل تصعید، عمل ترشح، عمل مبلور اور علم الکیمیاء کے دوسرے اعمال کا دوا سازی سے رشتہ قائم کیا۔ فرانسیسیوں نے فن دوا سازی کی تاریخ پر جب توجہ کی تو انہیں معلوم ہوا کہ یہ عرب ہی تھے جنہوں نے اس فن کی بنیادیں قائم اور استوار کی ہیں۔

تاریخ علم الادویہ و صید کے طالب علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہنا چاہئے کہ قدیم مصر میں فن طب و کیمیاء کی طرح قیمتی وحالتوں کی صنعت عمل دباغت، عطرسازی، رنگ ریزی اور شیشہ گری میں بھی بڑی ترقی کی گئی تھی۔ ان فلزاتی فنون اور مختلف صنعتوں

کے نتیجہ میں ادویہ کے سلسلہ میں انسان کے مطالعہ کو وسیع کرنے میں خاص طور پر مدد ملی ہے۔ ان موضوعات پر علمی یا تصنیفی و تالیفی حیثیت سے کوئی کام نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے بغیر طبی طور پر یہ معلومات صنعت گروں اور کارنگروں کے شاگردی نظام کے ذریعہ خاص کر منتقل ہوئی ہیں۔ جس طرح مصریوں کے بارے میں ملتا ہے کہ ان کا علم الادویہ پورے طور پر وسیع اور ان کی کیمسٹری اور فارمیسی عملی صورت رکھتی تھی۔ اسی طرح بابل اور آسوریہ کے ان نشتی کتبوں سے جن کا تعلق طب سے ہے، اس زمانے میں مستقل مفرد اور مرکب ادویہ پر روشنی پڑتی ہے۔ ان میں مرہم شفاف اور خداداد کے نسخے تحریر ہیں۔ مصرف اور بابل کی ان طبی اور صنعتی ترقیات کا اثر عربی علم الکیمیاء اور دوا سازی پر نمایاں ہے۔ لیکن مصر اور بابل کی طرح خود یونانی عہد میں ترکیب و تیاری ادویہ کے طریقوں پر کوئی تحریر نہیں ملتی ہے۔ عرب اطباء نے دوسرے موضوعات کو منضبط اور باقاعدہ علمی مرتبہ دینے کے ساتھ ہی کیمیائی اعمال مثلاً تصعید، تقطیر، تفریق، تجمیع، تکلیس و تحرق پر بہت تفصیل سے لکھا ہے اور دوا سازی کو کناش، قرہادین یا مرکبات کی کتابوں کے علاوہ اپنے قلم کا مستقل موضوع بنایا ہے۔ عربی عہد کی طبی ترقیات کا یہ لازمی تقاضہ بھی تھا جسے ماہرین ادویہ نے پوری طرح محسوس کیا۔ پوری اسلامی دنیا میں شفاخانوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ ہر بڑے شفاخانے میں دوا سازی کے لئے دارالاصیدلہ (فارمیسی) کے ساتھ ہی ایک مخزن الادویہ (میڈیکل اسٹور) ہوتا تھا۔ جہاں شفاخانہ میں روزانہ استعمال کے لئے ہر قسم کی دواؤں کی ایک بڑی مقدار جمع رہتی تھی۔ فراہمی ادویہ کے بڑے پیمانے پر نظم کے ساتھ ہی ادویہ کے معائنہ کا بھی انتظام تھا۔ ادارہ احتساب کی ذمہ داری کے علاوہ ادویہ کے معائنہ کے لئے علاحدہ افراد کا تقرر کیا گیا تھا۔ سرکاری شفاخانوں میں جہاں روزانہ ہزاروں مریضوں کا مرجوعہ ہوتا تھا۔ بہت بڑی مقدار میں مفرد اور مرکب دواؤں کی ضرورت رہتی تھی۔ مثال کے طور پر ملک منصور قلاؤن کے دمشق کے شفاخانہ کے متعلق ملتا ہے کہ دوسری دواؤں کے علاوہ روزانہ صرف شربت انار ۵۰۰ رطل (ایک رطل یعنی ۵۰۰ ملی لیٹر) خرچ ہوتا تھا۔ شفاخانہ رشیدی حمیر کے لئے مختلف علاقوں سے ایک ہی موقع پر جو روغن دستیاب کئے گئے تھے ان کی تعداد ایک من سے تین سو من تک تھی۔ اسی طرح صرف

ایک شفاخانہ کے لئے جو مفرد ادویہ ہر سال فراہم کی جاتی تھیں ان کی مقدار پچاس سے سو من تک ہوتی تھی۔

تعلیم ادویہ میں بھی جہاں طلبہ کو نباتات کی روئیدگی کے مقامات پر لے جا کر ان کا نظری مشاہدہ اور معائنہ کرایا جاتا تھا، وہاں شفاخانوں میں مفرد ادویہ کی شناخت اور مرکبات کی تیاری اور دواسازی پر خاص طور پر زور دیا جاتا تھا۔ فاضل زمانہ ابن بیطار کے علم الادویہ کے حلقہ درس کے شریف اور مشہور مورخ ابن ابی اسید کی کتاب عیون الانباء فی طبقات الاطباء سے علم الادویہ کے اس طریقہ تعلیم پر واضح روشنی ملتی ہے۔

علم الادویہ کی اس شاخ کو صیدلہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ ایک عملی فن ہے لیکن اس کے سلسلے میں ادویہ کی شناخت کے ساتھ ہی اصولی ہدایات، تیاری کے طریقوں، اجزاء، موثرہ حاصل کرنے کی ترکیب، دواؤں کو مختلف طریقوں پر استعمال کرنے کے اثرات، ان کو ترکیب دینے کی شکلوں، حفاظتی تدابیر اور دوسری متعلقہ باتوں کا بیان ضروری سمجھا گیا ہے۔ اصول ترکیب ادویہ اور علم الصيدلہ پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں ابو العباس ابن رومیہ کا رسالہ مقالہ کی ترکیب الادویہ، محمد بن یحییٰ کی کتاب اصول التراکیب فی الطب، نجیب الدین سرقدی کی کتاب اصول التراکیب، داؤد بن ابوالیمان کی دستور الادویہ المركبہ، ابن الجزار کی المبیذہ فی الادویہ المركبہ خاص طور پر لائق ذکر ہیں۔ نجیب الدین سرقدی کی کتاب کا ایک نسخہ اصول ترکیب الادویہ کے نام سے خدا بخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے جو ۱۲۳۵ھ (۱۷۱۷ء) کا مکتوبہ ہے۔ محمد بن زکریا رازی کی کتاب الصيدلہ کے علاوہ کتاب الجامع فی پانچویں قسم علم الصيدلہ سے متعلق ہے۔ حنین بن اسحاق کی کتاب اسرار الادویہ المركبہ اس سلسلے کی ایک زیادہ قدیم یادگار ہے۔

عربی کی کتابوں میں منہاج الدکان و دستور الاعیان فی اعمال و ترکیب الادویہ کا نام لینا ضروری ہے۔ ابو نصر عطار اسی کی یہ کتاب اعمال دواسازی کا بہترین مجموعہ ہے۔

فارسی میں بھی اس روایت کو آگے بڑھایا گیا اور متعدد اہم کتابیں لکھی گئیں۔

اس سلسلے کی ایک ترکیب الادویہ ہے جو سالار جنگ میوزیم حید آباد میں محفوظ ہے۔ مہدی

حسن بن مولوی محمود عالم اس کے مؤلف ہیں۔ تراکیب ادویہ کے نام سے مہدی حسن بن محمد حسن بشارت خاں کی بھی ایک کتاب اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد کے ذخیرہ طب کی زینت ہے۔ بعض قراہانوں میں مرکبات کے نسخوں کے علاوہ ادویہ کی تیاری کے طریقوں پر بھی لکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر احمد شاہ کے عہد کی ۱۱۶۴ھ (۱۷۴۸ء) کی تصنیف قراہان سکندر میں اس کے مصنف حکیم سکندر نے جسے انہوں نے ۲۵۰ کتابوں کے مطالعہ کے بعد مرتب کیا ہے، تراکیب ادویہ کے طریقے بھی بہت تفصیل سے لکھے ہیں۔ اسی طرح بحر بات اکبری میں حکیم اکبر ارزانی نے نسخوں کے ساتھ ان کی تیاری کے طریقے بیان کئے ہیں۔ اس قسم کی کتابوں سے دواسازی سے متعلق کافی مواد فراہم ہوتا ہے۔

طب یونانی کے ہندی دور میں کشتوں کے علاوہ آیوریدک کے بعض مرکبات بھی استعمال کئے گئے ہیں، جن کے نام ان کی اصل کی یاد دلاتے ہیں۔ مثلاً مالنی بسنت، معجون پوگرانج گوگل، معجون سپاری پاک وغیرہ۔ لیکن اس قبولیت کے باوجود اصول دواسازی میں آیوریدک کے برخلاف بعض چیزوں میں ترمیم کی گئی اور دواسازی و فن تکلیس میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا کہ طب کی مزاجی خصوصیت اور انفرادیت قائم رہے۔ چنانچہ اعمال تکلیس میں یونانی اور آیوریدک کے فرق کو بخوبی دیکھا جاسکتا ہے۔ اطباء نے نہ صرف کشت کی تیاری میں مناسب ترمیم کی اور مزاج ادویہ کی رعایت سے آیوریدک سے مختلف یونیوں کا انتخاب کیا بلکہ ان کے مواقع استعمال، مقدار خوراک اور بدرقہ کے سلسلہ میں بھی اجتہادات کئے اور نئی راہیں وضع کیں اور سمیات کی اصلاح و تدبیر پر خاص توجہ دی۔

علم اکیسیا اور علم الکلیس پر ابن سینا سے منسوب رسالہ الکلیس کے علاوہ ہندوستان میں اس موضوع پر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔ فارسی میں مخزن الاکسیر حکیم امام الدین پاک پٹنی اور اردو میں مفتاح الخزان حکیم فیروز الدین، الاکسیر مع التفسیر حسین الدین احمد، جامع الاکسیر نذیر احمد گنگوہی، جواہر کشت حکیم عبدالستار، منائد الکلیس حکیم عبدالغنیہ اہم کتابوں میں شمار کئے جانے کے لائق ہیں۔

اس سلسلہ کی ایک بہترین کڑی منہاج المصید لہ والکسیا (جدید یونانی دواسازی)

ہے جسے اس کے مؤلف حکیم محمد رفیق الدین نے نہایت محنت اور دیدہ ریزی سے مرتب کیا ہے۔ حکیم صاحب موصوف شعبہ علم الادویہ اجمل خاں طبیبہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے وابستہ ہیں ان کے وسیع تدریسی تجربہ کی جھلکیاں اس کتاب میں نمایاں ہیں۔ دواسازی پر ایک جامع درسی کتاب کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ اس کتاب سے نہ صرف یہ کمی پوری ہوگی بلکہ طلبہ کے علاوہ اطباء اور دواسازی سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے حضرات کو بھی اس سے استفادہ کا موقع ملے گا۔ اس کامیاب کوشش پر حکیم محمد رفیق الدین تحسین و تبرک کے مستحق ہیں۔ امید ہے کہ ان کی یہ کتاب طبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

منہاج الصيد لہ اس قدر مقبول ہوئی کہ اس کا پہلا ایڈیشن اشاعت کے چند برس بعد ہی ختم ہو گیا۔ ایک عرصہ سے اشاعت ثانی کی کوشش کی جا رہی تھی۔ طلبہ کا اس کے لئے خاص طور پر تقاضہ تھا۔ لیکن چند در چند وجوہ سے اس کی طباعت مؤخر ہوتی رہی۔ اس درمیان اس کے مؤلف حکیم محمد رفیق الدین نے اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں مزید ترمیم و اضافہ کی ضرورت محسوس کی۔ اب یہ اضافہ شدہ کتاب اعجاز پبلشنگ ہاؤس کے زیر اہتمام منہاج الصيد لہ و الکیسیاء (جدید یونانی دواسازی) کے نام سے شائع کی جا رہی ہے۔

اس میں حکیم صاحب نے جدید ٹیکنیک کے ذریعہ دواؤں کی تیاری کے اور زیادہ مؤثر طریقے تحریر کئے ہیں۔ مثلاً تیزاب کشید کرنے کا جو قدیم طریقہ تھا اس کی جدید آلات کی مدد سے نئے انداز سے کشید کی گئی ہے۔ روغنیات کے حصول کے لئے بھی جدید طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ فارمیسی ایکٹ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مختلف پانیوں کی خصوصیت کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب کو تین حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ میں دواسازی اور تیاری ادویہ کے طریقوں پر نظری بحث کی گئی ہے۔ دوسرا حصہ قدیم علم کیمیا کے بیان پر مشتمل ہے اور تیسرے حصہ میں اعمال دواسازی کا ذکر ہے۔ پہلی اشاعت کے مقابلہ میں ضخامت کافی بڑھ گئی ہے۔

حکیم رفیق الدین کو اس مضمون کی تعلیم و تعلم سے شروع سے تعلق رہا۔ محضی

ذمہ داری کے علاوہ اپنے ذوق اور شغف کی وجہ سے انہوں نے دواسازی کی مشق بہم پہنچائی۔ عملیات کے دوران کتابوں میں درج اودیہ کی تیاری کے طریقوں میں جو نقصانات اور کیاں انہوں نے محسوس کیں اور ان کے ازالہ کیلئے جن نکات تک وہ پہنچے اور اس سلسلہ میں جو تجربات انہیں حاصل ہوئے، پھر جدید آلات سے آراستہ شعبہ علم الادویہ کی معیاری لیبارٹری میں انہیں مسلسل اور لگاتار ہر قسم کی دوائیں تیار کرنے کا جو موقع ملا، اس سبب سے انہوں نے ایک اچھے معلم اور ایک اچھے محقق کے طور پر فائدہ اٹھایا۔ اور اپنے نتائج کو منضبط کر کے کتابی شکل میں پیش کیا۔

طبیعیوں کی موجودہ نسل کی دواسازی اور ترکیب اودیہ کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ طبی کالجوں میں بھی اس کا بہت اہتمام نہیں ہے۔ یہ خالص عملی فن ہے، اس میں نظریات اور کتابی علم سے زیادہ عملی مشق و مزاوت درکار ہے۔ حکیم صاحب موصوف کی یہ کتاب اعمال صید و تکلیس کے نہ صرف نو آموز طلبہ بلکہ عام معالجین اور ترکیب اودیہ سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے تمام لوگوں کے واسطے بھی مفید اور معاون ثابت ہوگی۔ پہلی اشاعت پر نظر ثانی اور اضافہ کے لئے حکیم محمد رفیع الدین طالبان علم طب کے شکریہ کے حقدار ہیں۔ انہوں نے جس احساس ذمہ داری اور مہارت فن کے ساتھ اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اس سے صید و تکلیس پر کام کرنے والوں کو تحریص و ترغیب کے علاوہ نئے تجربات کی راہیں ہموار اور منور محسوس ہوں گی۔

اس کتاب کی اشاعت میں شعبہ علم الادویہ کے پوسٹ گریجویٹ طالب علم عزیز حکیم سلیم اختر نے کافی دلچسپی لی ہے۔ انہیں طب یونانی اور دواسازی سے خاص شغف ہے۔ اور ان سے آئندہ کے لئے بڑی توقعات وابستہ ہیں۔

سید ظل الرحمن

اپریل ۱۹۷۰ء

تجارہ ہاؤس، دودھ پور، علی گڑھ

سنخے چند

علم الصيدلہ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ علم الادویہ کی ہے۔ اور اس کی شروعات مسلم جزی بونیوں کو چبانے اور اس کے سفوف کی شکل میں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زمانے میں ادویہ شناسی اور دواسازی اطباء کا شیوہ رہا ہے۔ چنانچہ دھیرے دھیرے یہ فن کی شکل اختیار کرتا گیا۔ صیدلہ یعنی علم دواسازی ایک ایسا فن ہے جس کا علم طب یونانی کے ہر طالب علم کے لئے ضروری ہے۔ یہ علم نہ صرف نصابی ضرورتوں کے لحاظ سے اہم ہے بلکہ عملی طور پر بھی ہر صاحب فن کے لئے اس کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

اس کتاب کی اشاعت اس سے قبل ”منہاج الصيدلہ والکیمیاء“ کے نام سے ہو چکی تھی۔ جو استاذ الاساتذہ حکیم محمد رفیق الدین صاحب کی مایہ ناز تصنیف تھی۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ اس کا پہلا ایڈیشن اس قدر مقبول ہوا کہ ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔

اس کتاب کے دوبارہ منظر عام پر لانے کے لئے دو عامل کار فرما رہے۔

(۱) طلبہ کا اصرار (۲) اردو میں علم صیدلہ پر کسی دوسری معیاری کتاب کا مبیانہ ہونا۔ استاد محترم سے میرا گہرا تعلق رہا ہے کیونکہ دواسازی کے متعلق اکثر و بیشتر موصوف سے مشورہ لیا کرتا تھا بالفاظ دیگر مکمل دواسازی استاد محترم سے سیکھی۔

دواسازی کا شوق مجھ کو ورثہ میں والد محترم جناب حاجی اکرام علی مدظلہ العالی سے ملا۔ جو کہ طبیہ کالج علی گڑھ کے سر ۱۹۳۳ء کے فارغین میں سے ہیں۔

طلبہ کے پیچہ اصرار اور ایک معیاری کتاب کو مبیانہ کرانے کی ذمہ داری استاد محترم نے مجھ کو دی جو کہ عین میرے ذوق کے مطابق رہی۔ اور اس میں میں نے اپنی بھرپور کوشش صرف کی، اس طرح یہ کتاب دو سال کی مسلسل محنت کے بعد منظر عام پر آئی ہے۔ اس کتاب میں استاد محترم نے ”تاریخ علم الادویہ“ کے باب کا اضافہ کیا ہے جس

نے اس کتاب کی افادیت کو دوبالا کر دیا ہے۔ دوسرا اہم باب وہ ہے جس میں دواؤں میں پانی کے استعمال کا بیان ہے۔ ڈرگ ایکٹ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ تمام ابواب میں تصاویر ساتھ ساتھ بنائی گئی ہیں۔ مجموعی طور پر علم الصيدلہ کی نصابی و عملی ضروریات کو پورا کرنے میں یہ کتاب مکمل تعاون دے گی۔ صاحبین فن سے استدعا ہے کہ اس کتاب میں جہاں بھی تفصیلی محسوس کریں۔ اس سے مجھ کو مطلع فرمائیں تاکہ اس خامی کو پورا کیا جاسکے۔

یہ کتاب منظر عام پر نہ آ پائی اگر استاد محترم پروفیسر حکیم سید عہل الرحمن صاحب کی سرپرستی حاصل نہ ہوتی اس کتاب کی خوبصورتی استاد محترم کے مقدمہ لکھنے سے دوبالا ہوتی ہے استاد محترم کی علم دوستی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ استاد محترم کی اب تک ۲۲ تصانیف اور ۱۰۰ مقالے منظر عام پر آچکے ہیں۔

اس کتاب کو ترتیب دینے میں والدین کی دعائیں لمحہ و لمحہ کام آئیں۔ نہ سپاس ہوگی اگر اس وقت میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کا شکر یہ ادا نہ کروں کیونکہ ڈاکٹر صاحب میرے نہ صرف قریبی استاد ہیں بلکہ ایک رہنما بھی ہے۔ جنہوں نے کتاب کی ترتیب میں اہم رول ادا کیا ہے۔ اور جگہ جگہ رہنمائی فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے مخلص دوست کا بھی شکر گزار ہوں خاص طور پر حکیم آل مصطفیٰ کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت کتاب کی تصحیح میں صرف کر کے اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔

ان کے علاوہ ڈاکٹر محفوظ الرحمن، ڈاکٹر محمد اکرم، ڈاکٹر حفص الرحمن، ڈاکٹر سید امیر حسین شاہ جعفری کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے قدم بہ قدم میری مدد فرمائی۔ اس کے ساتھ شکر گزار ہوں اپنے بڑے بھائی جناب انور علی، جناب منور علی، جناب تنویر علی اور اپنی شریک حیات افسانہ چودھری کا، جو کہ ہمیشہ لکھنے پڑھنے کے کام میں میرا مکمل تعاون کرتی رہی ہیں۔

شکر ہے

حکیم سلیم اختر

حال مقیم:- معرفت جناب محمد ضیف صاحب، 228، نئی بستی، علی گڑھ

تعارف

اصیدلہ یافن دواسازی کے موضوع پر کتابوں کا طب یونانی میں کافی فقدان رہا ہے اور اردو میں کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی ہے جس سے خاطر خواہ اطمینان ہو جائے، مگر ہمارے مكرم استاذ حکیم رفیق الدین صاحب سابق ریڈر، شعبہ علم الادویہ، علیگڑھ نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور منہاج الصیدلہ کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی جو کہ CCIM کے مجوزہ تعلیمی نصاب پر مبنی ہے۔

بفضلہ تعالیٰ جدی اضافات کے ساتھ یہ ایڈیشن منظر عام پر آ رہا ہے اور مجھے اس کتاب کا تعارف نامہ لکھنے میں انتہائی مسرت ہو رہی ہے کیونکہ حکیم صاحب میرے استاذ ہیں اور میں نے دور ان تعلیم ان کے پہلے ایڈیشن منہاج الصیدلہ سے کافی استفادہ کیا ہے اور اسی کتاب کے توسط سے دواسازی اور فن دواسازی سے گہرا شغف اور ہم آہنگی ہوئی کیونکہ اس میں دونوں کے بنانے اور اس کی ترکیب تیاری کو جدید نقطہ نظر کے مطابق چند اضافہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے حکیم صاحب کو فن دواسازی اور اس کی ترکیب تیاری میں کافی حذاقت و مہارت حاصل ہے جس کی اس کتاب میں جھلک ملتی ہے اب اس کتاب کو جدید ترسیم و اضافات کے ساتھ ”منہاج الصیدلہ و انکیسیامہ (جدید یونانی دواسازی)“ کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب کے (حکیم سلیم اختر ایم ڈی) جو کہ علم الادویہ کے طالب علم ہیں، نے بالخصوص اس کتاب کے اندر جو اضافے کئے ہیں قابل داد ہیں ان کی کاوشوں کی وجہ سے یہ کتاب منظر عام پر آ رہی ہے جس سے طب یونانی کے طلباء انشاء اللہ فیضیاب ہوں گے اور مجھے قوی امید ہے کہ اساتذہ کرام اپنے طلباء کی رہنمائی کے لئے اس کتاب کو بے حد کار آمد پائیں گے اور اب میں حکیم رفیق الدین صاحب اور حکیم سلیم اختر کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا اور اسے منزل مقصود تک پہنچایا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کار خیر کو قبول فرمائے اور اس سے تمام لوگوں کو استفادہ کرنے خصوصاً طب یونانی کے طلباء کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر عبداللطیف

لکچرار شعبہ علم الادویہ، علی گڑھ

الکلام

تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و اساسازی کی ابتدا زمانہ قدیم سے ہے۔ اگرچہ اس فن کو مکمل سائنس کی حیثیت سے تسلیم کئے ہوئے کچھ زیادہ طویل عرصہ نہیں ہوا کاہل اور مصر کے خشکی کتبوں سے اس فن کے ابتدائی ثبوت ملتے ہیں۔

ہماری یہ دنیا کس طرح وجود پذیر ہوئی، یونانی فلسفی ارسطو نے جو سکندر اعظم کا استاد تھانے سب سے پہلے اس عرض کی ساخت کے بارے میں غور کیا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب کہ اہل علم مادہ کے بارے میں عجیب عجیب گمان رکھتے تھے۔ ارسطو کا خیال تھا کہ مٹی پانی آگ اور ہوا صرف چار چیزیں ہیں جو کسی مادے کی ساخت اور بناوٹ میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں یہی چار چیزیں اس کے نزدیک عناصر اربعہ کے نام سے موسوم کی گئیں اس نے اس کے اوصاف اس طرح بیان کئے کہ آگ کی کیفیت حار یا بس مٹی کی کیفیت بارہ یا بس پانی بارہ و طرب اور ہوا کی کیفیت بارہ و طرب رکھتے ہوئے ہے۔ چنانچہ کسی مادہ کی ترتیب میں عناصر اربعہ کی کیفیت مذکورہ میں جو بھی زیادتی کی طرف مائل ہوگی اس کے اوصاف ظاہری اس مادہ میں طیس گئے۔ یہاں ارسطو کی مراد آگ پانی ہوا اور مٹی سے دو متعارف چیزیں مراد نہیں جن کی طرف ذہن فوراً منتقل ہوتا ہے آگ یعنی عنصر ہار سے مراد وہ بسیط عنصر ہے جو صرف حرارت اور برودت پیدا کرتا ہے۔ عنصر ہوائی سے مراد جو صرف حرارت اور برودت پیدا کرتا ہے، عنصر مائی ایک ایسا عنصر ہے جو حرارت اور رطوبت پیدا کرتا ہے اور عنصر ارضی ایسا بسیط عنصر ہے جو برودت اور برودت پیدا کرتا ہے۔

بعض ماہرین نے عناصر کی تعداد تین بتائی ہے، ایک جزاء کبریٰ، دوسرے پارہ اور تیسرے نمک۔ جزاول آتش اور ہوائی جز دوم ہوائی اور مائی اور عنصر ارضی خود جنس نہیں ہوا اہل اکسیر سیلاب یعنی پارہ سے ایک جو ہر رطوبتی کبریٰ سے ایک جو ہر دہنی اور نمک سے ایک جو ہر غلیظ مراد لیتے ہیں۔

عناصر کے تعلق سے ویدک شاستر کہتا ہے کہ ایٹم سے دو چیزیں ملتی ہیں۔ ایک آتما، دوسرے پراکرتی۔ قدرت اس پر اپنا اثر ڈال کر پراکرتی میں بقدر نقطہ کشافیت پیدا کرتی ہے جس سے پرماتما پیدا ہوتا ہے جب پرماتما کی کثرت ہو جاتی ہے تو اس سے آکاش بنتا ہے۔ آکاش میں کسی قدر کشافیت ہونے کے بعد پھر کشافیت کی کثرت سے مادہ وجود پذیر ہوتا ہے۔

داوئی نیل کی سر زمین دو مٹ یعنی کالے رنگ کی ہے۔ علاقائی اعتبار سے اس کو الگیمٹ کہتے ہیں اسی سے لفظ الگیمی معرب ہے۔ اسی نام سے سائنسدانوں کا ایک گروہ تحقیق کی جستجو میں وطن سے بے وطن ہوا۔ اور اس گروہ کا نام الگیمی رکھا گیا زمانے کے اعتبار سے سائنسی معلومات کا یہ ایک اعلیٰ ترین گروہ تھا جس نے علم کی جستجو اور کھوج کے سلسلہ سے بہت سے علموں کی سیاحت کی۔

ان کا خیال تھا کہ معمولی دھات کو سیم وذر میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ ان کے پیش نظر میں تین باتیں اہم یعنی اول پارس پتھر کی تلاش دوم آب حیات اور سوم عام محصل۔ سنجیونی ہوئی۔ ایسی ہی فکر و جستجو کا نتیجہ ہے جس کے متعلق خیال ہے کہ یہ آب حیات یعنی زندگی بخشنے والی ایک بوٹی ہے جس کی مدد سے انسانی زندگی کو طویل تر کیا جاسکتا ہے پارس پتھر کے متعلق تخیل یہ تھا کہ محض اس کے مس ہونے یا چھو جانے سے کوئی بھی دھات سونا بن سکتی ہے۔ جس کی مستقل ایک داستان ہے۔

الگیمی کا یہ تصور تھا کہ تمام دھاتیں اپنی اصل اور حقیقت کے اعتبار سے ایک ہی ہیں جن میں ظاہری شکل کا فرق ہے۔ اگر کسی بھی آسان طریقے سے ان دھاتوں کا فاضل اور بیکار حصہ ان سے جدا کر دیا جائے تو ان کو سیم وذر میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اور ان لوگوں کے نظریہ کے مطابق تانبہ ایک کوڑھی دھات ہے جس کا علاج کر کے آسانی سے اس کو سونے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

اہل اکسیر کے نظریہ کے مطابق علم الکیمیاء کی پیدائش اور ابتدا الگیمی گروہ سے متعلق ہے جس کی ابتدا مصر سے ہوئی۔ تیسری صدی عیسوی کے ابتدائی دور میں علم الکیمیاء

پر متعدد کتابیں تحریر کی گئیں ہیں۔ اہل ہند کی تاریخ بتاتی ہے کہ پارہ کو اگر مردہ کر دیا جائے یعنی پارہ کی متحرک کیفیت کسی ترکیب سے ختم کر کے اس کو ساکت و جامد کر دیا جائے تو تانے کی آمیزش سے سونا تیار کیا جاسکتا ہے اور مٹی قائم النار یعنی حرارت پا کرنے اڑنے والا منجمد پارہ بہت سے امراض میں شفا کا ضامن بتایا جاتا ہے۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ قائم النار پارہ سے آب حیات کا بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ اس اور ساکت منجمد پارہ کے ہی مرکبات ہیں جن کو دقت نزع آیزوئیک میں استعمال کرایا جاتا ہے۔

سیکڑوں سال یہ علم محض مذکورہ تصوراتی دنیا میں کھویا رہا، اس سے بعض کار آمد باتیں بھی سامنے آئیں جو فن کی حیثیت سے شاگردی نظام کے تحت ایک سے دوسرے کو منتقل ہوئیں۔ اس کے نتیجہ میں دھاتوں کی جانچ کے لئے ماء الحیات جیسے مرکبات وجود پذیر ہوئے اور آج بھی جن کی مدد سے نکلسیلات خصوصاً دھاتوں کے نکلسیلات کا پتہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے کہ فلاں دھات یا کشتہ حقیقتاً فلاں دھات کا ہے اور اس سے اہل دھات کو حقیقی فائدہ حاصل ہو سکتے ہیں۔

سوزر لینڈ کے ماہر اکسیر جیراکیلس (۱۵۲۱-۱۳۹۳) نے تحقیقات کیں اور فن کو تازگی بخشی۔ اس کی رائے کے مطابق اہل اکسیر کو اپنی تمام تر توجہات علاج معالجہ میں کام آنے والی اودیات کی تیاری کی طرف لگانا چاہئے جس سے بنی نوع انسان کو مرضی کیفیات سے نجات دلائی جاسکے۔ اس کے خیال کے مطابق ہر مادہ اور ہر جسم ایک کیمیائی مرکب ہے اور جسم کا صحت مند رہنا پارہ و گندھک اور نمک کی مقدار پر منحصر ہے۔

جیراکیلس اور اس کے شاگردوں نے اس سلسلہ میں بڑی کامیابی حاصل کی جب کہ عموماً لوگ محض دھاتوں کی تبدیل کر کے سیم و زر حاصل کرنے کے فکر میں تھے۔

سترھویں صدی میں یہ فن علمی معنومات کی غرض سے پڑھایا جانے لگا۔ چنانچہ علم الاکسیر کی تعریف بھی اسی وجہ سے اس طرح کی گئی کہ یہ وہ فن ہے جس میں ان تغیرات سے بحث کجاتی ہے جن کے ذریعہ وہ چیز نئے افعال و خواص کی حامل بن سکے اور اس سے

منسرت کا پہلو دور ہو کر دینی نوع انسان کی صحت کا سبب ثابت ہو۔

مذکورہ تمہیدی گفتگو کے بعد میں ان اغراض و مقاصد کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں جو میرے لئے اس کتاب کی دوبارہ ترتیب کا باعث ہوئے۔ ایک عرصہ سے طلبہ کی ضرورت اور کتاب کی دوبارہ طباعت کے لئے اصرار اور ساتھ اشاعت کی مقبولیت نے مجھے قلم کو حرکت میں لانے پر مجبور کیا کہ فن دوا سازی میں کچھ تجدیدی معلومات حاصل کر کے کتاب مذکور کو موجودہ ضرورت کے مطابق تیار کیا جائے اور نہ صرف طلبہ طب بلکہ طب سے دلچسپی رکھنے والے اور دوا سازی کی طرف مائل حضرات کو اس سے بھرپور نفع حاصل ہو۔ میری یہ کاوش کس حد تک قابل قبول ہوگی یہ تو آئندہ وقت ہی بتا سکے گا۔ علم نہ کبھی محدود رہا ہے اور نہ آئندہ محدود رہے گا۔ حالات اور زمانہ مجبور کر رہا ہے کہ فن دوا سازی کو بھی جدید معلومات سے آراستہ کیا جائے کتاب زیر مطالعہ میں قدیم دوا سازی کے ساتھ جدید آلات کی مدد سے ادویہ کے طریقہ تیاری میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ دوا سازی کے جدید آلات کی تصاویر سے دوا تیار کرنے کے طریقے کی کوشش کی گئی ہے۔

میرے عزیز ترین شاگرد میاں حکیم سلیم اختر نے کتابوں کی حوصلیات نیز کتابت کی تصحیح میں بھرپور تعاون کیا ہے۔ جواں سال سلیم اختر علم طب سے خاصی دلچسپی رکھتے ہیں اس کتاب کی نئے سرے سے ترتیب و تالیف میں بھی ان سے مدد ملی ہے۔

یہ ایک کامیاب طیب ثابت ہوئے۔ طب یونانی کو ایسے ذی شعور نوجوان طبیبوں کی ضرورت ہے۔

مشک آں دوست کہ خود بگویند کہ عطار بگوید

مذکورہ کتاب کی تدوین کے سلسلہ میں ان حضرات کا میں بے حد ممنون ہوں جن کی کتابوں سے میں نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ کتابیات میں ان کی تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔ میں ان کے کرم فرما مجلس اعظم حکیم سید المرغن صاحب پروفیسر

و صدر شعبہ علم الادویہ اجمال خاں طبیبہ کالج کا شکر گزار ہوں جن کی پر خلوص علمی و عملی تعاون نے میری کافی بہت افزائی ہوئی۔ ان کی قدر افزائی سے اور طلبہ کے مطالبہ پر دوبارہ منظر عام پر آرہی ہے۔ موصوف کی شدید خواہش تھی کہ طلبہ کی آسانی اور علم الادویہ سے کما حقہ واقفیت کے لئے اس اہم ترین مضمون کی نصابی کتابیں منظر عام پر آئیں تاکہ اندر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ اور دوا ساز ادارے سے علم الادویہ کے سلسلہ میں پوری معلومات حاصل کر سکیں یہی جذبہ تھا جس کی وجہ سے علم الادویہ کی چار کتابیں جو بنیادی حیثیت رکھتی ہیں ان کی گمرانی میں علم الادویہ سے اشاعت پذیر ہوئی ان میں کتاب المرکبات حکیم سید عل الرحمن صاحب نے خود ترمیم دی ہے۔ منہاج الصید لہ و الکیمیاء (جدید ایڈیشن) جس میں نئے اضافات کئے گئے ہیں اور اضافات و ترمیمات میں حکیم سلیم اختر کا اہم رول رہا ہے۔ جن کی وجہ سے کتاب آپکے سامنے دوسری بار آرہی ہے قوانین ادویہ حکیم سید ایوب علی صاحب اور کنز المفردات الادویہ راقم کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ خوشی کی بات ہے، علم الادویہ یہ چاروں کتابیں درسی کتابوں کی حیثیت سے بہت مقبول ہوئی ہیں۔

حکیم محمد رفیق الدین

اپریل ۱۹۷۷ء

عِلْمُ الصِّدْلَةِ

فن دوا سازی

ترکیب ادویہ

ترکیب ادویہ علم الادویہ کا مخصوص حصہ ہے۔ جس میں مختلف ادویہ یا موادوں کو جتنی اغراض سے ترکیب و تحلیل و تجزیہ کے ذریعہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے دراصل یہ ایک عملی حصہ ہے۔ دوا سازی دراصل ایک ایسا علم و فن ہے جس کے ذریعہ کسی مواد ادویہ کو قابل استعمال بنایا جائے۔

جس طرح مفرد ادویہ سے ترکیب کے ذریعہ مرکب ادویہ معالجین اور خیر سے وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں اسی طرح مرکب مواد ادویہ سے تحلیل و تجزیہ کے ذریعہ ان کے اجزاء موثرہ ان سے جدا کر لئے جاتے ہیں۔ مثلاً مغز ختم کدہ و مغز ختم کاہو مغز بادام وغیرہ سے روغنیات علیحدہ کرنا، ہادیان پودینہ گلاب کیونکہ بید مشک وغیرہ سے عرق نکالنا، ادویہ نباتیہ و معدنیہ سے جوہر خاص اور نمک حاصل کرنا خوشبو و ادویہ سے عطر وغیرہ تیار کرنا، درختوں کے گوند اور رال دار مواد حاصل کرنا۔ کافور کی لکڑی سے کافور حاصل کرنا برگ کاسنی بزرگ برگ ترب بزرگ مکوء بزرگ سے آب مروق حاصل کرنا اس طرح دوا سازی میں تحلیل و تجزیہ کے تعلق سے بہت سے اجزاء موثرہ کا حصول۔

صدیلہ

جس کو بعض مقام پر صدینا بھی کہا گیا ہے لغوی تحقیق سے ثابت ہے۔ کہ اس کے متعدد معنی بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً مطلق علم الادویہ، چنانچہ ابوریحان کی کتاب کا نام اسی وجہ سے صدینہ ہے۔ امام فخر الدین رازی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

صدیلہ سے مراد دوا شناسی کا علم ہے۔ جس کو اصلاح جدید میں فارما کاغوسی کہتے

ہیں۔ صید لہ اویہ کی تجارت کو بھی کہا جاتا ہے اسی مناسبت سے صید لی اویہ کی تجارت کو بھی کہا جاتا ہے اسی مناسبت سے صید لی اور صید لالی دوا فروش یا عطار کو بھی کہتے ہیں۔

فن دوا سازی کو ان تینوں معانی سے لگاؤ ہے اس لئے صید لہ کو دوا سازی کے خاص معنی کے لئے استعمال کیا جائے تو اس میں کوئی خاص مضائقہ نہیں۔

دوا سازی کے دو حصے ہیں ایک بڑی یا خاص دوا سازی دوسری چھوٹی یا جزوی دوا سازی جو عطار کو عطار خانہ کی دوکان پر دوا دیتے وقت کرنی پڑتی ہے۔

خاص دوا سازی

قرابادین یا کتاب المرکبات کے نسخہ کے مطابق اطمینان کے ساتھ اویہ کے تیار کرنے کا طریقہ ہے۔ مثلاً عرق کشید کرنا جو ہر اڑنا مہجون یا شربت بنانا۔ یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی ادویات میں ضرورت پر تھوڑی مقدار میں ہر روز تیار نہیں کی جاسکتیں۔ اس لئے بڑی مقدار میں دوا تیار کر کے ان کو ذخیرہ اویہ میں جمع کر لیا جاتا ہے۔ اور ضرورت کے وقت عطار تھوڑی مقدار میں لیکر ٹاپ تول کر کے مریض کے حوالے کرتا ہے اور اس سے متعلق ضروری ہدایات سمجھا دیتا ہے۔

جزوی دوا سازی

اس سے مراد چھوٹے چھوٹے امور میں جو عطار کو عطار خانہ میں تقسیم اویہ کے وقت فوری طور پر طبیب کی ہدایت یا نسخہ کے مطابق کرنے پڑتے ہیں۔ مثلاً شربت یا عرق کو ٹاپ کر اور ایک شیشی میں ملا کر دینا کشتہ اور مہجون کو تول کرے یا باہم ملا دینا۔ عرق شربت میں کچھیں جیسی سیال دواؤں کو شیشی میں ڈال کر دینا۔ مقدار خوراک کے نشان لگانا حسب ضرورت بعض اویہ کو کچل کر یا عطر کر کے دینا یا پتلی میں باندھ کر دوا جو شائدہ میں شامل کرنے کی ترکیب وغیرہ۔

قرابادین

کتاب المرکبات کی ایک ایسی مستند کتاب کو کہتے ہیں۔ جس میں مرکبات کے

اجزاء ترکیبی ان کو مرکب کرنے کا طریقہ، ان کے فوائد ان کی مضرتیں اور مقدار خوراک سے بحث ہوتی ہے۔ سرکاری قرابادین وی تسلیم کی جاتی ہے جو کسی مستند اور تجربہ کار طبیب کی ترتیب دی ہوئی ہو۔ اصطلاح جدید میں اس کو فارماکوپیا کہتے ہیں۔ ہر ملک کی فارماکوپیا الگ ہے جیسے برٹش فارماکوپیا انڈین فارماکوپیا وغیرہ۔

دواسازی کی اہمیت اور دواسازی کی خصوصیت

دواسازی خواہ بڑی ہو یا چھوٹی کبھی خود عطار کے فرائض دواسازی میں شامل ہے اور دواسازی ایک ذمہ داری ہے، کیونکہ دواسازی قرابادین کے مطابق اصلی اجزاء سے پورے وزن کے ساتھ دوائیں تیار نہ کرے یا عطار طبیب کے نسخہ کے مطابق عمدہ اور صاف اور اصلی دوائیں مریض کو نہ دے تو ظاہر ہے کہ ایسی دوا اور ایسے نسخہ سے مرض میں فوائد اور منافع کے بجائے مضرت اور نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات عطار دواساز سے ایسی غلطی کا ارتکاب ہو جاتا ہے کہ مریض کی جان ہلاکت میں پڑ جاتی ہے۔

مذکورہ وجوہات کی بنا پر دواساز کا تعلیم یافتہ تجربہ کار ہونا ضروری ہے۔ جو نسخہ کی عبارتوں اور ترکیب ہدایت کردہ کو پامانی سمجھ سکے۔ دواؤں کے مترادف نام اصطلاحی الفاظ سے بخوبی واقف ہو۔

اوصاف مذکورہ کے علاوہ دواساز کو ایک خلق دیانت دار ہونا چاہئے جو زندگی کی قدر و قیمت سمجھتا ہو اور دل میں خوف خدا ہو مریض سے اخلاقی سلوک اختیار کرے دوا ساز کا صفائی پسند ہونا بھی ضروری ہے۔

عطار کے فرائض میں صرف یہی داخل نہیں کہ وہ طبیب کی ہدایت کے مطابق نسخہ تیار کرے بلکہ اس کے فرائض میں ترکیب استعمال اچھی طرح مریض کو سمجھائے بھی۔ اگر مریض کی ہدایت میں عطار نے معمولی سی بھی غفلت برتی تو ممکن ہے کہ مریض بیرونی استعمال کی دوا کو اندرونی استعمال میں لے لے۔ جس سے جان کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے۔

تاریخ دوا سازی

طب یونانی کے نام سے جو طریقہ علاج مشہور ہے وہ دراصل ہندی مصری باپلی یونانی اور چینی و عربی طریقہ علاج کا مجموعہ ہے۔ محققین یورپ نے اس کو عربی یا اسلامی طب سے موسوم کیا ہے۔

ہندی دور

ہند میں طب کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ آیورویدک کی قدیم ترین کتاب رگ وید میں سوما کے پودے کا تذکرہ ملتا ہے جو حضرت مسیح سے ۳۵۰۰ سال قبل کی تحریر کردہ ہے اس کے علاوہ آیوروید کی ایک اور بنیادی کتاب ریدیاوید میں جڑی بوٹیوں اور اس کی ترکیب و تحلیل اور تجزیہ کا پتہ ملتا ہے۔ یہ کتاب حضرت مسیح سے ۳۵۰۰ سال قبل کی ہے۔

ہندوستان میں طریقہ علاج کی ابتداء برہمانی سے بتائی جاتی ہے جنہوں نے ویدک شاستر سے کم و بیش ایک لاکھ لاکھ قصبہ کئے ہیں۔ اشونی کمار دیوتاؤں کے طعیب مشہور ہوئے۔ اسی زمانے میں دیوداس نامی ایک عالم وید ہوئے ہیں جنہوں نے علم النبات پر کچھ کام بھی کیا ہے۔

اشونی کمار نے اندر کو تعلیم دی اندو نے بھارت دوان کو علم سکھایا اور بھارت دوان نے اس فن کو عام کر دیا۔ بھارت دوان کے ہی معروف شاگرد چرک اور ششترت و داگ بھٹ ہوئے ہیں جنہوں نے بالترتیب علم افعال الاعضاء علم تشریح علم اطباء کی تعلیم دی ان دانشوروں کی تصنیف چرک و ششترت کی نہایت معتبر شمار کی جاتی ہے۔ چرک تقریباً ایک ہزار سال قبل مسیح تحریر کی گئی ہے۔ جس کی بارہویں فصل علم العقاقیر پر مشتمل ہے اور یہ مفردہ کو چرک نے از تالیس عنوانات میں تقسیم کیا ہے

وحنوتری کی معدنی ادویات کے علاوہ ۳۷۳ ادویہ نہایت کا تذکرہ ملتا ہے۔

مادھو سارنگ دھرنے بھی علم الادویہ اور فن دوا سازی پر کتابیں قلم بند کی ہیں۔ اس دور میں علم الادویہ اور فن دوا سازی بام عروج پر پہنچ رہے تھے حتیٰ کہ بعد کی جتنی کتابیں ہیں۔ ان میں جگہ جگہ ان سے استفادہ کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ علی بن ربیع الطبری، زکریا رازی، بوعلی ابن سینا جیسے فضلاء کی تصانیف میں اس کا تذکرہ متعدد مقامات پر ملتا ہے۔ ادویہ مفردہ کی جس قدر وسعت مادھو سارنگ دھرنے کی کتاب ملتی ہے کہیں دوسری جگہ نہیں ملتی۔ چرک میں جہاں جزی بوٹیوں کا بیان بالتفصیل ملتا ہے۔ وہاں معدنیات کے خواص کا تذکرہ بھی ہے۔ حقیقتاً معدنی ادویہ کا معالجاتی استعمال زیادہ تر ہمیں سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ علم الکیمیاء پر بھی طبع آزمائی کثرت سے ملتی ہے۔

یونانی دور

یونانی طب کی ابتدا اسقلیوس اول سے بتائی جاتی ہے۔ اسقلیوس اول کے تعلق سے بعض مورخین کہتے ہیں۔ کہ چونکہ اس کے اور جالینوس کے درمیان کم و بیش پانچ ہزار سال کا طویل عرصہ گزرا ہے۔ اور یہ طوفان نوح سے قبل کا طیب ہے اس لئے اس سے پہلے زمانے کا کسی کو علم نہیں ہے۔ جالینوس نے اس طب کو الہامی طیب کہا ہے۔

بقرطاط

سر زمین یونان کی چند زندہ جاوید ہستیوں میں عظیم ترین شخصیت بقرطاط کی ہے۔ جو دنیاہ طب میں ابو الطب کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ صاحب طب اسلامی اس امام الطب کے بارے میں فرماتے ہیں اسقلیوس اول کی اصل میں ایسا مگر شب چراغ انیسویں نسل میں پیدا ہوا جس نے علم طب کو علم سفینہ بنا کر علم طب کے آفتاب عالم تاب کی روشنی سے چہار دانگ عالم کو جہ نور بنادیا بقرطاط ۳۱۰ قبل مسیح پیدا ہوا۔ اسقلیوس کے بعد بقرطاط نے اس فن کو الگ نئی راہ دکھائی۔ مراہم معالجین کا وہ موجد ہے۔ ان میں سمجون بقرطاطیہ خاص ہے یونان سے ملی ہوئی ریاست مقدونیہ کا بادشاہ جب ضعف گردہ اور ضعف معدہ میں مبتلا ہوا تو بقرطاط نے بعد معائنہ حسب ذیل نسخہ ترتیب دیا جس کے اجزاء ترکیبی درج ذیل ہیں۔

دوق، عود بلساں، تاج، قردمانہ، کالی زیری، شکوفہ اذخر، تخم کرفس ہر ایک چھ گرام
 قفل سیاہ قطح، مرکبی، قفل سفید، حب الغار ہر ایک تین گرام، دوج ترکی، زعفران ہر
 ایک ہارہ گرام کوٹ چھان کر ہر ایک سفوف کریں اور سر چند شہد خالص کے قوام میں
 میخون تیار کریں۔

قربادین میں مذکورہ نسخہ امرسیا کے نام سے معروف ہے؟ دونوں اگر دستیاب
 نہ ہوں تو اس کی جگہ تخم گذر شامل کیا جاسکتا ہے۔

بعض قربادین میں میخون بقراطیہ کے نام سے ایک اور نسخہ معروف متعارف ہے۔

زنجبیل، گذر، دار چینی ہر ایک ۵ گرام، خشکاس سفید ۵ گرام سر چند شہد میں
 میخون تیار کریں۔ چونکہ بقراط کے زمانے میں دواؤں اور ذرائع محدود تھے اور سائنس کی ایسی
 کرشمہ سازی بھی نہ تھی پھر بھی طب کے ہر شعبہ میں اس نے اپنی خداوندی قوت اور صلاحیت
 کی وجہ وہ طبی کارنامے انجام دئے ہیں۔ کہ رہتی دنیا تک ان کو بنیاد مان کر آگے بڑھنے پر سرچ
 و تحقیق کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور بلاشبہ قابلِ قدر اور حیرت انگیز بھی۔

یونان میں بقراط کے بعد ڈیوڈ فرسٹس نامی طبیب پہلا شخص ہے جس نے نباتی
 ادویہ پر ایک جامع کتاب تصنیف کی ہے اس میں کم و بیش پانچ سو جزی بوٹیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔
 اس کے علاوہ اس نے بعض مشتبہ ادویہ کی عملی شناخت کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

رومی دور

یونان کے زوال کے بعد علوم و فنون میں روم کو عروج حاصل ہوا چنانچہ اس
 سلسلہ کی ایک معروف شخصیت حکیم دیسکور دوس کے نام سے یاد کی جانے والی ہے نسلی اعتبار
 سے دیسکور دوس یونانی ہی تھا اس طبیب نے ادویہ پر زبردست کام انجام دیا ہے۔ جزی
 بوٹیوں کی تلاش میں اس نے متعدد ممالک کا سفر کیا جو مصر، افریقہ، ہسپانیہ، اطالیہ اور ملک
 شام بھی گیا وہاں اس طبیب نے بہت سی ادویہ کا مطالعہ اور مشاہدہ کیا اور پھر اپنے مطالعہ
 کی روشنی میں ایک معروف کتاب تصنیف کی جو طبی دنیا میں کتاب المکشافات کے نام سے

معروف ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ میں نے ادویہ مفردہ پر مختلف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کا مطالعہ کیا ان میں سب سے بہتر کتاب دیسکوریدوس کی کتاب انٹیکش کو پلا جس سے اطباء مابعد نے سیر حاصل استفادہ کیا۔ یہ کتاب پانچ مقالوں پر مشتمل ہے۔

مقالہ اول: خوشبودار ادویہ روغنیات اور صمغیات کے سلسلہ کی ہے۔

مقالہ دوم: حیوانی رطوبت پھولوں ترکاریوں اور غذائی استعمال میں آنے والے ساگ اور سبزیاں زبان کو جلا دینے والی تیز ادویہ (ادویہ حریفہ) کا تذکرہ بھی مقالہ دوم میں ملتا ہے۔

مقالہ سوم: نباتات کی جڑوں خاردار زوائید تھنوں، پھولدار گھاس اور اقسام پر ہے۔

مقالہ چہارم: شہندی جزی بوئیوں کے علاوہ گرم، دسست آور، مٹی ادویات کے تذکرہ کے ساتھ زہروں کے اثرات کو دور کرنے والی ادویہ کا ذکر ہے۔

مقالہ پنجم: انکور کی بیل شراب کی قسمیں اور معدنی ادویات کا تذکرہ اس مقالہ میں ملتا ہے۔

تذکرہ کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب یورپ میں علم الادویہ پر کئی صدی تک مستند مانی جاتی رہی ہے جو ایک ضخیم کتاب ہے جس میں کم و بیش پانچ سو جزی بوئیوں کا تذکرہ ہے قطعی دنیا میں دیسکوریدوس ماہر نباتات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

سرزمین روم دیونان میں پلا مٹی اور ڈی کانوس کا نام بھی ملتا ہے۔ پلا مٹی دیسکوریدوس کا ہمعصر تھا۔ اس کی کتاب میں علم الجہان اور حوادث فنگی کے علاوہ رنگ پیدا کرنے والی نباتات کا تذکرہ ملتا ہے ڈی کانوس نے بھی تاثیرات ادویہ پر ایک جامع کتاب لکھی ہے۔

دیسکوریدوس اور پلا مٹی کے بعد تاریخ ادویہ کے صفحات میں جالینوس کا تذکرہ بڑی نقل و مد کے ساتھ ہے۔ حکیم جالینوس کا زمانہ ۱۳۸ء تا ۲۰۱ء دیسکوریدوس اور پلا مٹی کے بعد کا زمانہ ہے۔ جالینوس کا نام سات مشاہیر اطباء میں شمار کیا جاتا ہے اور طب یونانی کی

تجدید کا سہرا بھی اسی معروف طبیب کے سر ہے جس نے بقراط کی کتابوں پر شرحیں قلمبند کی ہیں اور تشریح، منافع الاعضاء و علم الادویہ پر نئی تحقیقات عوام میں پیش کیں بہت سی نئی دوائیں دریافت کیں۔ جالینوس نے دور دراز ملکوں کا بھی سفر کیا اور مصر میں مدت دراز تک مقیم رہا جہاں متعدد ادویہ پر اپنی تحقیقات کیں جالینوس نے نہ صرف مفردات بلکہ مرکبات پر ایک ضخیم کتاب مرتب کی اسی وجہ سے جالینوس کو قراہین یا مرکبات کا موجد تسلیم کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس نے اس فن میں ایسی عظمت حاصل کی کہ بعد میں اہل یورپ نے ہر فلس فارما کو پیاء کے بعض مرکبات کو جالینوس کے نام کے ساتھ موسوم کیا ہے۔ اور ایسے مرکبات، مرکبات جالینوس یا گیلن کہاؤنڈ کہلاتے ہیں طب یونانی میں جوارش جالینوس، اور معجون جالینوس جب جالینوس اس کے مخترع کئے ہوئے معروف مرکبات ہیں۔ جن کو موصوف نے ترتیب دینے کے بعد ترکیب بھی دیا اور پروردہ کی حیثیت سے اس میں شہد کو شامل کیا۔ اسی طرح معوطات کا موجد بھی جالینوس کو ہی بتایا جاتا ہے اسقبوس کے زمانے میں زیادہ تر سنوفات کا دوائی استعمال ملتا ہے اگرچہ ادویہ کو زیادہ دن قائم رکھنے کی غرض سے بقراط کے زمانے میں حبوبات کی شکل بھی ملتی ہے۔ سنوف کو مناسب رابطہ دیگر۔ گولیاں تیار کر لگاتی تھیں جو ختم کے اعتبار سے کافی بڑی ہوتی تھیں جالینوس نے نخودی یعنی پنے اور مزر کے برابر گولیوں کی شکل دی۔ علم الادویہ کے سلسلہ کی ایک کتاب جالینوس نے کتاب الادویہ کے نام سے بھی تحریر کی ہے۔

عربی دور

عرب کا پہلا طبیب حادث بن کلدہ کو بتایا جاتا ہے۔ جو طائف کا باشندہ تھا اور اس کو قوم طبیب العرب کے خطاب سے نوازی تھی یہ واقع حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت سے پہلے کا ہے اس سلسلہ میں قسطنطینی کہتا ہے کہ حادث آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا چنانچہ آنحضرت ﷺ بیماروں کو حادث سے علاج کرانے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے امیر معاویہؓ کے زمانے تک زندہ رہا۔ سن حیرہ یا میں ہجری میں انتقال کر گیا۔

امیر معاویہؓ کے بعد خالد بن یزید نے التوفی ۸۵ھ اپنی علمی انہماک اور ذوق

شوق کی بنا پر تحت خلافت سے سبکدوش ہو کر طب اور اطباء کی جانب خصوصی توجہ کی۔
 خالد بن یزید علم الکیمیاء کا دلدادہ تھا۔ اس سلسلہ میں اس نے یونانی اور مصری علماء طب کو
 جمع کیا اور علم الکیمیاء سے متعلق یونانی اور مصری کتابوں کو عربی زبان میں منتقل کرنے کا حکم
 دیا۔ اس سلسلہ میں حکیم فرماؤس اور اصطفیٰ بن اس کام پر معمور کئے گئے شہزادہ خالد بن
 یزید کو اس کی جتنی خدمت کی وجہ سے آل مروان کے لقب سے لقب کیا گیا خالد بن یزید
 نے علوم طبیعیہ کے ماہر اور فاضل۔ علم الکیمیاء کے ماہر اور ماہر علوم فلسفہ جابر بن حیان کو
 اپنا دوست بنایا اور اپنے مشاغل میں شریک کیا کتاب صحیفۃ اکبر اور کتاب صحیفۃ الاصغر خالد
 بن یزید کی بہترین تصانیف میں سے ہیں۔

خلافت مشرق جابر بن حیان

پروفیسر براؤن، سویو، پسمان، بالماڑہ، یسارن نے حیان سے دوا سازی کے
 مختلف طریقے بیان کئے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ فن دوا سازی میں جابر بن حیان نے اپنی
 جدت طبع سے وہ حسن و نکھار پیدا کیا ہے آج تک اطباء میں وہی طرز عمل بنیادی حیثیت
 رکھتا ہے۔ تیزابات و نمکیات معدنی بنانے کے ذرائع اور وسائل سے جتنی دنیا کو روشناس
 کرایا تعلیمات عمل تصعید عمل ترشح عمل تبخیر اور عمل تقطیر کا بھی موجد یہی جابر بن
 حیان ہے۔ دھاتوں کو کسی مرکب سے جدا کرنے کا راز معلوم کرنے میں یہ طبیب کامیاب
 نظر آتا ہے۔ مورخین کا قول ہے کہ جابر نے ایک ہزار کتابیں صرف علم الکیمیاء پر تحریر
 کی ہیں مگر افسوس کہ چند کتابوں کے علاوہ بقیہ کتابوں کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ سوافی الدین
 ابی بن اسید المتوفی ۶۶۸ھ اپنی شہرہ آفاق کتاب میون الاشیاء فی طبقات الاطباء میں قلم
 طراز ہیں کہ محمد بن ذکریارازی کو جابر بن حیان کی تالیفات بے حد پسند تھیں اور اس نے
 جابر بن حیان کی ایک کتاب کو منظوم بھی کیا ہے منظوم شدہ کتاب جابر بن حیان کی الاس
 کے نام سے معروف ہے۔

آٹھویں صدی عیسوی میں خلافت عباسیہ کے دور میں یحییٰ بن خالد برکی نے جو
 بارون رشید کا وزیر تھا ایک وفد اس مقصد سے ہندوستان روانہ کیا کہ وہ اس سرزمین سے

علاج معالجہ میں کام آنے والی جزی بوٹیوں اور چیز پودوں کو حاصل کریں اور سر زمین ہند کے معروف و مشہور وید حضرات کو بغداد آنے کی دعوت دیں چنانچہ ہندوستان سے مکے، مسالے، اور ابن دھن جیسے مشاہیر وید بغداد جانے پر آمادہ ہوئے جو وید ہونے کے ساتھ ساتھ سنسکرت زبان کے بھی اعلیٰ صلاحیت رکھنے والے تھے جنہوں نے معروف ہندی اور سنسکرت کی کتابوں کے عربی زبان میں ترجمہ کرنے میں کافی مدد کی یہ آہو ویدک کی اعلیٰ پایہ کی کتابیں تھیں ابن دھن بغداد کے بیمارستان کا افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا یہ ہر کئی کا ہی تعمیر کردہ بیمارستان تھا۔

آخریں صدی عیسوی میں خلافت عباسیہ کے دور میں ہندوستان سے ویدوں کو بلایا گیا اور ان سے باقاعدہ طب کے سلسلے میں بحث ہوتی تھی تاکہ علم طب کو ترقی دی جائے اور سنسکرت کے تراجم عربی زبان میں ہو۔ بغداد کے ایسے ہی ترجموں میں سنسکرت کی دو تصنیف بھی شامل ہے۔ جس کا ترجمہ مکہ وید نے کیا اور شاہی حکم کے مطابق اسکو بطور قراہادین بغداد کے تمام شفا خانوں میں رائج کر کے اس کو سرکاری حیثیت حاصل ہوئی اور متعدد مقالات پر اس تیار شدہ قراہادین کے مشاہدات اور تجربات بھی کئے گئے۔

اس طرح عربوں نے مصر یونان روم ایران چین اور ہندوستان سے اودہ کی معلومات فراہم گئیں جس کو طب یونانی یا طب العرب کی زینت بنایا گیا۔ عربوں کا سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے معلومات کو محدود نہیں رہنے دیا بلکہ اس میں انہوں نے اپنے مشاہدات تحقیقات کی بنیاد پر نئے ایجادات اور پھر اضافات کئے جس سے بغداد میں یورپ والوں نے بڑا فائدہ حاصل کیا عربوں نے کیمیاء کی ترکیب ایجاد کئے جس کے ذریعہ وہ فلزات کو چاندی اور سونے میں تبدیل کرنا چاہتے تھے ان کی یہ خواہش پوری ہوئی یا نہ ہوئی لیکن اس نے سب سے بڑا فائدہ یہ دیا کہ معدنی اودہ کی ترکیب تیاری ان کو قابل ہضم و جذب بنانا جیسی تکنیک ہاتھ آئی۔

عربی طب میں مفرد اودہ کا بیان علی بن ربن الطبری کی فردوس الکفایت میں ملتا ہے۔ اس کے علاوہ قراہادین کے سلسلے کی ایک کتاب اور بھی ہے جس کا نام کتاب فی

الاتصال الادبیہ مرکب ہے۔

اس کے بعد ذکر یارازی نے حاوی کبیر لکھی جس میں بہت سی ادویہ مفردہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ ذکر یارازی کی ایک کتاب رسالہ تکلیس پر بھی ہے۔

خلافت عباسیہ کے آغاز میں چند نیشاپور کے شفا خانوں میں جابر حسن نامی ایک طبیب تھا اس نے شفا خانوں میں استعمال کے لئے سریانی زبان میں ایک قرابادین مرتب کی بعد میں اس کا ترجمہ حنین بن اسحاق بغدادی نے کیا۔ عربی زبان میں یہ ترجمہ کافی دنوں تک شفا خانوں میں رائج رہا۔ چند نیشاپور کے اس معروف شفا خانہ کا دوسرا طبیب ساہو بن سہل تھا جس نے متوکل کے زمانے میں کافی شہرت حاصل کی اس نے بھی ایک جامع قرابادین شفا خانوں کے لئے ترتیب دی جس میں سترہ ابواب ہیں۔

ابن بیطار کی کتاب الجامع الادبیہ مفردہ والا نقدیہ بڑی خصوصیت کی حامل ہے۔ اسی طرح جزی بوئیوں کے ماہر رشید الدین صوفی کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا جس نے جزی بوئیوں کے حصول کے لئے دور دراز کا سفر کیا یہ طبیب اپنے ساتھ ایک مصور بھی رکھتا تھا جو جزی بوئیوں کی تصاویر تیار کرتا تھا۔ اور ان میں مناسب رنگ بھرتا تھا۔ اس کی جزی بوئیوں کا ایک مخطوط لندن کے رائل کالج میں آج بھی لاہریری کی زینت بنا ہوا ہے۔

گیارہویں صدی عیسوی کی ایک اور معروف شخصیت حکیم مشقی کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جس کی کتاب علم الادویہ صدیوں تک ایک سند میٹر یا میڈیکارعی یہ کتاب سولہویں صدی عیسوی تک تھمیس مرجہ زیور طبع سے آراستہ ہوئی اور پہلی بار انگلستان میں جو فارماکوپیا لندن کے شامی طبی دارالعلوم کی طرف سے شائع ہوئی وہ یہی کتاب تھی۔

علم طب معدوم تھا۔ بقرط نے ایجاد کیا مردہ تھا جالینوس نے زندہ کیا۔ ناقص تھا ابن سینا نے مکمل کیا۔ چوتھی صدی ہجری کے مشاہیر اطباء میں شیخ بوعلی سینا کا نام تاریخ طب میں الگ یادگار حیثیت رکھتا ہے۔ شیخ بوعلی سینا معروف پہ شیخ الرئیس ۳۰۰ھ میں بغداد میں پیدا ہوا۔ ۳۸۲ھ میں وفات پائی اسکی تصانیف کی تعداد سو تک پہنچتی ہے۔

مگر طبی دنیا میں جو شہرت اسکی کتاب القانون نے پائی وہ اور کسی طبی کتب کو حاصل نہ ہو سکی اس کی علم الادویہ کے سلسلہ کی ایک کتاب الادویہ والاغذیہ اور القراہین بھی مشہور و معروف کتابیں ہیں۔ القانون فی الطب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس کی ترتیب حسب ذیل ہے۔

جلد اول: کلیات اس جلد میں امور طبیہ، تشریح، حفظان صحت، مابیت الامراض اور نبض بول و برام کا ذکر ہے جس میں کلیات علاج بھی شامل ہے۔

جلد دوم: اس حصہ میں ادویہ مفردہ کا ذکر ہے شیخ بوعلی سینا اس جلد میں ترتیب کے ساتھ پہلے مفرد ادویہ کا نام بتاتا ہے پھر مابیت اور مزاج کے ساتھ، ساتھ ان ادویہ کے افعال و خواص سے بھی بحث کرتا ہے۔

جلد سوئم: معالجات۔

جلد چہارم: معالجات۔

جلد پنجم: قراہین۔

قانون کی ایک اچھی تھخیص قانونچہ کے نام سے ہے جس کی شرح فارسی زبان میں حکیم محمد اکبر ارزانی نے کی ہے اس کے علاوہ علامہ قرشی نے موجز القانون پر رد قلم کیا ہے۔ اس کی متعدد شرحیں اقصرائی، کرینی، ترمذی، سدیدی، نفیسی منظر عام پر آئیں، شیخ کے ایک ممتاز شاگرد ایلاقی کی ایک تھخیص بہت مشہور ہے۔ جس کا قلمی نسخہ حیدر آباد سالار جنگ میوزیم میں محفوظ ہے ان کے علاوہ متعدد اور بھی شرحیں ہیں۔ چنانچہ شرح سرقندی شرح آملی شرح قرشی شرح گیلانی اور آخر میں ترجمہ کبیر علامہ کبیر الدین داخل نصاب ہے۔

عربی علوم و فنون کا یہ دریا بارہویں صدی عیسوی تک ازبند ہوتا قرطبہ موجزن رہا اور ایک عرصہ تک قرطبہ و غرناطہ اور یورپ کی توجہ کا مرکز بنارہا۔ لیکن تاریخ میں ایک وقت وہ آیا جب یہ علوم و فنون زوال کی نظر ہو گئے عربی طب میں جمود طاری ہوا۔ ۱۳۸۲ء میں اندلس و حشی قبائل کے ہاتھوں چاہا ہوا اور تیراویں صدی عیسویں میں تاریخوں کے

حملہ کے بعد بغداد کی قیام خلافت کو تیار کر دیا۔

تیرہویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں مسلمانوں کے حصول اقتدار کے ساتھ ساتھ طب یونانی نے رواج پلا برائی چیز اچھی لگتی ہے کہ مصداق اہل ہند نے اسے گلے لگایا عوام کی دلچسپی حکومت کی سرپرستی کی بدولت طب یونانی آگے بڑھی ملک میں طبیبی مراکز قائم ہوئے شفاخانے کھلے عرب و ایران سے رجوعات ہوئیں اور انہیں یہاں پھولنے کا موقع ملا۔ اس طرح ہندوستان میں طب یونانی کی ترویج و ترقی تصنیف و تالیف کے لئے نیا باب کھل گیا یہاں طب اور آیو روید کا ملاپ پھر دکھائی دیتا ہے۔ ویدک سے بہت سی چیزیں طب میں جذب ہو گئیں اس طرح ہندوستان میں دینی طریقہ علاج کے ایک مخلوط نظام کی بنیاد پڑی طبیبی یونانی کے ہندی دور میں کشتوں کے علاوہ آیو رویدک کے بعض مرکبات بھی استعمال کئے جانے لگے جن کے نام ہی ان کے اصل کی یاد دلاتے ہیں۔ مثلاً ہالقی ہسنت، مہون جو گراج گوگل مہون سپاری پاک، ان ادویہ میں آیو رویدک طریقہ تیاری کے خلاف یونانی طبیبی طریقہ دوا سازی کو اپنا کر ترمیم کی گئی ہے۔ فن تکلیس میں بھی اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ یونانی طبیبی مزاجی خصوصیت اور انفرادیت باقی رہے۔

علم انکیسیاء اور علم الحکیس پر ابن سینا کے علاوہ ہندوستان میں اس موضوع پر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً مخزن اکسیر امام الدین چن پوری، منہاج الغرائز، اردو حکیم فیروز الدین رسالہ تکلیسہ حامد یہ اجمل خاں صاحب۔

مغلیہ دور

سولہویں سترہویں صدی عیسوی کو ہندوستان میں طب کی ثانیہ کا دور کہہ سکتے ہیں اس دور میں مغلیہ سلطنت کے پایہ تخت آگرہ میں اور قطب شاہی دار الخلافہ حیدر آباد دکن میں طب کو خاص طور پر ترقی ملی۔ طب کو آسمان بنانے کے لئے اس کو عربی سے فارسی میں منتقل کیا گیا۔

اکبری عہد کے نامور طبیب حکیم علی میلانی نے قانون کی شرح لکھی۔ میلانی

پہلا طبیب ہے جس نے ہندوستان میں ادویہ پر کام کیا اور اسے آگے بڑھایا اس کے بعد شاہجہانی دور میں اور داراشکوہ کے عہد میں نور الدین نے ایک جامع کتاب دراشکوہی کے نام سے لکھی دوسری تصنیف گنج باد آورد کے نام سے لکھی گئی جس کے مصنف حکیم امان اللہ خان نے زماں ہیں اس نے اپنے عہد میں تمام تحقیقات کو جو ادویہ پر کی گئیں جمع کر دیا یہ مفردات اور مرکبات کی اپنے عہد کی ایک جامع کتاب کہی جاسکتی ہے۔

ماہرین فن صاحب علم و فضل نواب معتمد الملک سید علوی خاں کے نام سے (۱۰۸۰-۱۶۶۹) ولادت اور وفات (۱۱۶۱-۱۷۴۳) پورے طریقے پر بہت کم لوگ واقف ہیں۔ شیراز میں پیدا ہوئے ہندوستان میں آپ اس وقت تشریف لائے جب کہ مظہر سلطنت کا آفتاب زوال کی طرف آ رہا تھا۔ کتاب النبات جامع المفردات نام جامع الجوامع ایک ایسی کتاب ہے جس میں علم الادویہ معالجات اور قراہ دین یکجا ہیں جس میں نہایت کار آمد بحث کی گئی ہے۔ اٹھارہویں صدی عیسوی میں حکیم محمد اکبر ازانی نے طب کے اہم حصہ کو عربی زبان سے فارسی میں منتقل کیا اور ادویہ مرکب پر ایک نادر کتاب قراہ دین قادری مرتب فرمائی یہ کتاب فن قراہ دین پر ایک بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بعد کتابیں دراصل قراہ دین قادری کا ہی چرہ میں اسی طرح دکن میں حکیم مومن خاں مومن ادویہ پر ایک مستند کتاب تحفۃ المومنین کے نام سے ترتیب دی اور ادویہ مفردہ پر تحقیقی انداز کی راہیں اسطورہ کیں اگرچہ اس کتاب کو سلطان محمد قطب شاہ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جو ایک علحدہ اختیارات قطب شاہیہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس دوران حکیم تقی الدین نے دواؤں کے مزاج اور مقدار خوراک پر نادر تحقیقات کیں اور میزان الطہار کے عنوان سے اس کتاب کو ترتیب دیا۔

اٹھارہویں صدی عیسوی کے آخر اور انیسویں صدی عیسوی کی ابتدا میں حکیم محمد اعظم خاں کا نام تاریخ ادویہ میں خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کی تالیفات میں ادویہ اور قراہ دین کے سلسلہ کی معروف کتابیں (۱) محیط اعظم اور قراہ دین اعظم ہیں۔

خاندان شریفی خاندان بھٹی، خاندان عزیز کی کو علم الادویہ کے سلسلہ میں کافی

شفقت نظر آتا ہے بیسویں صدی میں جو کتابیں لکھی گئیں انہیں بنیادی کام تو نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ قدیم معلومات کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس عہد کی ایک درخشیں شخصیت حکیم محمد اجمل خاں نے ہندوستانی دواخانہ اور طبیبہ کالج دہلی قائم کر کے ایک نمایاں کام انجام دیا اور فن دوا سازی کو باقاعدہ نصابی شکل دی نیز طلبہ طب کو عملی دوا سازی کی تعلیم دیکر ترقی کی ایک نئی راہ ہموار کی۔

آزادی ہندوستان کے بعد ہندوستانی دواخانہ پر اضمحلال طاری ہو گیا اس کے بعد ہمدرد دواخانہ دہلی نے نگہداشت یونانی دوا سازی کی آبیاری کی۔ یہ صرف آبیاری ہی نہیں بلکہ جدید ترین سائنٹفک آلاتی دنیا سے روشناس کراتے ہوئے اس کو عالمی دوا سازی کے میدان میں ایک سائنٹفک فن کی حیثیت سے لا کھڑا کیا چنانچہ جدید سائنٹفک طریقوں پر قدیم ادویہ کی تیاری۔ ان میں چمک دمک، دیدہ و زیبی، زود اثری پیدا کر کے طبی دنیا کو ایک نئی روشنی دکھائی یہی راہیں تھیں جن کے بنیادوں پر دواخانہ طبیبہ کالج اور دیگر مقامات پر معیاری دواخانے اور معیاری ادویہ مرکب دستیاب ہو رہی ہیں۔ مختلف قسم کی برقی کھلوں سے دوا سازی کے سلسلہ میں مدد لی جا رہی ہے۔

طبیبہ کالج علی گڑھ کی نام آور ہستی جناب شفاء الملک حکیم عبداللطیف صاحب کو کسی طرح بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا جن کی تصانیف میں ادویہ قلبیہ ایک نادر الوجود کتاب ہے موصوف ایک اچھے معالج تو تھے ہی۔ لیکن دوا سازی کی راہیں استوار کرنے طبیبہ کالج و ہسپتال کو ترقی دی اور دواخانہ کو ایک نئے انداز سے عوام کے سامنے لانے میں موصوف نمایاں نظر آتے ہیں۔ دواخانہ طبیبہ کالج میں معیاری ادویہ مرکب کی تیاری اور دوا سازی کی عملی تعلیم کا یہ انداز موصوف کی ہی دین ہے۔

شفاء الملک حکیم عبداللطیف صاحب فلسفی کھنڈو کا ترقی پذیر ذہن ہی تھا کہ اس سلسلہ میں ہندوستان کے کونے کونے کا سفر کیا اور اپنے متعدد مقالوں کے ذریعہ اطباء کو ترقی کی راہوں میں گامزن ہونے کے لئے مجبور کیا۔

علم الادویہ پوسٹ گریجویٹ کورس موصوف کا ہی ایک خواب تھا جو موصوف

کی رٹائرمنٹ کے بعد دورانِ حیات ہی شرمندہ تعبیر ہوا اور شعبہ علم الادویہ کا پوسٹ گریجویٹ تحقیقی ادارہ طبیہ کالج علی گڑھ میں قائم ہوا۔ جس کی خصوصیت اور انفرادیت پورے ہندوستان میں اس اعتبار سے ہے کہ اس کی اپنی ایک شاندار شعبہ علم الادویہ کی لائبریری ہے۔ جس کے اندر علم الادویہ کے سلسلہ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ بے شمار کتابیں ہیں اس کے علاوہ علم الادویہ کو جدید سائنس کی روشنی میں پیش کرنے کی غرض پورے شعبہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ ادویہ کا باریک بینی سے مطالعہ کیا جاسکے چنانچہ شعبہ علم الادویہ کو درج ذیل حصوں میں منقسم کیا گیا کلیات ادویہ، مرکبات، مفردات، دوا سازی میڈیسن کیسٹری ڈرگ، سٹنڈرڈیشن، فارماکولوجی جس کے لئے اعلیٰ صلاحیت کے اساتذہ حکماء، سائنٹسٹ موجود ہیں۔ افعال الادویہ اور دوا سازی کی نئی راہیں ہموار کی جارہی ہیں ریسرچ و تحقیق جاری ہے پوسٹ گریجویٹ ایم۔ ڈی علم الادویہ کے نام ایک نصاب بھی ستر رہے خیرہ آریٹھم، خیرہ گلاؤز ہاں، جوارش کونی، مخون اذراقی، خیرہ مرداریہ، ماہ اہتم کی معیار بندی پر تحقیقی مقالہ کی شکل میں قلمبند کئے جاتے ہیں غرضیکہ اس سلسلہ کی ایک طویل فہرست ہے جس کو قلم بند کرنا فی الحال دشوار ہے۔

حکیم سید عل الرحمن کی شخصیت فی زمانہ فراموش نہیں کی جاسکتی موصوف کے علمی کارنامے اور طبی شغف قابلِ یادگار ہیں کم و بیش ۲۲ کتابوں کے مولف ہیں اور موصوف محترم شفاء الملک حکیم عبداللطیف کی صحیح جانشینی فرما رہے ہیں ابتداء میں موصوف نے اہلکت رسالہ جاری کر کے طبی دنیا کو بے حد فائدہ پہنچایا۔ رسالہ شیخ الرئیس رسالہ جودیہ آپ کے کارناموں میں سے ایک نمایاں تحقیقی کام امتیازی ہے محترم کے قدم بقدم پورے ہندوستان کو فن طب سے روشناس کرانے میں موصوف پیش پیش نظر آتے ہیں شعبہ علم الادویہ کا تحقیقی کام آپ ہی کی زیر نگرانی ہام عروج کو پہنچ رہا ہے۔ ابن سینا طبیہ کالج کے بانی موصوف ہی ہیں علم الادویہ کی نصابی کتابوں کی اشاعت موصوف کا ایک نمایاں کارنامہ ہے۔

قوانین ادویہ کنز المفردات، مرکبات اور زیر مطالعہ کتاب مہباج الصید لہ موصوف کی ہمت افزائی کا نتیجہ ہے۔

چند مخصوص ادویہ کے موجد

آخر میں چند مخصوص ادویہ کے موجد اور مخترع بحوالہ صیدل الجملیہ فرید احمد عباسی دیئے جاتے ہیں تاکہ طلباء کو ادویہ مرکب کی ابتدا کا آسانی پتہ مل سکے مختلف قسم کے مرکبات حسب ضرورت ایجاد ہوتے رہے۔ مثلاً تریاق کی ابتدا اسقلیوس اول نے حرف واحد و واجب الفار سے کی تھی اندر و ماخس طیب نے اس میں چار ادویہ کا اضافہ کیا اور تریاق اربعہ کے نام سے موسوم کیا گیا اسی طرح حبوب کے متعلق بھی بتایا جاتا ہے کہ اسقلیوس اول نے سفوفات کو محفوظ کرنے کے سلسلہ میں مناسب رابطہ رے کر حبوب کی شکل دی جس کو جالینوس نے نخودی یا بقدر کر سنہ بنایا۔ اسی طرح معالجین کے بارے میں کہ سفوفات کو زیادہ دن تک قائم رکھنے کے لئے شہد میں گوندھ کر حلوے کی شکل دی گئی۔ سقراط یا دیوجانس اس کے موجد بتائے جاتے ہیں شربت کا موجد فیثاغورث تھا جس نے سنگھین کو بھی ایجاد کیا فیثاغورث بادشاہ بطلیموس کے زمانے کا طیب تھا۔ اطریافات کا موجد نکیتوش اور اندر و ماخس طیب کو بتایا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض حضرات نے مخترع کے نام پر ادویہ مرکب کے نام رکھے ہیں ان میں جوارش جالینوس جیسی چیزیں ہیں مراہم کا موجد بقراط کو بتایا جاتا ہے عربوں نے دواسازی کے عمدہ عمدہ طریقے ایجاد کئے ان میں عمل تعریق عمل تصعید عمل تحصیر احراق و تکلیس کی ترکیب عربوں کا کارنامہ ہے۔ روغنیات کا موجد فیثاغورث طیب کو بتایا جاتا ہے سعطیات، ضادات اور خالیہ کا موجد جالینوس ہے۔ اقراص کا موجد حکیم اندر و ماخس ہے۔ کل اور کامل کے موجد حکیم فیثاغورث ہیں۔ آبکارہ کلدانی اطباء کی ایجاد ہے خمیر و جات مغلیہ دور کی ایجاد ہے جو مثل بادشاہوں کی خوشنودی طبع کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ برقعشام کا موجد حکیم جالینوس ہے۔

معجون لانا اور وجہ تسمیہ

علاج الامراض میں تحریر ہے۔ اس کا نام اصل العود ہے یعنی کچلہ رموز کے مصنف نے لکھا ہے۔ یہ رموز ہے جس کی توضیح حب الغراب ہے جس کو کاگ پھل کہتے ہیں اور کاگ پھل کچلہ کا نام ہے واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک بہترین معجون ہے۔

مگر اس میں شک نہیں کہ اس کی توصیف میں زیادہ مبالغہ کیا گیا ہے۔

معجون لانا اسم اکسیر البدن یہ ہماری اپنی معجون ہے جس کا نام اکسیر البدن ہے لفظ لانا یعنی ہماری۔ سرخی سے لکھا ہوا تھا اس وجہ سے اس کا نام لانا کر دیا گیا۔

مِنْ فَهْمِ الرُّمُوزِ مَلِكِ الْكُنُوزِ

جو ان رموز کو سمجھ جائیگا وہ خزانوں کا مالک ہو جائیگا

صفحہ ۲۷۶ بیاض کبیر حکیم محمد کبیر الدین

شوکت بکڈپو، شوکت بازار، گجرات

1977-78



دواء مرکب کی ضرورت اور معیار بندی

کسی مریض کے مرض کی صحیح تشخیص و تجویز نسخہ کے ساتھ ہی ازالہ مرض اور شفاء مریض کے لئے ضروری ہے کہ مرض کے عین مطابق صحیح دوا دی جائے اس سلسلہ میں شناخت ادویہ یعنی فارماکولوجی کا مکمل علم ہونا ضروری ہے جس کے لئے ادویہ کا نظری مشاہدہ بخوبی ہونے کے ساتھ ساتھ اگر جدید طریقہ پر کیمیائی تجزیہ کرنے کے بعد معیار پر قائم ہو یعنی ملاوٹ سے پاک ہو اور ادویہ اور اس کے مرکبات مرض کے مطابق اگر دیئے جائیں تو یہ شفاء کاملہ کی ضامن ہوتی ہیں۔ دواء کی کیفیت مزاجی، مریض اور مرض کی کیفیت مزاجی کے مطابق ادویہ کو یکجا کر کے ترکیب دیجاتی ہے جس کا مقصد نہ صرف ازالہ مرض بلکہ دوا کو خوش ذائقہ، قلیل المقدار، خوراک دوا کی زود اثری ترکیب ادویہ میں شمار کیجاتی ہیں۔ اس کے ساتھ نفسیاتی طور پر دوا کا خوش منظر ہونا بھی ضروری ہے۔

فارماکولوجی کے لغوی معنی اگرچہ شناخت ادویہ کے ہیں شناخت ادویہ میں دوا کی نئی یا پرانی اچھی یا خراب ادویہ کی شناخت کے جملہ طریقے اپنانا ایک ضروری امر ہے۔ دواؤں کی عمر میں اصلی نقلی کی شناخت ادویہ میں آمیزش اور ملاوٹ تاثرات ادویہ میں نمایاں فرق پیدا کرتی ہیں ایک دوا خواہ مفرد ہو مثلاً جزی بوئیاں چڑ پودے ان کی مچال جز میں پھل پھول اور شاخیں صحیح اور صحت مند حالات میں جاننے اور ایک معیاری دوا بنانے کے لئے ان کا کیمیائی تجزیہ، ایکسٹریکشن و پیلو اور کردہ مونیٹورنگ بھی امور ضروریہ میں سے ہیں۔

دواء مرکب کے عنوان کے تحت ایک دواء کو دوسری دوا کے ساتھ آمیزش کی ضرورت اور اس سے متعلق اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں۔

(۱) دواء کی اصلاح: دوا کی اصلاح کی ضروری مسئلہ ہے دنیا میں جتنی چیزیں ہیں جہاں ان کے بے شمار فوائد ہیں وہاں ان کی مضرتیں بھی ہیں جن کو دور کرنے یا اصلاح

وبدھیر کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے تاکہ مضرت کا پہلو اس سے دور کیا جائے مثلاً
افیون کے اندر ایک جز قابض ہے اور دوسرا جز اصلی رطوبت کے ساتھ ہے۔ مٹی
ایسی صورت میں مٹی جز کو اس سے علیحدہ کرنا ضروری ہے۔ اسی مقصد کو دور کرنے
کے لئے عمل تحلیل کیا جاتا ہے۔

بعض اوقات ایک دوا کو کسی دوسری دوا کے ساتھ ملا دینے سے بھی اس کی
مضرت دور ہو جاتی ہے۔ مثلاً فحم حظل کے استعمال سے اصل مرض یعنی قبض تو دور
ہو جاتا ہے لیکن اس کے بعد مروڑ پیدا ہوتی ہے۔ جو اس کی مضرت کا ایک پہلو ہے اس کی
اصلاح کے لئے۔ اس کے ساتھ اگر زیرہ سیاہ، ککو، اجوائن خراسانی، شامل کریں۔ تو اس کی
مضرت کا یہ پہلو ختم ہو جاتا ہے یا ایسی ادویہ مثلاً صمغ عربی کثیرا شامل کرنے سے فحم حظل
کی یہ مضرت رساں کیفیت دور ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یا اعتبار تاثیر دوائیں کسی قسم کی
مضرت نہیں ہوتی لیکن اس کے ظاہری خواص ایسے ہیں کہ اس کا استعمال مشکل ہے مثلاً
دوارنگ و بو اور مزے کے اعتبار سے فاسد ہے اور مریض کی طبیعت اس کو کسی طرح قبول
نہیں کرتی ایسی صورت میں ان ظاہری کراہتوں کو دور کرنے کے لئے ایک دوا کے ساتھ
دوسری دوا کا شامل کرنا ضروری ہوتا ہے الیوا فیستحق نہایت تلخ ادویہ ہیں ان کے ساتھ
شہد یا شکر کا شامل کرنا ضروری ہے۔ فی زمانہ ایسی ادویہ کے باریک سنوف کو کپسول میں
بھی بھر دیا جاتا ہے۔ روغن مائی قے آور ہے اس کے ساتھ ادویہ مشومہ شامل کر دی
جاتی ہے۔

ترکیب ادویہ اضافہ قوت کی وجہ سے

کبھی ایک دوا کو دوسری دوا کے ساتھ ملانے اور مرکب کرنے کی ضرورت
اس وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ کہ وہ ہضم و جذب جلد ہی ہو جائے جو اصلاح طب میں سرخی
النفوذ کہلاتی ہیں کبھی عمل میں تاخیر کی ضرورت ہوتی ہے جو اصطلاح طب میں بطی النفوذ
ادویہ کہلاتی ہیں ترکیب ادویہ میں شامل کیجاتی ہیں ایسی ادویہ مؤخر ادویہ کہلاتی ہیں بعض

اوقات جو دوا دینا مقصود ہے وہ قوت زائد ہے۔ اس بلا ضرورت زائد قوت سے مریض کو نقصان پہنچنے اندیشہ ہے چنانچہ اس کے مخالف قوت والی ادویہ شامل کر کے ان میں تعدیل پیدا کر دی جاتی ہے۔

امراض مرکبہ کی صورت میں:

یاد مختلف المزاج کیفیات کی وجہ سے بیک وقت بدن میں عارض ہونے والے امراض کی بنیاد پر دوا کو حالات کے مطابق مرکب کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

تحفظ ادویہ کی غرض سے:

کبھی ادویہ کے تحفظ کے لئے بعض پری زرد سے یوز شامل کئے جاتے ہیں تاکہ مرکب دوا اپنی مخصوص مدت تک اپنے صحیح افعال و خواص کے ساتھ قائم رہ سکے اور بعضی عمل سے محفوظ رہے۔

ادویہ کی مقدار خوراک کم کرنے سے:

بعض ادویہ تاثری اعتبار سے سریع الاثر ہوتی ہیں اس لئے نہایت قلیل مقدار میں استعمال کی جاتی ہیں۔



چند اعمال دواسازی

دواساز کو دواسازی کے دوران عموماً درج ذیل اعمال سے واسطہ رہتا ہے۔

عمل تقطیع

اکثر و بیشتر لکڑی جڑوں اور شاخوں جیسی سخت چیزوں کو باریک کوٹنے پیسنے اور بھگونے سے پہلے کاٹ کر ٹکڑے کر لیے جاتے ہیں۔ مثلاً اصل السوس، گلوہ نیم، چوب چینی وغیرہ۔

دق و رض (کوٹنا اور کچلنا)

کبھی سخت اور خشک جڑی بوٹیوں کو چھالوں اور چٹوں و پھولوں کو جو شائدہ یا ضیائدہ بنانے سے پہلے ہاون دست کی مدد سے کوٹتے اور کچلتے ہیں۔ تاکہ پانی میں اس کے اجزاء مؤثرہ جلد اور اچھی طرح حاصل ہو سکیں ایسی ادویہ کے ساتھ جو شائدہ یا ضیائدہ کے نسخوں میں نیم کو ب یعنی لودھ کچلے کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اصل السوس مقشر نیم کوٹتہ بخ بادیان نیم کوٹتہ بخ کاسنی نیم کوٹتہ بادیان نیم کوٹتہ۔

اسی طرح تازہ جڑی بوٹیوں اور سبز چٹوں کو بھی گاہے کچل کر نچوڑ کر رس حاصل کرتے ہیں۔ کبھی ادویہ کا باریک صوف کرنے سے پہلے دوائیں کوٹی جاتی ہیں آدھکل بڑے دواخانوں میں اس مقصد کے لئے برقی ٹھیس رائج ہیں۔

✂ برد۔ بردہ کرنا

بعض اوقات کچلے یا دندان فیل (باقضی دانت) جیسی سخت چیزوں کو بردہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ عام حالت میں ایسی سخت ادویہ کا صوف بنانا دشوار ہوتا ہے۔ اور بعض مرکبات میں ایسی ادویہ جزا عظم کی حیثیت سے شامل کرنا ضروری ہے اس لئے پہلے سوہان یا ریشی کی مدد سے ان کا بردہ تیار کیا جاتا ہے بردہ آبنوس بردہ صندل، بردہ

دندان فیل، نہاتی اور حیوانی اودیہ کے علاوہ کبھی کبھار تیار کی تیار کی سلسلہ میں فولاد جیسی سخت دھاتوں کا بھی براہ کر لیتے ہیں۔

سحق۔ پسینا

شنگ اودیہ کو چس کر سنوف بنانا کھل کر تیار دواؤں کو سل بند میں پیمنا۔

کبھی ایسی اودیہ پتھر چینی اور ششے کی کھل میں یا سل بٹے میں پیسی جاتی ہیں برقی رو سے چلنے والی مشین بھی کام میں لیتے ہیں اور کبھی لوہے کے ہاون دستہ کی مدد سے یا کانچ کی اوکھلی میں کوئی جاتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے برقی کلیں بھی سنوف کرنے میں مدد کرتی ہیں جن سے آسانی کے ساتھ بہت کم وقت میں زیادہ مقدار میں دواؤں کا سنوف کیا جاسکتا ہے۔ اور چکی میں پیسے سنوف کرنے کا عمل، طعن کہلاتا ہے۔

نخل

چھٹی یا کپڑے میں چھاننے کا عمل ہے اس عمل سے کسی دوا کے باریک اجزاء کو موٹے اجزاء سے جدا کر لیا جاتا ہے۔ جس طرح ریشم کے کپڑے اور مل کے ٹکڑے سے سوراخوں کی باریکی کے اعتبار سے چسپا ہوا مادہ مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح چھٹیاں بھی خواہ تار کی بنی ہوئی ہوں یا بالوں کی اپنے سوراخوں کے اعتبار سے اختلاف رکھتی ہیں اور موٹا یا باریک سنوف چھن کر آتا ہے۔ ان چھٹیوں کے سوراخوں کے اعداد کے مطابق مختلف مدارج ہیں۔ انہیں اعداد کے مطابق سنوف کے درجات رکھے گئے ہیں۔

کپڑے اور چھٹی (غراب) وغیرہ میں جس طرح شنگ سنوف چھانے جاتے ہیں اسی طرح سیال اور نیم سیال مواد اودیہ بھی چھانے جاتے ہیں۔ چنانچہ کبھی کبھی املی، آملہ، آلو بخارا، انجیر، منقہ، مربی، وغیرہ کا ملائم گودا۔ ریشوں و گھٹیلوں سے پاک کرنے کے لئے چھاننا ضروری ہوتا ہے۔ جس کی ضرورت یہ ہوتی ہے کہ تاروں والی مضبوط چٹنی میں ان گودوں کو رکھ کر دبایا جاتا ہے۔

ادویہ کے سنوفات کو چھاننے کے لئے برقی رو سے چلنے والی مشین کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

تصوئل۔ نتھارنا

یہ بھی دواؤں کو فضلات سے صاف کرنے کا ایک طریقہ ہے جس میں مٹی کنکریاں چونا وغیرہ جیسی چیزیں جو پانی میں حل نہیں ہوتیں۔ اس کی صورت یہ ہے حجریات کے باریک سنوف کو پانی میں ملا کر تھوڑی دیر چھوڑ دیتے ہیں جس سے اس سنوف کے موئے ذرات کنکر پتھر ریت وغیرہ تہہ نشیں ہو جاتے ہیں اس عرصہ میں اصل سنوف کے باریک اجزاء پانی میں تیرتے رہتے ہیں اس کے بعد آہستہ سے اوپر کے پانی کو نتھار لیتے ہیں جس کے ساتھ باریک اجزاء چلے جاتے ہیں تھوڑے ہوئے پانی کو کچھ دیر رکھنے کے بعد اور باریک اجزاء بھی تہہ نشیں ہو جاتے ہیں پانی دوبارہ نتھا کر باریک سنوف حاصل کر لیتے ہیں بار بار کے اس عمل سے باریک ترین سنوف حاصل ہو جاتا ہے موئے کنکر پتھر ریت اور مٹی اس سے صاف ہو جاتی ہے۔ بار بار دُر درے سنوف کو پانی میں ملاتے رہتے ہیں اور نتھارتے ہیں دوا کا باریک ترین سنوف فاضل چیزوں سے مُصَفّی ہو کر تیار ہو جاتا ہے۔

ترویق (چلانا)

یہ بھی چھاننے اور صاف کرنے کا ایک طریقہ ہے یہ اس وقت برتا جاتا ہے جب کہ کسی سیال میں ایسی غیر مُنخل کثافت ملی ہوتی ہیں جو کپڑے یا صافی میں پھنس کر رہ جائے اور اس کا مُنخل حصہ گزر جائے اس طرح کپڑا یا صافی کے ذریعہ جو چیز چھانی جاتی ہے اس کو مردق کہا جاتا ہے مثلاً کاسنی مکو مردق مکوء اور کاسنی کے چوں کا پانی کبھی اس سلسلہ میں مسامد کاغذ سے بھی کام لیتے ہیں جس کو جاذب کاغذ یا فلٹر پیپر کہتے ہیں۔ اور وہ ظرف راؤوقہ بھی کہتے ہیں جس میں یہ عمل کیا جاتا ہے۔

صافی یا کپڑے سے چھاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مربع کپڑا لیکر پھیلا کر اس کے چاروں گوشوں کو باندھ دیں اور اس کے اندر سیال ڈال دیا جائے آہستہ آہستہ اس کے

مخل اجزاء قطرات کی صورت میں چھن جائیں گے اور فضلہ صافی کی سطح پر باقی رہ جائیگا جس کو نیچے زائد جائے۔ اور شفاف سیال کے مکدر ہو جانے کا امکان ہے۔ یہی طریقہ رنگریزوں کی ریتی کا ہے جس میں دونوں وغیرہ صاف کرتے ہیں۔

ترویق کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی دوا کو مونا سنوف کر کے ایک لمبے مرتبان نما ظرف اور یہ میں بھر دیں جس کے تھیلے سرے میں ایک چھید ہو اس سوراخ میں مٹل کا ایک ٹکڑا باندھ دیں اور اس کے اندر حل کرنے والا سیال ڈال دیں تاکہ وہ دوا کے قابل انحلالی اجزاء کو اپنے ساتھ لیتا ہوا نیچے رکھے ہوئے ظرف میں نکلتا رہے۔ اصطلاح جدید میں پرکولیشن کہلاتا ہے جس میں کپڑے کے بجائے مخرج میں لوہے کے باریک تاروں والی جالی لگی ہوتی ہے۔

× تصفیہ (چھان کر صاف کرنا)

وہ عمل جس میں شہد موم چربی وغیرہ کو پھلکا کر دبیز روئیں دار کپڑے کی صافی سے چھان لیتے ہیں جو عمل ترشح اور ترویق سے مشابہت رکھتا ہے۔

× ترشح (ٹپکانا)

کسی رقیق سیال دوا کو کسی دبیز کپڑے یا جاذب کاغذ کے ذریعہ چھان کر اس کے کثیف اور غیر مخل اجزاء کو علیحدہ کر لیتے ہیں جس سے سیال صاف ہو جاتا ہے۔

تقطیر (کشید کرنا)

اس عمل میں پہلے کسی سیال کو حرارت کے ذریعہ بخارات کی صورت میں تبدیل کرتے ہیں پھر ان بخارات کو کسی دوسرے برتن میں برودت کے ذریعہ پانی کی شکل میں تبدیل کر لیتے ہیں شراب اسی طرح کشید کیجاتی ہے۔ اور تمام عریقات بھی اسی اصول سے تیار کئے جاتے ہیں اس میں قرع انہیق اور قل بھیکہ جیسی آلات کشید عرق استعمال میں آتے ہیں۔

ارغاء (جھاگ اتارنا)

اس عمل میں کسی جاتی عصارہ یا جس سے اس کی کثافتیں باہنی سطح پر جھاگ کی صورت میں جمع ہو جاتی ہیں مثلاً شہد گرم کرنے کے بعد اس کی کثافت جھاگ بن کر اوپر آ جاتی ہے کفگیر کی مدد سے اس جھاگ کو صاف کر لیا جاتا ہے اس طرح شکر کے قوام بھی صاف کئے جاتے ہیں۔

ازالہ لون (رنگ اتارنا)

اس عمل سے بعض ادویہ کے رنگین جوہر کو اُڑا دیا جاتا ہے اس مقصد کے لئے حیوانی کوئلہ (بڈی کا کوئلہ) خاص طور پر قابل ذکر ہے جس سے ادویہ کے علاوہ شکر کو بھی صاف کرتے ہیں۔

تجفیف۔ سکھانا

تراور گیلی ادویہ کو سکھانا تاکہ دور طوبت کی وجہ سے جلد خراب نہ ہو سکیں اس مقصد سے حرارت سے کام لیا جاتا ہے خواہ یہ حرارت آفتابی ہو یا آگ کی حرارت ہو۔ جس سے کمرے کو گرم کر لیتے ہیں۔ گرم تنور جس کی حرارت بہت زیادہ تیز نہ ہو کہ وہ چیز مل جائے اس مقصد میں کام لیتے ہیں۔ بعض اوقات بعض ادویہ کے اجزاء لطیفہ استقدر نازک ہوتے ہیں کہ آفتاب کی حرارت بھی ان کے لئے اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ وہ اجزاء لطیفہ بخاری صورت اختیار کر کے زائل ہو جاتے ہیں ایسی ادویہ کو سایہ دار جگہ پر بھی خشک کیا جانا چاہئے۔

برقی رو سے چلنے والا آلہ تجفیف ادون کا استعمال بھی ضرورت کے مطابق کیا جاسکتا ہے جس میں حرارت بچا ہوتا ہے اور زبرد ڈگری سے لیکر بارہ سو ڈگری تک کی حرارت سے فائدہ ضرورت کے مطابق اٹھایا جاسکتا ہے یہ ایک طرح کا گرم تنور ہی ہے۔ جس کی مدد سے جلد ہی کسی دوا کا اگر سطوف تیار کرنا چاہیں تو اس کو خشک کر سکتے ہیں۔ موسم برسات میں بعض خشک چیزیں بھی نمی پکڑ لیتے ہیں اور ان کا خشک کرنا دشوار ہوتا ہے ایسی صورت میں ادون کام میں لے سکتے ہیں۔

× اقلہ۔ کھار نکالنا، نمک حاصل کرنا

اقلہ قلی، یا مقلہ سے مشتق ہے جس کے معنی کھار کے ہیں اس عمل کے ذریعہ ان نمکین اجزاء کو کسی جامد دوا سے الگ کر لیا جاتا ہے جو اس کے اندر ترکیبی حیثیت سے ہوتے ہیں اس کی ترکیب یہ ہے کہ دوا کو جلا کر راکھ حاصل کرتے ہیں اس کو پانی میں خوب گھولتے ہیں تاکہ نمکین اجزاء جو پانی میں گھل جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ پانی میں خوب گھل مل جائیں اور جو اجزاء ارضیہ فاضل ہیں وہ پانی میں تہہ نشیں ہو جائیں پھر اس پانی کو عمل تصویل کے مطابق نتھار لیتے ہیں جس کے ساتھ نمکین یا کھاری اجزاء محلول حالت میں چلے جاتے ہیں اس پانی کو حرارت کی مدد سے بخاری صورت میں اڑا دیتے ہیں جب تمام پانی اڑ جاتا ہے تو اس ظرف میں نمک باقی رہ جاتا ہے جس کو کھار یا قلی کہتے ہیں اس میں اڑنے کی صلاحیت نہیں ہوتی سمندر کا شور پانی یا نمکین جھیلوں کا پانی حاصل کر کے اسی طرح نمک شور یا نمک طعام بھی تیار کرتے ہیں چمچہ سولی، جو اکھار سے جلا کر راکھ بنا کر پانی میں گھولنے اور بخاری صورت میں نمک حاصل کیا جاتا ہے۔

× تبخیر (بخارات بنانا) بخارات بنا کر اڑانا، بھاپ بنانا

مثلاً اگر کسی دوا میں نمی اور رقت زیادہ ہو اور اس کو غلیظ کرنا ہے تو حرارت کی مدد سے اس کے رقیق اور مائی جز کو اڑا دیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ سیال دوا گاڑھی ہو جاتی ہے اکثر یہ ربوب اور عصارات اور ست اسی طرح حاصل کئے جاتے ہیں کبھی جوہر حاصل کرنے کے لئے بھی یہ عمل کیا جاتا ہے۔

تصفید (جوہر اڑانا)

یہ عمل عرق حاصل کرنے کے بہت قریب ہے جس میں بجائے سیال چیز کے کسی جامد بخاری دوا کو حرارت پہنچا کر بخارات کی صورت میں تبدیل کرتے ہیں اس کے بعد ان بخارات کو برودت پہنچا کر دوسرے ظرف میں منجمد کر لیا جاتا ہے جو ہر ر سکھا جوہر لوہان جوہر سم الفار اسی ترکیب سے حاصل کر کے جاتے ہیں

× ترتیب (تہہ نشین کرنا)

یہ عمل تصعید کے مقابل ہے جس میں کسی مھلول کے بعض ثقیل اجزاء تہہ نشین ہو جاتے ہیں۔ ان راسب اجزاء یا رسوبات کو مھلول سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔

× عصر یا عصارہ (نچوڑنا)

اس عمل کے ذریعہ اودھ کو دبا کر ان کا رس نچوڑ لیتے ہیں اور مغزیات سے روغن حاصل کرتے ہیں اسی طرح جو شانہ یا خیسانہ میں ان کو دبا کر رس حاصل کرتے اور فضلہ کو دور کرتے ہیں۔

× تحلیل (حل کرنا)

کسی منجمد مادہ کو جسمیں حل ہو جانے کی صلاحیت ہو کسی دوسری چیز میں ملا دینا جس سے وہ منجمد چیز واقعی وسیل صورت اختیار کر لے حل شدہ چیز مھلول کہلاتی ہے۔ اس عمل کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اول قابل انحلال مادہ دوم حل کرنے والی چیز۔

اس کے علاوہ باریک پیسے اور سفوف کرنے کو بھی حل کرنا کہتے ہیں ایسی ہی ہوئی چیز مھلول کہلاتی ہے۔ مختلف چیزوں کے محلات الگ الگ ہوتے ہیں بعض چیزیں پانی میں حل ہو جاتی ہیں بعض چیزیں الکو حل میں حل ہوتی ہیں بعض چیزیں پیٹرول اور کلوروفارم اور ہینزروئن میں حل پذیر ہوتی ہیں بعض چیزوں کے لئے ایسی ٹون حل پذیر مادہ ہے۔

× اذابت (پگھلانا)

کسی جامد چیز کو حرارت پہنچا کر پگھلانا مثلاً موم لاکھ کو حرارت کی مدد سے ان کو مصفی کرنے یا دیگر چیزوں میں شامل کرنے سر ہم بنانے کے لئے پہلے پگھلا لیتے ہیں اور دیگر اجزاء شامل کرتے ہیں۔

× غلی۔ طبع (اُبالنا) جوش دینا

جوشاندہ بنانا، چند نباتی ادویہ کو پانی یا عرق میں ڈال کر کم و بیش مدت تک ضرورت کے مطابق جوش دیتے ہیں اس طرح جو چیز حاصل ہوتی ہے اس کو طبع مطبوخ یا مغلی کہتے ہیں اسی کو جوشاندہ یا کازحاکہا جاتا ہے۔

× نفع۔ نقوع (بھگوتا)

اس عمل میں ایک یا چند دوائیں سرد یا گرم پانی میں ضرورت کے مطابق کم و بیش مدت تک بھگو دیتے ہیں اس طرح جو دوا حاصل ہوتی ہے نقوع یا نفع، نفع، ادویہ منقوعہ کہتے ہیں۔ چنانچہ کر ثقل کو غلیجہ کر دیتے ہیں۔ یہی خیساندہ بھی کہلاتا ہے۔ یہ عمل جس طرح پانی میں کیا جاتا ہے کبھی سرکہ اور شراب میں ادویہ کو بھگو کر کرتے ہیں یا کسی مناسب عرق میں ضرورت کے مطابق بھگوتے ہیں۔ روح شراب یعنی الیکولی سے جو نقوع تیار کیا جاتا ہے وہ صبیغ کہلاتا ہے کبھی نقوع کو کسی گرم مقام پر بھی رکھتے ہیں تاکہ انزال کی رفتار تیز ہو جائے۔

× تجیب (دانہ دار سفوف بنانا)

بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں کہ ان کو کوٹ کر یا پیس کر سفوف بنانا دشوار ہوتا ہے ایسی حالت میں ترکیب خاص سے اسکا دانہ دار سفوف تیار کر لیتے ہیں مثلاً شورہ یا نوشادر جیسی قلمی دوائیں ہیں پانی ملا کر اس کو آنچ پر استقدر نکالتے ہیں کہ اس کا پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ اس حالت میں برابر کسی چیز سے چلاتے رہتے ہیں جس سے دوا آخر میں دانہ دار سفوف کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

× تبلور (قلمیں بنانی)

بلوری قلمیں قدرتی طور پر از خود پہاڑوں میں بن جاتی ہیں۔ خالص شورے کو اگر پانی میں حل کر کے بذریعہ تجیر اس پانی کو سکھایا جائے تو یہ پھر قلمی شکل میں تبدیل

ہو جاتا ہے گندھک کو اگر پتھلا کر چھوڑ دیں تو یہ قلعہ دار ہو جاتی ہے اسی طرح بعض چیزیں عمل تصعید سے اور بعض چیزیں عمل ترسیب سے قلمی صورت اختیار کر لیتی ہیں جو مواد کے طبعی خواص ہیں ان میں انسانی صنعت کو دخل نہیں ہے۔

✕ تقشیر (پیٹری بنانی)

کاجل کی دیسی سیاہی جو عام طور پر بازار میں ملتی ہے دراصل باریک باریک چیزیاں ہوتی ہیں اسی طرح بعض ادویہ کو بھی چھڑی یا چھنگلوں کی صورت میں تبدیل کر لیا جاتا ہے جس کی صورت سیاہی کے عمل سے مشابہ ہے یعنی پہلے دوا کا گاڑھا محلول تیار کرتے ہیں اس کے بعد اس محلول کو شیشہ چھینی یا تانب چھینی کے ہموار برتن میں چکنی سطح پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ خشک ہونے کے بعد وہ محلول پیٹری کی صورت میں جم کر ٹوٹ جاتا ہے یہ محلول جس قدر زیادہ باریک پایا مسنوف کیا ہوا ہو گا اسی قدر باریک چیزیاں تیار ہو سکیں۔

احراق و تکلیس۔ جلانا اور کشتہ کرنا

کلس چونے کو کہتے ہیں اس ترکیب میں چونکہ ادویہ کو جلا کر چونا جیسا بنالیا جاتا ہے اس لئے تکلیس کہا گیا احراق کی اصطلاح بہت ہی عام ہے اگر وہ دوا جل کر راکھ ہو جائے تو بھی عمل احراق ہی کہا جائیگا۔

احراق تکلیس میں کبھی اُپلوں کی آٹھ تیز پہنچائی جاتی ہے اور کبھی بھٹیاں استعمال کی جاتی ہیں اسی طرح اُپلے کھلی ہوا میں جلائے جاتے ہیں۔ کبھی بند محفوظ ہوا گڑھوں کے اندر اُپلے جلائے جاتے ہیں۔ احراق کے بعد جو چیز جلی ہوئی فاضل ہوتی ہے محرق کہلاتی ہے مثلاً سرخان محرق اور جو چیز عمل تکلیس کے بعد چوڑے کی شکل میں حاصل ہوتی ہے وہ تکلیس یا کشتہ یا بھٹھی کہلاتی ہے۔ کشتہ کشتن لفظ سے ہے جس کے معنی مری ہوئی چیز کے ہیں کسی دوا کی اصل صورت بدل کر دوسری صورت کا اختیار کرنا (مرا ہوا ہونا)

تخمیس (بھوننا) بریاں کرنا، کھیل کھیل کرنا

تخمیس کا عمل عموماً دانے مثلاً چنے وغیرہ کے بھوننے کو کہتے ہیں اس سے مراد

وہ تصعید ہے کہ وہ جل کر بالکل راکھ نہ ہو جائے اس کی غرض کہی تو یہ ہوتی ہے کہ وہ دوا پینے کے قابل ہو جائے یا یہ کہ اس میں فنگل آجائے اور قوت قابضہ بڑھ جائے۔ اس طرح جو دوائیں بھن کر تیار ہو جاتی ہیں تو وہ قحط یعنی بریاں کہلاتی ہیں۔ مثلاً افیون قحط اور شمش قحط

تقلیہ (تلنا)

کسی چیز کو کسی روغن کے ہمراہ تلنے کا عمل ہے منہج کے اعتبار سے تشویہ تقلیہ و تخمیں تقریباً ایک ہی ہیں لیکن اصطلاحی طور پر کسی خشک چیز کو کسی برتن میں بھوننے کا عمل تخمیں اور کسی چیز کو روغن میں بھوننے کا عمل تقلیہ اور گرم راکھ میں بھیلانے کا عمل تشویہ کہلاتا ہے۔ مثلاً سیب بھی گندہ وغیرہ۔ کو کپڑوتی کر کے پا آنے اور مٹی میں پیٹ کر بھونیں تو یہ تشویہ ہے۔ بازو کو روغن میں بھونتے ہیں۔ ہڑ کو روغن بادام میں بھونا جاتا ہے۔

تشویہ (بھیلانا)

تشویہ کے معنی بھیلانے کے ہیں۔ بھیلانے کے بعد جو چیز حاصل ہوتی ہے وہ مشوی کہلاتی ہے۔ مثلاً ستونیا مشوی آب کدو مشوی تشویہ مختلف اغراض سے مختلف طریقوں پر کرتے ہیں

(۱) جب کسی مرطوب چیز کا پانی بذریعہ تشویہ حاصل کرنا ہو تو اس مرطوب چند کو کپڑوتی کر کے یا بغیر کپڑوتی کر کے بھو بھل میں دبا دیتے ہیں کچھ دیر کے بعد اس کا پانی نچوڑتے ہیں۔

(۲) بعض اوقات دوا کو کسی پھل یا بوٹی کے اندر ملا کر کے بھر دیتے ہیں اور بند کر دیتے ہیں یا پھل کے اندر رکھنے کے بعد نقدہ کو بھو بھل میں دبا دیا جاتا ہے یا آگہی اور تیل میں حل کر تشویہ کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ دوا کو جس پھل میں رکھ کر

تشویہ کرتے ہیں وہ دوا اس پھل کے اثر پانی یا رس کو اپنے اندر جذب کر لے چنانچہ سقونیا کو سیب کے اندر رکھ کر تشویہ کیا جاتا ہے۔ حاصل شدہ سقونیا مشونی کہلاتی ہے اس کے علاوہ بعض اوقات کشتہ جات کی تیاری میں بھی یہی عمل کرتے ہیں۔

(۳) تشویہ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ دوا کو کسی بونی کے پانی میں یا کسی دوسری چیز میں کھل کرنے کے بعد آتش شیشی یا بوتہ رکھ دیں بوتہ کا بند ہونا چاہئے اس ترکیب سے بھی دوا کا تشویہ اچھی طرح ہو جاتا ہے اور دوا کا پانی نہایت بہتر طریقے پر خشک ہو جاتا ہے۔

(۴) مذکورہ ترکیب کے علاوہ ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ دوا کو کسی بونی کے نقدہ میں رکھ کر گل حکمت کر کے اٹلوں کی آگ میں اتنی دیر رکھتے ہیں کہ بونی کے نقدہ کا پانی خشک ہو جائے لیکن آج اس قدر تیز نہ ہو کہ دوا کا نقدہ اور دوا جل جائے۔

(۵) اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ دوا کو معدہ نقدہ کے بوتہ میں رکھیں گل حکمت کر کے اس کو قول لیں اور اس وزن سے چند یا کم ویش جنگلی آپلے باریک کوٹ کر اور اس کے درمیان بوتہ رکھ کر ہوا سے محفوظ مقام پر آگ دیجائے۔

+ غسل (دھونا)

غسل کے معنی دھونے کے ہیں جس کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ دوا کی تیزی اور حدت کم ہو جائے یا غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے موٹے اجزاء تہہ نشین ہو جائیں اور باریک اجزاء پانی میں پھیل کر الگ کئے جائیں جو عمل تصویل سے ہوتا ہے۔

مدھمن (چرب کرنا)

کسی خشک دوا کو روغن دار کرنا روغن میں ملانا۔ اطریخل بناتے وقت بلبلہ جات سلف کو روغن بادام میں یا تھی میں چرب کرتے ہیں یا روغن کنجد ملا کر چھپے کی مدد سے چلاتے رہتے ہیں اس عمل سے ایک حد تک اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور مردہ کی خصوصیت کم ہو جاتی ہے قوام نرم ہو جاتا ہے۔

تخمیر و تعضین۔ خمیر پیدا کرنا، گلانا، سڑانا

سرکہ اور شراب دونوں عمل تخمیر و تعضین کے نتیجہ میں ہوتے ہیں یہ عمل ہلکے عضری استحالات ہیں جس کے نتیجہ میں اجزاء شکر یہ سرکہ یا شراب میں تبدیل ہو جاتے ہیں عضری استحالات کو استحالات کیماویہ بھی کہا جاتا ہے۔

اطفاء (بجھاؤ دینا)

کسی دھات کو آگ پر تیار کر کسی رقیق میں بھانے کا عمل ہے۔ ہندی میں یہی پٹ دینا کہلاتا ہے۔

دواسازی میں حرارت کی ضرورت

دواسازی کے مختلف اعمال کے سلسلہ میں ہلکی یا بھاری مختلف قسم کی حرارت (آگ) پہنچائی جاتی ہے اور آگ کے سلسلہ میں مختلف چیزیں جلائی جاتی ہیں مثلاً جوہر اڑانے کے سلسلہ میں سوئی جی والا چراغ، حمام سراہیہ اس مقصد سے جہری کی باریک کٹڑیوں کو جلا کر بھی کام لیتے ہیں اسی سلسلہ میں اسنود وغیرہ سے بھی کام لیا جاسکتا ہے جس میں ایک آسانی یہ ہوتی ہے کہ ایک عرصہ تک آگ ایک ہی رفتار میں قائم رہتی ہے۔

احراق و تکلیس میں عموماً تیز آگ کی ضرورت ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات جنگلی آپے منوں کی تعداد میں جلا دیے جاتے ہیں اور بعض چیزیں تھوڑی آگ میں کشت ہو جاتی ہیں جنگلی آپلوں کو خاص طور پر اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ ان کی آگ دیر تک رہتی ہے۔

اس طرح کبھی آگ کے لئے کٹڑی یا پتھر کے کوئلے بھی استعمال کئے جاتے ہیں کبھی کٹڑیاں ہی جلائی جاتی ہیں۔ کبھی تنور کی گرم راکھ سے ہی کام چل جاتا ہے مثلاً بعض پھلوں کو مٹھلا دیا۔

شریت مجنون اور عریقات کی تیاری میں چوبہا ایسے مقام پر ہونا چاہئے جہاں ہوا کے جھونکے نہ چپختے ہوں کیونکہ جھونکوں کی موجودگی میں یکساں آنچ نہیں رہتی کشت سازی میں جب زیادہ دیر تک آنچ کی ضرورت ہوتی ہے تو بکری یا بھیڑ کی جھنپیاں یا چاول کی بجوسی لکڑی کا براہہ چلایا جاتا ہے۔

بعض کشتوں کی تیاری میں کپڑے کی آگ بھی دیجاتی ہے اس صورت میں کپڑے کی دھبیاں کر کے دوا کے اوپر یکے بعد دیگرے پیٹ کر گولہ سا بنالیتے ہیں اور محفوظ الحواء مقام پر آگ چلائی جاتی ہے۔ جب تک گولہ بالکل سرد نہیں ہو جاتا اس وقت تک اس سے دوا نہیں نکالتے۔

دور جدید میں ہاٹ پلیٹ اور مفل فرنیس جو برقی رو سے چلنے والی کلیں میں کام میں لائی جاتی ہے گیس کے چولے برقی چولے بھی اسی طرح وقتاً فوقتاً کام میں لئے جاسکتے ہیں جس میں حرارت کی مقدار یکساں رہتی ہے ضرورت کے مطابق کم یا زیادہ حرارت ان سے حاصل کر سکتے ہیں اس میں حرارت بیانہ بھی ہوتا ہے۔ جس میں زیر و زگری سے لیکر اعلیٰ قسم کی حرارت کے مختلف مدارج ہوتے ہیں جس درجہ کی کم یا زیادہ حرارت کی ضرورت ہو۔ حرارت بیانہ پر جس درجہ میں مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اس سے فائدہ یہ ہے کہ دھواں کی گندگی سے دوا سازی کا مقام محفوظ رہتا ہے اور حفظان صحت کے اصولوں کے عین مطابق کوئی بھی دوا تیار کی جاسکتی ہے۔



آنچ کی مقدار اور اس کی نوعیت

خصوصاً کشتہ سازی کے سلسلہ میں حرارت میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ جس طرح ترکیب تحلیل ہو اور جو وزن بالکل اسی کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ البتہ تجربہ کار مشاق حضرات ضرورت کے مطابق اس میں کمی یا زیادتی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ اکثر ترکیبوں میں آگ دینے کے لئے آپلوں کا وزن لکھا ہوتا ہے مگر بعض مقامات پر آپلوں کے وزن کے بجائے بعض اصطلاحی نام بھی دیئے جاتے ہیں یہ آیوریدک اصطلاحات ہیں جن کو پٹ دینا کہا جاتا ہے۔

پٹ کا مفہوم

ہندی اصطلاح ہے عموماً تین معانی میں بولا جاتا ہے۔ موقعہ استعمال کے اعتبار سے اس کو آسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

(۱) جب کسی دوا کو کسی عرق یا پانی کھل کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ فدان دوا کو سات پٹ دیئے جائیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس دوا کو کھل میں ڈال کر عرق اس میں اس قدر ڈالیں کہ اس کی اونچائی دوا سے کم و بیش آدھا آنچ اوپر رہے یا ایک انگشت اوپر ہو اور اس قدر کھل کریں کہ اس میں ڈالا ہوا عرق خشک ہو جائے یہ ایک پٹ کہلائیگا۔ اسی طرح دوا بار تین بار سات بار کریں سات پٹ ہو جائیگا۔

(۲) کسی چیز مثلاً دھات وغیرہ کو گرم اور سرخ کر کے کسی سیال میں بھجانے کا عمل پٹ کہلاتا ہے مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ سونے کو تیل میں سات پٹ دیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سونے کو گرم اور سرخ کر کے تیل میں بھجائیں یہ ایک پٹ ہوا۔ اسی طرح سات بار گرم کریں اور بھجاؤ دیں جیسا کہ عمل اطباء میں ہوتا ہے فارسی میں اسی کو حمام بھی کہتے ہیں۔

(۳) اکثر و بیشتر آگ دینے کو پٹ کہا جاتا ہے مثلاً اگر کہا جائے کہ سر جان کو اور ک کے پانی میں کھرل کر کے دس گلو آپلوں کی آنچ دیں اسی طرح تین پٹ دیں اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہر بار اور ک کے پانی میں کھرل کر کے ہر بار دس گلو آپلوں کی آنچ دیجائے اگر تین بار یہ عمل کریں تو تین پٹ کہلائیں گے۔

مذکورہ تیسرے معنی کے اعتبار سے ذیل میں پٹ کی اقسام بیان کی جاتی ہیں جو عمل تکلیس میں مناسب رکھتی ہیں۔

آنچ یعنی پٹ کی مختلف اصطلاحیں

بارہ پٹ

اگر کسی کشت یا سوخت کی ترکیب میں بارہ پٹ آنچ دینے کی ہدایت کی گئی ہو تو اس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک ہاتھ کم و بیش ایک فٹ گہرا اور ایک ہی فٹ چوڑا گڑھا زمین میں کھود کر آگ دینا چاہیے۔ ہاتھ کی مقدار کہنی سے لے کر درمیانی انگلی تک شمار کی جاتی ہے۔

بالوپٹ

اگر مٹی کے گھڑے میں ریت یا بالو بھر کر درمیان میں دو ارکھنے کے بعد منہ بند کر کے گھڑے کے چاروں طرف آپلے یا کوکوں کی مقررہ آنچ دیں یہ بالوپٹ کہلائیں گے۔

بحر پٹ

تین ہاتھ لمبے تین ہاتھ چوڑے اور تین ہاتھ گہرے گڑھے کے ایک تہائی حصہ میں پہلے میکیاں پھر آپلے پھر لکڑی بچھا کر پھر دو اکا بوتہ جاکر رکھیں اسی کے اوپر لکڑی پھر آپلے پھر میٹھی بھریں پھر آگ دیں بعد سرد ہونے پر دو اکا بوتہ نکالیں یہ بحر پٹ فی آنچ کہلاتی ہے۔

بھانڈ پٹ

ایک گھڑے میں چاول کی بھوسی بھر کر درمیان میں دو ارکھ کر چوہے پر رکھیں

اور نیچے مقررہ وقت تک آگج جائیں۔

بھودھر پٹ

زمین کو ستم و بیش دو انگل کھود کر اس میں سپٹ رکھیں اس کے اوپر مقررہ وزن کے مطابق آپے رکھیں اور آگج دیجائے۔

سُٹ پٹ

کسی دھات کی ذبیہ میں دوار کھ کر ڈھکنے سے خوب مضبوطی کے ساتھ ڈھک دیں یا دیو پتوں یا دو کوزوں یا دو پیالوں کے درمیان جن کے لب ہموار ہوں دوار کھ کر پترونی کر کے محفوظ کر لیں اور آگج مقررہ مقدار ایلو کی دیں جب دوا کو پیالوں اور کوزوں میں بند کر کے آگج دیجاتی ہے تو ایسی صورت میں اس کا نام جو دیا گیا ہے۔

شراؤسمیٹ ہے اور سمیٹ کے طریقے کو پٹ جنتو بھی کہتے ہیں۔

سبتل پٹ

ایسی آگج سبتل پٹ کہلاتی ہے جب کہ الگ چھوٹے گڑھے میں ایک دو کلو وزن ایلوں کی آگج دیجائے۔

کیوت پٹ

ایک چھوٹا گڑھا زمین میں کھود کر جس میں پاؤ سیر ایلوں کی ضرورت ہے آگج دیجائے۔

لکٹ پٹ

ایک ایسے گڑھے میں دوار کھ کر آگج دیں جس میں دو تین کلو ایلے آئیں۔

کنھ پٹ

ایک گڑھے میں متعدد سوراخ کر کے اس کے اندر کوئٹے بھر دیں اور درمیان میں دوار کھ کر اس کا منہ بند کر کے آگج دیں۔ سرد ہونے پر دوا نکال لی جائے۔

گچیٹ

کشتہ جات کی ترکیب میں یہ لفظ اکثر آتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین میں ایک ایسا گڑھا کھودیں جو لمبائی چوڑائی اور گہرائی کے اعتبار سے ڈیرہ ہاتھ ہو یعنی ڈیرہ ہاتھ مکعب ہو۔ اس میں جنگلی ایلے بھر کر درمیان میں کشتہ بنانے والی دوا رکھیں اور اوپر کے حصے میں آگ لگائیں بعض لوگوں نے گڑھے کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی ایک مکعب گز تک بتائی ہے۔

گوہر پٹ

ایک سیر ایلوں کے چورے یا چادل کی بھوسی ایسا گڑھا جس میں اس دوا کو رکھ کر آج دیں

لاؤک پٹ

سمٹ میں رکھی ہو ادا کو نیچے رکھ کر اس کے اوپر کوئلے چادلوں کی بھوسی یا ایلوں کا چورہ رکھیں اور آگ دیں۔

لکھ پٹ

لکھ پٹ کا ہی دوسرا نام ہے۔

مرد بھانڈ پٹ

ایک گھڑے میں منی بھر کر اس کے درمیان دوا رکھ کر منہ بند کر کے چولہے پر رکھیں اور اس کے نیچے مقررہ وقت تک آگ جلائیں

مہا بجر پٹ

کہار کے آدے کی مانند دس بارہ من ایلوں کی آج دینے کو کہتے ہیں۔

مہا پٹ

اس کے لئے ایک مکعب گز زمین پر گڑھا کھودیں اور لوہے کی آج درمیان میں

دوار کھ کر دیجائے۔

مذکورہ امور و قوانین کو ایک تاریخی حیثیت ضرور حاصل ہے لیکن یہ تمام مفنگو ریسرچ و تحقیق کی محتاج ہے سائنسک اور ترقی یافتہ دور میں برقی رو برقی چوڑے برقی بھیاں گیس وغیرہ ایسی چیزیں بھی جن سے نہایت صاف سترے انداز میں حفظان صحت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے قلیل مدت میں کثیر کام لیا جاسکتا ہے۔ لیکن تحقیقات کی روشنی میں جو حرارت کی مقدار کی نوعیت دی گئی ہے اس کی مقدار کم و بیش کا اندازہ حرارت پیاء کی مدد سے کرنے کے بعد زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حرارت کی مقدار کا معیار قائم کیا جائے۔ تو ای ادویہ شربت معاجین خمیر جات عرقیات اور عصارہ وغیرہ سے تو برقی رو کے ذریعہ حرارت پیدا کر کام لیا جانے لگا ہے اب اُپلے ٹیکنیوں کی ضرورت نہیں ہے۔

ضرورت ہے تو صرف عمل تکلیس کی صورت میں ہے اس سلسلے میں بھی کچھ کام ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی کامیابی کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بعض سائنسٹ کو کیمیادی تجزیہ کے بعد ابھی اس میں شکوک و شبہات ہیں۔

مطل فر نہیں نور کے قائم مقام ہے لیکن حرارت کی کمی بیشی کا ایک معیار قائم کرنا ریسرچ و تحقیق کا محتاج ہے۔ اگرچہ اس میں حرارت پیاء ہے۔ اور زیر کی گرمی سے لیکر زیادہ سے زیادہ حرارت لی جاسکتی ہے۔ لیکن دس سیر اُپلوں کی آج کسی درجہ حرارت کی ہوتی ہے اور کتنی دیر تک اس حرارت پر قائم رکھا جائے ریسرچ و تحقیق کی محتاج ہے۔



گل حکمت طین الحکمت کپڑوتی

اس کا تعلق صرف کشتہ سازی سے ہی نہیں دوا سازی کے دیگر امور میں بھی اس کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لیکن کشتہ سازی میں مثلاً بوتہ وغیرہ کو محفوظ الحرارة کرنے کے سلسلہ میں اس کی ہر موڑ پر ضرورت ہوتی ہے۔

گل حکمت

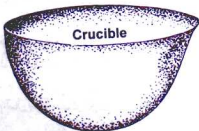
اس سے مراد ہے کہ گھیلی مٹی میں روئی ملا کر ہاون دستہ سے خوب کو نہیں جب روئی اور مٹی خوب اچھی طرح مل جائے تو اس کو آنخورو یا آتش شیشی پر لگا کر مضبوطی سے محفوظ الھوا کر دیا جاتا ہے تاکہ دوا کے بخارات باہر نہ نکل سکیں اور شیشہ یا مٹی کا برتن نوٹنے سے محفوظ رہے۔ تیار شدہ مٹی چکنی ہوتی ہے مقام اتصال کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ کر چپکار ہتی ہے۔

کپڑوتی

کپڑوتی سے مراد ہے گھیلی مٹی روئی اور کپڑا خوب اچھی طرح تھیز لیں اور مقام اتصال پر پاشٹے کے اور مٹی کے برتن کے چاروں جانب خوب اچھی طرح لپیٹ دیں اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ شیشہ یا مٹی کا برتن نوٹنے اور چٹختنے سے محفوظ رہتا ہے۔ گل حکمت اور کپڑوتی ضرورت کے مطابق الگ لیکن اصطلاح کے اعتبار سے ایک ہے۔ کبھی معمولی مٹی کے بجائے چکنی مٹی کا بھی اس سلسلہ میں استعمال ہوتا ہے یہ زیادہ مضبوطی کے ساتھ مقام اتصال کو اپنی گرفت میں لیتی ہے۔

ادویہ کا کوٹنا پینا اور چھانا

ادویہ کو کوٹنے پینے اور چھانے سے قبل مدارج کے اعتبار سے مناسب حرارت پر اجزاء لطیفہ اور روغن فراری کا غیل رکھتے ہوئے بعض دواؤں کو طہارت آفتاب سے بعض



Chine Cley

اودیہ کو مصنوعی حرارت کے ذریعہ خشک کر لینے کے بعد آسانی کے ساتھ سفوف کیا جاسکتا ہے۔ بعض اودیہ میں اجزاء لطیفہ اس قدر کمزور ہوتے ہیں کہ سورج کی گرمی کو بھی برداشت نہیں کر سکتے ایسی اودیہ سایہ دار جگہ میں خشک کجاتی ہیں دور جدید میں برقی رو سے چلنے والی ایک مشین ہے۔ جس کو اودن (Oven) کہتے ہیں اس میں حرارت پیمانہ ہوتا ہے موسم برسات میں خاص طور پر جب کہ اودیہ کا خشک کرنا دشوار ہوتا ہے۔ مذکورہ برقی مشین سے بھی کام لے سکتے ہیں جس میں ڈیزل ڈگری درجہ حرارت اور فضائی حرارت سے لیکر تیز حرارت تک ہوتی ہے جس کو لگے ہوئے حرارت پیمانہ کی مدد سے ضرورت کے مطابق اودیہ کو اس کے اندر رکھ کر خشک کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد کسی ایسے نسخہ کی دوائیں جیسی ہوں جو اعمال دوا سازی کے اعتبار سے مختلف نوعیت رکھتی ہیں۔ تو ان مختلف اودیہ کو مختلف گرمیوں میں تقسیم کریں اور ہر گرمی کو الگ الگ کوٹیں پیسیں مثلاً اگر کسی نسخہ میں مغز قحط کدو، مغز قحط تربوز، مغز قحط خیارین، جیسے چند مغزیات ہوں۔ چند جواہرات و تجربات ہوں مثلاً زعفران، عنبر جیسی خوشبو دار اودیہ ہوں مختلف اقسام کے خشک گوشت معجون، جو چمک اور چمک رکھتی ہوں اصل السوس بنج بادیاں جیسی لکڑیاں اور سخت چیزیں ہوں تو ان اقسام کو مختلف گرمیوں میں تقسیم کر کے کوٹنا پینا شروع کریں اس طرح کوٹنے پینے سے آسانی کے ساتھ تمام اودیہ کا سفوف ہو جاتا ہے۔

سخت اور خشک اودیہ

ہاون دست میں ڈال کر آہستہ آہستہ کوئی جائیں تاکہ کوٹنے کے زور سے ہاون دست کے باہر نہ نکل سکیں جب حسب ضرورت باریک ہو جائیں تو چھلنی سے چھائیں اور جو پھوک چھاننے کے بعد باقی رہے اس کو دوبارہ ہاون دست پر کوٹیں۔ اور اگر پھر بھی پھوک باقی رہ جائے اور کسی مقدار کی وجہ سے ہاون دست سے کٹ نہ سکے تو اس کو ہرگز نہ پھینکیں کیونکہ وہ نسخہ کا جز ہے بلکہ اس کو کھرل یا سل بن میں خوب باریک چیں لیں، جب اقراس بنانے کے لئے جو دوائیں کوئی اور چھانی جاتی ہیں وہ نہایت باریک ہونی چاہئے۔ اور ان کو باریک کپڑے سے چھائیں کیونکہ جس قدر باریک سفوف ہو گا اسی قدر حبوب و اقراس کی بلبلیک اچھی ہوگی۔ اور حبوب و اقراس بنانے میں آسانی ہوگی۔ بلیہ

جات اگر کتنے والی ادویہ میں شامل ہوں تو ان کو عظیمہ و عظیمہ کوٹ چھان کر حسب ہدایت جیسے نسخہ میں جو روغن شامل ہو اس میں چب کر لیا جائے جیسے اطریفلات کی تیاری میں روغن بادام یا گائے کے تھی میں چب کرتے ہیں۔

بعض ادویہ کو کوٹ کر نہایت باریک چھلٹی میں چھاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بعض سفوف درودرور کھنے کیلئے موٹے تاروں کی چھلٹی سے سفوف کا چھان لینا کافی ہوتا ہے۔

مخصوص ادویہ کا سفوف

آرد خرما

چھوہاروں کو کوٹنا اور اس کو آٹا بنانا اس کے اندر پائے جانے والے لیسیدار رس کی وجہ سے دشوار ہے کیونکہ اس کے اندر ایک شیریں رطوبت بھی کم و بیش ہوا کرتی ہے خصوصاً موسم برسات میں۔ اس کو سفوف کی شکل میں بدلنے کی صورت یہ ہے کہ چھوہارے کی خشکی نکال کر کڑا ہی میں ڈال کر یا برقی رو سے پٹنے والے ہاٹ پلیٹ میں رکھ کر یہاں تک خشک کیا جائے کہ وہ کھنے کے قابل ہو جائے اگر موسم گرما ہو تو تیز دھوپ میں بھی خشک کیا جاسکتا ہے اس کے بعد کوٹ کر باریک سفوف تیار کر لیں۔

اشق مقل اور رسوت کا سفوف

اشق مقل یعنی گوگل اور رسوت جیسی چکنے والی اشیاء از قسم گوئہ سفوف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ توے یا کڑائی میں رکھ کر نرم آٹچ پر پہلے خشک کریں اور سوکھ جانے پر چیں لیں۔

افیون کا سفوف

افیون کی ترکیب خاص سے تحصیل کرنے کے بعد سفوف کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس کے اندر بھی رطوبت ہوتی ہے۔

مصطلحی رومی کا سفوف

مصطکی کو خنڈے کھرل میں ڈال کر نہایت جگے ہاتھ سے پیمنا چاہئے ورنہ کھرل کی رگڑ سے پیدا ہونے والی گرمی سے مصطکی نرم ہو کر کھرل اور دستہ میں چپک جائیگی ایسی صورت میں اس کا سفوف ہونا دشوار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مصطکی کو تنہا ہی پیمنا چاہئے کھرل میں پیتے وقت دیگر اودیہ کے ہمراہ ملانا نہیں چاہئے۔

مغزیات کا سفوف

جہاں تک ممکن ہو ہاون دستہ میں کوٹ کر باریک کریں ان کے چھاننے کی ضرورت نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ مغزیات کو سل بنے میں پیسا جائے۔

کچلے کا براہہ کرنا

کچلہ بھی سخت دوا کو اودیہ میں شامل کرنے کے لئے کونٹے سے پہلے براہہ کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہاون دستہ میں کوٹ کر باریک سفوف کرتے ہیں اکثر و بیشتر اس کا براہہ ہی شامل کرتے ہیں اس کے علاوہ پانی میں ہفتہ دس دن کچلے کو بھگو تے ہیں تاکہ وہ نرم ہو جائے۔ اسی حالت میں اس کو اس قدر کونٹے ہیں کہ وہ باریک ہو جائے۔

تخم املی کا سفوف

پہلے تخم املی کو بھاز میں بھنوائیں اور چھلکا دور کر کے اسکا مغز علیحدہ کر لیں اس کے بعد ہاون دستہ میں کوٹ کر اس کا سفوف کریں یا تخم املی کو چند روز پانی میں بھگو دیں یا نرم زمین میں دفن کر دیں جب وہ پھول جائے تو چھلکا دور کر کے نرم حالت میں کوٹ کر سفوف کر لیں۔ اگر مغز خشک ہوں اور بڑے ہوں تو سوبان یا رتی کی مدد سے ان کا براہہ کر کے باریک سفوف کر سکتے ہیں۔

آبریشم سفوف

آبریشم ایک نرم اور چکنی چیز ہونے کی وجہ سے اس کا سفوف دشوار ہے اس کو سفوف کرنے کے لئے پہلے قیشی سے کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے گرم تیل پر استقدر برپاں کریں کہ وہ جلتے تپائے صرف اس میں نرمی دور ہو کر سختی پیدا ہو جائے اس کے بعد سفوف کر لیں۔

کھل کے اقسام اور دواؤں کا کھل کرنا

سنگ مرمر، سنگ سیاہ، سنگ موئی، سنگ خارا اور سنگ ساق ان سب پتھروں کی کھلیں بنتی ہیں۔ کبھی ان کے علاوہ محض سادہ پتھروں کی کھلیں بھی دستیاب ہوتی ہیں۔ ان میں سنگ ساق کی کھل سب سے زیادہ سخت اور کم گھسنے والی ہوتی ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ دواء میں پتھر کے اجزاء شامل ہونے سے بچے رہتے ہیں۔ یہ کھل بیش قیمت ہوتی ہے۔ عموماً جواہرات اور جھریات کے سنوف سنگ ساق کی کھل سے کئے جاتے ہیں اس سے سخت اور کم گھسنے والی پتھر کی کھل سنگ خارا کی ہے سنگ مرمر اور سنگ موئی نرم پتھر میں ہیں جس میں جھریات و جواہرات نہیں پیسے جاتے کہ ان کا پتھر رگڑ کر سنوف میں شامل ہو جاتا ہے اور بلاوجہ سنوف کے وزن کو بڑھا دیتا ہے۔

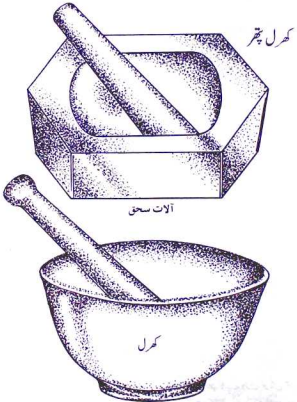
چینی کی دلائی کھل بھی کافی سخت ہوتی ہے مگر جھریات و جواہرات اس سے بھی باریک سنوف نہیں ہو سکتے بعض اوقات معمولی چیزوں کو کھل کرنے کے لئے شیشے کی کھل بھی مستعمل ہے ان میں محض سنگ منہر زعفران جیسی نرم چیزیں محلول اور ملائی جاتی ہیں۔ جن سے ایک اچھا آمیزہ تیار ہو جاتا ہے۔

کھل کرنا

کھل کرنے کی دو صورتیں ہیں اول خشک کھل دوم تر کھل جس میں دوا کے ساتھ کوئی عرق یا کسی بوئی کارس یا دیگر سیال شامل کر کے باریک سنوف تیار کرتے ہیں کبھی باریک کھل کرنے کو حل کرنا بھی کہتے ہیں اور کھل کی بوئی چیز محلول کہلاتی ہے۔ سخت ادویہ کے کھل کرنے کے لئے کھل ایسے پتھر کی بوئی چاہئے جو کم سے کم گھسنے والی ہو سنگ ساق اور اس کے بعد سنگ خارا۔

جب دوا کو کسی بوئی کے رس میں کھل کرنا ہو تو بہتر ہے اس کو پھاڑ کر آپ

مردق میں کھرل کریں لیکن بعض اوقات ایسے بھی یونیوں کارس حاصل کر کے اس میں
داوؤں کو کھرل کرتے اور سنوف بناتے ہیں۔



آلات سحق

جب کسی دوا کو اس کی مقدار سے کئی گنا عرق یا پوئی کے رس میں کھرل کرنا ہو
تو اول اس قدر عرق ڈالیں کہ پوئی تر ہو جائے اور جب کھرل کے بعد عرق یا رس خشک

ہونے لگے تو مزید عرق یا رس ڈال کر کھرل کریں اور اس وقت تک اسی طرح کھرل کڑتے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ تمام ادویہ کو علیحدہ علیحدہ کھرل کیا جائے اس کے بعد تمام ادویہ کی آمیزش باہم سنوف ملا کر کھرل کریں تاکہ تمام سنوف یک ذات ہو جائے۔

اگر کسی دوا کو انڈے کی زردی میں کھرل کرنا ہو تو زردی کو چھان لینا چاہئے تاکہ وہ جھلی جو زردی میں ملخوف ہوتی ہے جدا ہو سکے۔

جواہرات و حجریات

یا قوت زمرہ حقیق ہیرا۔ لعل، یشب مرداریہ صدف و مرجان جیسے جواہرات و حجریات کو سنگ سماق کی کھرل میں بہت ہی باریک کر کے سرکہ کے مانند سنوف تیار کریں۔ ایسے جواہرات و حجریات کو خشک کھرل کرنے کے بجائے عرق کیوڑا عرق گلاب عرق سنوف عرق بید مشک کے ہمراہ کھرل کر کے سنوف بنائیں کھرل کرتے وقت اول مقدار عرق استودر ڈالیں کہ وہ خوب تر ہو جائے پھر اگر خشک ہونے اور عرق جذب کرنے کے بعد بھی باریک سنوف نہ ہو تو دوبارہ سے بارہ متعدد بار اسی مقدار میں عرق اس قدر ڈالیں کہ وہ خوب تر ہو جائے پھر اگر خشک ہونے اور عرق جذب کرنے کے بعد بھی باریک سنوف نہ ہو تو دوبارہ سے بارہ متعدد بار اسی مقدار میں عرق ڈال کر کھرل کرتے ہیں غرضیکہ باریک کھرل چاہے اگر احتیاط کے طور پر جواہرات کے تیار شدہ سنوف کو ریشمی کپڑے سے چھان لیں تو اور بھی باریک سنوف ہو جائیگا باریک ترین سنوف قابل انجذاب ہوتا ہے اس سے بھر پور فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

کھرل سنگ سماق کی خصوصیت

یہ بیش قیمت اور سخت پتھر ہوتا ہے حجریات یا جواہرات کا پہلے وزن کر لیں پھر کھرل کریں اور حاصل شدہ سنوف کا وزن کریں سنگ سماق میں کھرل کیا ہوا سنوف اپنے اصلی وزن کے ساتھ قائم رہے گا جب کہ دیگر پتھروں کی کھرل میں حجریات کے سنوف کرنے سے اس پتھر کی کھرل کے اجزاء ٹھس کر سنوف کے وزن کو بڑھا دیتے ہیں۔

سنگ ساق کی کھل بہت مضبوط ہوتی ہے اور پتھر یا کسی سخت چیز سے اگر اس کو بھایا جائے تو لوہے جیسی ٹن ٹن کی آواز سنائی دیتی ہے۔

سنگ سرمہ کا سفوف

سرمہ خولہ سیاہ ہو یا سفید اس وقت تک کھل کرتے رہیں کہ اس کے باریک ذرات کی چمک بالکل مفقود ہو جائے اور انگلی سے جلتے پر قطعاً کرکراہٹ محسوس نہ ہو اسی طرح باریک کر لینا چاہئے خولہ وہ خشک اودھ ہوں یا تر کیونکہ آنکھوں کی حس باریک ذرات کی بھی متحمل نہیں ہوتی۔

مشک عنبر زعفران جند بید ستر

ایسی اودھ مشومہ کو کسی مناسب عرق میں کھل کر کے مہجون اور خیرہ میں شامل کرتے ہیں زعفران کو اگر کسی خشک مرکب میں شامل کرنا ہے تو اس کو خشک باریک کھل کر کے شامل کرتے ہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ باریک شدہ زعفران میں دیگر باریک شدہ خشک اودھ شامل کر کے خوب کھل کریں تاکہ اسکی آمیزش بخوبی ہو سکے کسی مہجون و خیرہ میں زعفران شامل کرنے کے لئے۔ بید مشک، عرق گلاب، عرق کیوڑا میں ہی کھل کر کے شامل کریں۔

مصطکی رومی

مصطکی رومی کو بھی خنڈے کھل میں ہلکے ہاتھ سے ایسے ہی کھل کر کے سفوف کریں جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے خولہ اس کو کسی خشک مرکب میں شامل کرنا ہو یا تر مرکب میں۔

ابرک مخلوب

ابرک مخلوب قینچی سے کٹے ہوئے باریک ابرک نگرہ ندہ کھاں کے عرق میں خوب کھل کریں پھر پانی سے دھو کر صاف کریں یا مولیٰ کے اندر بھر کر اس کو ذات لگا کر

زمین میں دفن کر دیں اور چوتھے روز نکال کر کھل کریں۔

سفوف

سفوف بنانے کے لئے دو تمام احکام زیرِ نظر رہنے چاہئے جو کہ کوٹھے پینے اور کھل کرنے چھاننے کے ذیل میں تیار کئے جا چکے ہیں باقی چند متفرق احکام درج ذیل ہیں۔

(۱) اگر سفوف کی ترکیب میں جو اہرات حجریات ہوں تو ان کو علیحدہ کھل کر کے باقی ادویہ کو ساتھ ملا کر دوبارہ کھل کریں۔

(۲) اگر سفوف میں مغزیات شامل ہوں تو ان کو علیحدہ بارک چر، کر دیگر ادویہ سفوف کے ساتھ ملائیں۔

(۳) اگر سفوف کی ترکیب میں زعفران اور کافور بھی خوشبودار اور لطیف چیزیں ہوں۔ تو پہلے باقی دواؤں کا سفوف کر لیں بعدہ زعفران کافور ملا کر اس قدر کھل کریں کہ وہ باریک ہو کر دیگر اجزاء کے ساتھ بخوبی مخلوط ہو سکے۔

(۴) اگر سفوف کے اندر نوشادر اور شورہ وغیرہ بھی جذبِ رطوبات چیزیں ہوں جن کے موسمِ برسات میں نم ہو کر خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے سفوف کو شیشی وغیرہ میں ڈال کر چونے کی پوٹلی ایک دھماکے کے ذریعہ ذات سے باندا کر اندر شیشے کے لٹکاریں تاکہ چونہ ہوا کی نمی کو جذب کر جا رہے اس ترکیب سے سفوف نم نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں اگر ایسا سفوف اپنے ظرف میں اچھی طرح سے ایمرانت ذات کے ذریعہ بند کر دیا جائے تو اس کے نم ہونے کا کوئی امکان نہیں اس میں اگر نمی آتی ہے وہ بیرونی ہوا کی نمی ہوتی ہے جس کا داخلہ بند ہونے کے بعد سفوف نمی سے محفوظ رہیگا۔

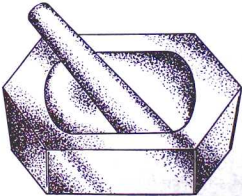
امراضِ معدہ کے سفوف

قیاس ہے کہ امراضِ معدہ کے سفوف در درے ہونا چاہئے تاکہ در درہ سفوف

معدے میں رک کر جسم غریب کا کام کرتے ہوئے رطوبات معدی کے افرازات کو بڑھادے جو خدا کے ہضم و جذب میں معاون ہوتی ہیں لیکن یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

سفوف کی تیاری کے دیگر برقی آلات

ان میں گرائنڈرس، مختلف قسم کے موئے یا ہارک سفوف کرنے کے لئے آج کل دستیاب ہیں برقی رو سے چلنے والی پچلی سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ بعض مشینیں برقی رو سے چلنے والی ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے اندر کٹنگ اور سلائنگ دونوں اعمال ہو سکتے ہیں مختلف قسم کے مکسر جو سر بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں۔



آلات سحق

خاص چیزوں کی تصویل و غسل

ذیل میں غسل و تصویل بعض مخصوص چیزوں پر بیان کیا جاتا ہے۔

غسل حجرات

حجرات کے منقول کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں پہلے خوب باریک سنوف کر لیا جائے اس کے بعد اس سنوف کو پانی میں گھول دیں ایسا کرنے سے نہایت باریک اجزاء پانی میں گھل جاتے ہیں اور موٹے اجزاء پانی کی تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں اس کے بعد اس پانی کو تصویل کے عمل سے نختار لیا جاتا ہے۔ پانی کے ہمراہ اس سنوف کے باریک اجزاء دوسرے برتن میں آجاتے ہیں جو اپنے نقل کی وجہ سے نخرے ہوئے چھنے ہوئے پانی میں تہہ نشین ہو جاتے ہیں پانی کو جدا کرنے کے بعد راسب کو جمع کر لیا جاتا ہے جو موٹے اور در درے اجزاء اول تو پانی کی تہہ میں جمع ہو گئے ہوں انہیں دوبارہ کھل کی مدد سے باریک سنوف کریں اور مذکورہ طریقہ پر پانی میں ڈالیں اور نختاریں نخرے ہوئے پانی کو کچھ دیر کے لئے رکھ چھوڑیں اور پھر نختار کر باریک سنوف حاصل کر لیں۔ اس طرح بار بار کرنے سے تمام در درہ سنوف باریک ہو جاتا ہے۔ زمر و شاونج حجرار منی حقیقی لاجور و توتیا اسی ترکیب سے دھوئے اور عمل تصویل کے بعد باریک سنوف کئے جاتے ہیں جس سے فائدہ یہ ہے کہ دوا کی حدت اور تیزی بھی کم ہو جاتی ہے اور باریک ترین سنوف بھی ہو جاتا ہے۔

چونہ منقول

چونہ کو بہت سے پانی میں اچھی طرح گھول دیں اور جو کچھ سنگھر پتھر وغیرہ پانی میں تہہ نشین ہو جائیں ان کو دور کر دیا جائے اور باقی کو جو پانی میں ملا جلا ہے۔ آرام و سکون سے چھوڑ دیں ایسی صورت میں صاف شدہ چونہ تہہ میں بیٹھ جائیگا اور پانی اوپر آجائیگا۔ اس پانی کو آہستہ سے نختار کر گرا دیں اور پھر دوسرا پانی ڈال کر اسی طرح گھولیں چھٹ کو دور



ہاون دستہ



کھول چینی

کبریت مغسول

کبریت مدد کوئی کہتے ہیں اس کا طریقہ تدبیر اودیہ کے ذیل میں بیان کیا جائیگا
دیکھو تدبیر اودیہ گندھک مدد۔

غسل روغنات

روغن زرد مغسول

گھی کو مغسول کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو پانی میں ڈال کر انگلیوں سے خوب
ملائیں اور پھینٹیں اسکے بعد گھی کو الگ کر لیں اور پانی کو پھینک دیں۔ اس طرح دو تین بار
اکیس بار بعض اوقات ایک سو ایک بار کرنے کی ہدایت ہوتی ہے غرضیکہ نسخہ کی ترکیب میں
جتنے بار ہدایت کی گئی ہو۔ دیگر روغنوں کو بھی اس طرح دھوتے ہیں۔

موم اور زفت رومی مغسول

موم اور زفت جیسی چیزوں کو دھونے کے لئے آگ پر پہلے انکو بکھلا لیتے ہیں
اور چند مرتبہ صاف اور نیم گرم پانی میں گرائیں تاکہ ان کی غیر مخل کدورتیں تہہ نشین
ہو جائیں اور جو کچھ پانی کے اوپر ہو اس کو اُبار کر رکھیں۔

غسل شرج

نکوں اور سرسوں یعنی سرشف کے تیل کو نمک کے پانی میں خوب اچھی طرح
پھینٹیں، نرم آنچ پر جوش دیں اس کے بعد نمک کا پانی نکال کر بہت صاف پانی ڈال کر
جوش دیں پھر اس پانی کو علیحدہ کریں اور تیل کو جدا کر لیں۔



هاون دست



کمرل چینی

ترویق کے باقی احکام

ہزیوں کی ترویق

ہزیوں کا ہز عرق جو نچو ذکر حاصل کیا جاتا ہے جب آگ پر اس کو رکھتے ہیں تو یہ پھٹ جاتا ہے اس کے بعد کپڑے سے چھان کر اس کا ہز چھوک اس سے دور کر دیتے ہیں جس سے صاف ہلکے زرد یا سرخ رنگ کا پانی علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اسی کو آب مروق کہتے ہیں۔

آب برگ کا سنی ہز آب برگ، عنب ثعلب، آب برگ ترب، آب برگ شلجم ہز، آب برگ چقدر ہز اسی ترکیب سے حاصل کرتے ہیں۔ مروق کرنے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ ان پتوں کا پانی داخلی طور پر استعمال کریں۔

مکوء اور کا سنی کے مروق شدہ پانی کو مجموعی طور پر مروقین کہتے ہیں۔ ان کے لئے ہدایت ہوتی ہے کہ تینوں کو بغیر پانی میں دھوئے کچل کر رس نکالیں اور پھر پھاڑ کر چھان کر کام میں لائیں۔ اس کی وجہ اہلباء کے نزدیک پتوں کی بالائی سطح پر اجزاء محلولہ لطیفہ ہوتے ہیں جو دھونے سے زائل ہو جاتے ہیں جدید سائنس کی روشنی میں فضائی نمک جو ہوا میں ہوتا ہے ایسے روئیں دار پتوں کی بالائی سطح پر جمع ہو جاتا ہے۔ دھونے سے یہ نمک ختم ہو جاتا ہے جس میں قوت مدہ محلولہ زیادہ ہوتی ہے۔

جر علقی

یہ بھی ترویق کا ایک طریقہ ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک پیالہ میں سیال دوا رکھ کر اس کو قدرے ترچھا کر کے رکھیں اسی کے قدرے نیچے ایک دوسرا پیالہ رکھیں اور روئی کی موٹی جی علقہ بنا کر پانی میں بھگو کر اس کا ایک سرادوا کے پیالہ میں اور دوسرا سرا خالی پیالے کی جانب لٹا کر رکھیں تمام صاف پانی جی کے ذریعہ خالی پیالے میں چلا جاتا ہے اس کا نام جر علقی اسوجہ سے رکھا گیا کہ جر کے معنی کھینچنے یا کشید کے ہیں اور علقہ جو کہ کہتے ہیں یہاں روئی کی موٹی جی کا نام جو تک سے مشابہت کی وجہ سے علقہ رکھا گیا۔ جس کے

ذریعہ سے ایک پیالہ کا صاف پانی کھجھر دوسرے پیالہ میں آجاتا ہے۔

دور جدید میں اسی مقصد کے لئے یہ کوپر کولیٹرس استعمال کئے جاتے ہیں جس کی دو قسمیں ہیں۔ ہاٹ پر کولیٹر اور کولڈ پر کولیٹر اس آلہ کی مدد سے با آسانی جو شانہ یا خسیانہ کی کثافتیں دور کی جاسکتی ہے کیونکہ تین مارج میں اس کی زیر تن نگلی میں باریک تاروں والی چھلیاں لگی ہوتی ہیں۔ مزید فلٹر پیپر بھی لگا دیتے ہیں جس سے کثافتیں برتن کے اندر رہ جاتی ہیں اور اجزاء لطیف چھن باہر آجاتے ہیں۔

تصفیہ۔ اور چند مخصوص ادویہ کا مصفی کرنا

ادویہ کو مصفی یا منقی کرنا، تصفیہ کے معنی جس طرح چھاننے کے ہیں اسی طرح اس کے معنی صاف کرنے کے ہیں جب کوئی دوا فاسد اجزاء اور آمیزش سے پاک و صاف ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں اس کو مصفی کہتے ہیں مثلاً سلابیت مصفی سیماں مصفی و غیرہ۔ مختلف دواؤں کے صاف کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ مثلاً بعض ادویہ چھاننے سے بعض جو ش دینے سے بعض غسل و تصویہ سے بعض بجھاؤ دینے سے کثافتوں اور فاضل غیر ضروری اجزاء سے صاف ہو جاتی ہیں ذیل میں چند ادویہ کے صاف کرنے کا مخصوص طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

پارہ مصفی

پارہ کو مصفی کرنے کی ترکیبیں مختلف ہیں ان میں سے ایک ترکیب یہ ہے۔

بید انجیر یعنی ارٹھ کے چوں کا پانی لیکر کسی گہرے کھل میں پارہ ڈال کر اس قدر رگزیں کر پارہ کا میل اور اس کی سیاہی دور ہو جائے پھر یہ پانی نکال کر کھو کے چوں کا پانی ڈال کر کھل کریں پھر یہ پانی نکال کر پارہ کو پانی سے صاف کر لیں۔

کبھی تر پھلا یعنی بڑ بھڑا آلہ کے آب جو شانہ میں پارہ کو رات بھر تر رکھنے کے بعد اس میں پارہ اس قدر کھل کریں کہ یہ صاف ہو جائے۔

ترکیب دیگر

پارہ کو دیز کپڑے سے چالیس بار چھائیں پھر اس کو سہ چند سر کے برابر کڑھائی میں آگ پر رکھیں پارہ کی سیاہی اس میں آجائگی۔ پھر پرانی اینٹ کے برادہ میں ایک روز کھل کریں بعد ازاں گھیکوار کے لعاب میں اور مغز املتاس کے جو شانڈے میں دو روز کھل کر کے کپڑے سے چھان لیں پارہ نہایت عمدہ صاف ہو جائیگا۔

ترکیب دیگر

پارہ کو پرانی اینٹ کے چورہ میں چار پہر کھل کریں اور پانی سے دھو کر پارہ علیحدہ کر لیں۔ دوسرے روز پھر اینٹ کا تازہ چورہ ڈال کر کھل کریں اس طرح جس قدر زیادہ کھل کریں گے اسی قدر پارہ زیادہ صاف ہوگا۔

ترکیب دیگر

بعض لوگ پارہ کو اس طرح صاف کرتے ہیں کہ یا تو سیر پارہ آدھ سیر پانی کے ساتھ کسی ہانڈی میں ہلکی آنچ پر جوش دیتے ہیں جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اسی قدر پانی اور بھی ڈالتے رہتے ہیں حتیٰ کہ پارہ کی سیاہی پانی میں آجاتی ہے۔ اور پارہ مصفیٰ ہو جاتا ہے۔

سلاجیت (ست سلاجیت) :- اس کو صاف کرنے کی دو ترکیبیں خاص ہیں۔
اول :- یہ کہ سلاجیت کو خالص پانی میں یا آب تر محلہ میں گھول کر چھان لیتے ہیں۔ اور چند گھنٹے تک رکھ چھوڑتے ہیں تاکہ چھلکت تہہ نشیں ہو جائے پانی نھرا ہوا لیکر آگ پر لگاتے ہیں یہاں تک کہ غلیظ ہو جائے اس کو خشک کر کے کام میں لائیں۔ یہ ست سلاجیت آتش کہلاتا ہے۔

دوسری ترکیب یہ ہے :- کہ سلاجیت کو پانی یا آب تر محلہ میں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ گھول کر مٹی کے گورے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں تاکہ اس کے اندر غلظت پیدا ہو جائے بعد ازاں کسی چمچ وغیرہ سے غلیظ شدہ حصہ اوپر سے اتار لیں اور مٹی کے دوسرے گورے برتن میں رکھ کر ہار یک کپڑے سے ڈھانک دیں تاکہ گرد و غبار سے محفوظ

رہے جب وہ خشک ہو جائے تو کام میں لائیں اس طرح پہلے برتن کے باقی کے حصے کو اوپر سے غلیظ شدہ حصہ علیحدہ کر کے کورے برتن میں ڈال کر خشک کر لیں دو چار مرتبہ اسی طرح کرنے سے صاف سلاجیت علیحدہ ہو کر باقی تلچھٹ رہ جائیگا۔ اس کو ست سلاجیت آفتابی کہتے ہیں۔

بہر وزہ مصفی

ست بہر وزہ اس کے مصفی کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک دبیچی میں پانی بھر کے اس کے منہ میں کپڑا باندھ کر کپڑے پر بہر وزہ رکھیں اور ذبیچی کے نیچے آگ جلا لیں بخارات کی گرمی سے بہر وزہ پگھل کر پانی میں چلا جائیگا اور خس و خاشاک کپڑے پر رہ جائیں گے اگر چاہیں تو ایک سے زیادہ مرتبہ اسی طرح کریں پھر بہر وزہ کو پانی سے نکال کر خشک کر لیں۔

شگرف مصفی

شگرف کو چار پہریا اس سے کم و بیش آب لیوں میں کھرل کریں صاف ہو جائیگا۔

شہد مصفی

شہد کو جوش دیا جائے اور جو کف اس کے اوپر آجائے جوش کے فرو ہونے کے بعد بھی یہ قائم رہے اس کو علیحدہ کر دیں اسی قسم کے شہد جو کف گرفت یا جھاگ دور کیا ہوا کہتے ہیں اور اگر جوش کے وقت جھاگ آجائیں تو قطعی نہ دور کریں کیونکہ اس طرح شہد جھاگ کے ساتھ آجاتا ہے۔ بلکہ جھاگ شہد کے سرد ہونے ہی کے بعد دور کریں۔

خراطین مصفی

کچھ دس کو چھاچھ کے اندر جس میں نمک ملا یا ہو ڈال دیں کچھ سے تمام مٹی چھاچھ کے اندر اگل دیں گے اس کے بعد نکال دھو کر صاف کر لیں۔

کبریت مصفی

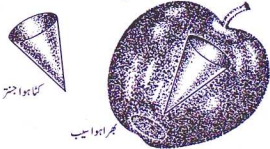
گندھک کے مصفی کرنے کی ترکیب دیکھو

تصویر عمل بھیکہ



چولہا

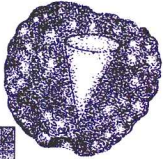
عمل تشوہ



کٹا ہوا اجنتر

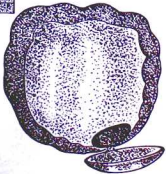
بجرا ہوا سیب

آنے میں لپٹا ہوا سیب



تندور سے نکلا ہوا سیب

روٹی میں لپٹا ہوا سیب
گرم تندور میں



عمل تقطیر (تعریق)

کشید عرق

عرق

اس صاف اور مقطر سیال کو کہتے ہیں جو اودھ سے عمل تقطیر کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ عرق کو عربی زبان میں اکثر ماء کہتے ہیں (پانی) مثلاً ماء الورد عرق گلاب ماء الخفاف (عرق بید مشک) وغیرہ۔

عرق حاصل کرنے کی متعدد ترکیبیں ہیں جس کے لئے مختلف قسم کے آلات کشید عرق استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً قرع انبیق، قل بھکہ حمام مائے تعریق حبلی تعریق لوبی، تعریق زجاجی، اسٹیم ڈسٹیلشن پلانٹ وغیرہ۔ جن کی تفصیلی ترتیب وار درج ذیل ہے۔

قرع انبیق

قرع، انبیق۔ دو لفظوں سے مرکب قرع کے معنی کدو کے ہیں چنانچہ قرع اصطلاحی طور پر دیگ کو کہا جاتا ہے جو گول کدو سے مشابہت رکھتی ہے اس میں دوا بھر دی جاتی ہے۔ انبیق اس مخصوص سرپوش کو کہتے ہیں جہاں جاکر دوا کے بخارات پانی کی صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں اس میں درمیانی حصہ میں الگ گنبد نما چھت ہوتی ہے اس چھت کے بالائی اور زیریں حصہ میں دونوں ٹیالیں لگی ہوتی ہیں۔ جو بالائی اور زیریں ٹیالیاں کہلاتی ہیں۔ گنبد نما حصہ کدو سرپوش کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

بالائی گہرا حصہ زیریں حصہ، بالائی حصہ میں ٹھنڈا پانی باہر سے ڈالا جاتا ہے جو ایک گہرے گہرے میں گھرا رہتا ہے تاکہ پانی کی ٹھنڈک کی وجہ سے دیگ کے اندر سے دوا کے اٹھتے ہوئے بخارات پانی کی شکل اختیار کر لیں زیریں سطح کے کناروں پر ایک گول نا

لیدار گھیر ہوتا ہے۔ گنبد نما چھت میں بخارات کے لگنے سے جو پانی کے قطرات بنتے رہتے ہیں وہ اس نالی میں جمع ہو کر زیریں ٹوٹنی کے ذریعہ باہر ٹپک کر گرتے ہیں پاس رکھے ہوئے برتن جس میں عرق قطرہ قطرہ ٹپک کر جمع ہوتا ہے۔ اصطلاح طب میں ”قابله“ کہلاتا ہے۔ گویا قرق انہیق کے تین حصے ہوتے ہیں اول قرق دوم انہیق اور سوم قابله کہلاتا ہے۔

عرق کشید کرنا

عرق انہیق کے ذریعہ عرق کشید کرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ قرق یعنی دیک میں رات کے وقت دوا پانی میں بھگو کر رکھتے ہیں اگر دوا ڈھائی سو گرام ہے تو چار لیٹر پانی میں دوا کو بھگوایا جاتا ہے۔ دوسرے دن صبح انہیق اس کے اوپر رکھ کر یا چکنی مٹی یا کپڑوتی سے مقام اتصال کو خوب اچھی طرح بند کر دیتے ہیں تاکہ یہ محفوظ ہو۔ یا یہ ایرنٹ ہو جائے اس کے بعد دیک کو چوبے پر رکھتے ہیں۔ چوبے میں آگ جلائی جاتی ہے۔ اور انہیق کی بالائی گہرائی والے حصہ میں ٹھنڈا پانی بھر کر بالائی ٹوٹی کے سوراخ کو بند کر دیتے ہیں جب یہ پانی گرم ہو جائے تو اس ٹوٹی کے ذریعہ ڈاٹ کھول کر نکال دیتے ہیں

تصویر حمام نازیہ



اور دوسرا خنک حلا پانی بھر دیا جاتا ہے۔ دوسری ٹونٹی جو انہیق کے نچلے حصہ میں ہے اس کے نیچے (قابلہ) تانبے کا قلعی دار برتن رکھ دیتے ہیں تاکہ زیریں ٹونٹی کے ذریعہ ٹپکتا ہوا عرق اس میں جمع ہو جائے یہی برتن قابلہ یا رسی ور کہلاتا ہے جب تمام عرق قابلہ میں ٹپک جائے تو دیگ کو چوبے سے اتار لیں عرق کشید کرتے وقت قرع انہیق کو چوبے پر قدرے ترچھا ٹونٹی کی طرف سے رکھیں تاکہ عرق باسانی ٹپک سکے عموماً دوا اور پانی کا تناسب جو اوپر بیان کیا ہے عرق کی صورت میں دو لیٹر یا کم و بیش حاصل ہوتا ہے۔

عرق کے ختم ہونے کی علامت یہ ہے کہ آخر میں عرق بہت کم اور دیر سے آتا ہے اور پانی کی آواز کم ہو جاتی ہے بعض اوقات عرق کی بو بدل جاتی ہے۔

حمام ماسیہ، حمام ناریہ

دوسرا عرق کشید کرنے کا آلہ حمام ماسیہ ہے جس کو حمام ناریہ بھی کہتے ہیں دراصل یہ وائز باتھ کے قائم مقام ہے جو اکثر کیمیائی غسل میں مستعمل ہے۔ دراصل یہ بھی قرع انہیق کی ہی ایک قسم ہے۔ اس کے ذریعہ ادویہ مشموہ، پھولوں پھلوں کا خالص عرق یا روح حاصل کی جاتی ہے۔ اور دوا جٹنے سے محفوظ رہتی ہے کیونکہ اس غسل میں حرارت بلا واسطہ نہ دیکر بالواسطہ حرارت پہنچائی جاتی ہے۔

ترکیب عمل

جس پھل پھول یا ادوائے مشموہ کا عرق یا روح حاصل کرنا ہو ان کو کچل کر ان کو ایک تنگ منہ والے تانبے کے قلعی دار برتن میں ڈالیں اور اس کے منہ پر انہیق یا عرق نکالنے کا بھبھک لگا دیں۔ اس تنگ منہ والے برتن کو ایک بڑی کڑھائی جس میں دوا کا برتن نصف تک ڈوب جائے پانی سے بھر کر چوبے پر رکھیں اور اس دیگ یا کڑھائی میں ایک تپائی رکھ دیں اس پر دوا کا دیگ رکھ کر کڑھائی کے نیچے آگ جلائی جائے پانی کے اُبلنے سے رکھی ہوئی دوا دہلی دیگ گرم ہوگی اور ادویہ کا پانی بخاری شکل اختیار کر لے گا جو انہیق کے بھرے ہوئے پانی کی خنک سے رقیق ہو کر ٹونٹی کے ذریعہ رکھے ہوئے برتن یا بوتل یعنی قابلہ میں جمع ہو گا یہ کڑھائی کا پانی اگر کم ہو جائے تو اس میں اور پانی ڈالتے رہیں۔

اس میں اور معمولی قرع انہیق میں فرق صرف اس قدر ہے کہ قرع انہیق میں برائے راست آگ کی حرارت دیجاتی ہے۔ اس ترکیب میں قرع انہیق کو کھولتے ہوئے پانی میں رکھتے ہیں جس کی وجہ سے اودیہ جلتے سے محفوظ رہتی ہیں اور اودیہ کا خالص روح حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کو دیگ بر دیگ بھی کہتے ہیں۔

تصویر گر بھ جنتر



تعریق حلی

عرق کشید کر نیک تیسرا آسان طریقہ تعریق حلی کا ہے۔ ایک لمبی گردن کی دیگ نماد سنجی لیکر اس کے اوپر ایک مٹی کا برتن ایسا رکھیں جس سے دیکھی کا منہ آسانی سے بند ہو جائے پھر مقام اتصال کی درزوں کو آنے یا پچھنی مٹی سے اچھی طرح بند کر دیں ہاں یہ بات یاد رہے کہ اس برتن کا پینڈا بہت ضرورت پہلے سے توڑ ڈالا گیا ہو اس برتن کے اندر ٹوٹے ہوئے کناروں پر چار لکڑیاں ایک دوسرے کے متوازی رکھ کر اس کے اوپر کوئی تانبے کا قلعی دار پیالہ یا برتن رکھ دیں پھر اس برتن کے منہ پر ایک ایسا ڈھکنا جو مثل خاصدان کے ہو اس طرح پر رکھیں کہ اس کا صہب پینڈا تانبے کے برتن کے اندر رہے۔ اور مٹی کے برتن کے منہ پر آنا لگا دیں اور خاصدان کے ڈھکنے میں سرد پانی بھر دیں پھر

دیکھنی کے نیچے آنچ دیں اور ڈھکنے کا پانی بدلتے رہیں کچھ عرصہ اور ڈھکنا اٹھا کر جس قدر تانبے کے قلعی شدہ برتن میں ہو نکال لیں اور پھر اس کی طرح رکھ دیں اس طرح جس قدر چاہیں عرق نکالیں اور پھر اسی طرح رکھ دیں۔ اس طرح عرق حاصل کرنے کا نام تعریق حلی ہے جس کو ہندی میں گر بھ جنتر کہتے ہیں۔

چوتھا طریقہ

تعریق حلی کے ذریعہ عرق حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے اگرچہ اس سے عرق تھوڑا سا نکلتا ہے لیکن وقت ضرورت اس سے بھی عرق نکال سکتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک اونچی دیکھنی میں کم دوامد پانی کے بھر دیں اور چار ٹکڑیاں اس کے اندر پھنسا کر اس پر تانبہ یا چینی کی پیالی رکھیں پھر اس کے منہ پر خاصدان نما ڈھکن اوٹھا کر رکھیں جو دیکھنی کے منہ پر ٹھیک آجائے اس کے نیچے کا گول حصہ پیالے کے اندر رہے۔ اس کے اوپر آٹے وغیرہ سے درزوں کو بند کر دیں ہلکی آنچ جلا لیں تاکہ وہ جوش پا کر پیالے میں نہ آجائے جب پانی کی آواز کم ہو جائے تو دیکھنی اُتار لیں سرد ہونے کے بعد کھول کر آہستہ سے پیالہ کو نکالیں اس میں عرق موجود ہو گا اس ترکیب سے آنچ نہایت نرم ہوتی چاہئے ورنہ دوا اہل کر پیالے میں آجائیگی اور عرق میں مل کر اسے بگاڑ دیگی۔

پانچواں طریقہ

عرق حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جس دوا کا عرق حاصل کرنا ہو اس کو رات کے وقت اس قدر پانی میں بھگو دیں کہ وہ پانی دوا میں جذب ہو جائے صبح کے وقت ایک پیالہ میں بھر کر اور مضبوط کپڑا باندھ دیں کہ اس پر دوا نہ گور پھیلا دیں اور پیالے کے کناروں پر آٹا لگا کر اس کے اوپر کوئی چھوٹا سا توار رکھ دیں۔ پھر تو سے پر کونے کے دیکھتے ہوئے انگارے رکھیں۔ تھوڑی دیر میں دیکھیں اگر دوا خشک ہو جائے تو اس کو علیحدہ کر لیں اور نیچے کے پیالہ سے مقطر شدہ عرق حاصل کر لیں۔

چھٹا طریقہ

ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مذکورہ طور پر پانی سے تر شدہ دوا ایک دیکھنی میں

پھیلا دیں اور ایک تپائی پر ایک پیالہ رکھ دیں دیکھی پر سرپوش دیکر جو خاصہ ان نما ہوگا بالائی گہرائی میں دفن سرپوش میں سرد پانی بھر دیں درزوں کو انجھی طرح گل حکمت کر دیں ہتھیلی کے نیچے آگ جلائیں کچھ دیر کے بعد دوا کا عرق جو رکھے ہوئے پیالہ میں جمع ہو جائیگا۔ نکال لیں لیکن آج بہت ہی نرم ہونی چاہئے۔ بلکہ کوملہ کے انگاروں پر دیکھی رکھی جائے کیونکہ تیز آج سے دوا جل جائیگی اس ترکیب سے بھی اگرچہ عرق کم نکلتا ہے لیکن نہایت تیز ہوتا ہے یہ بھی تعریق حلی گرہ جو جنتز کا ہی ایک طریقہ ہے تو گرہ جنتز یا تعریق حلی کی چار صورتیں ہیں۔

حلی در اصل رسمی یا دھاگہ کو کہتے ہیں بعض اوقات دیکھی کے اندر پیالہ رکھنے کے بجائے پیالے میں ترکیب خاص سے مونا ڈور باندھ کر ڈور باہر نکال کر دیکھی کے منہ پر باندھ دیتے ہیں اس مناسبت سے اس کو تعریق حلی کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ پیالہ دیکھی کے اندر رہتا ہے اس لئے اس کو ہندی میں گرہ جنتز کہتے ہیں۔

ساتواں طریقہ قل بھکھ۔ دیگ بھکھ

حب عرق زیادہ مقدار میں تجارتی بنانے پر حاصل کرتا ہو تو اس طریقے کو اختیار کرتے ہیں اس طریقے میں دوائی بخارات ہر جانب بالکل بند ہوتے ہیں اور اجزاء لطیفہ زائل ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔ یہ طریقہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔ خوشبودار اشیاء کے عرق زیادہ تر اسی طریقے پر کشید کئے جاتے ہیں۔

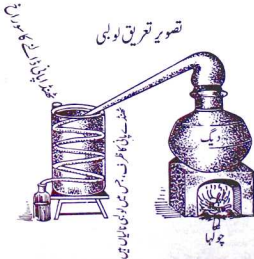
قل بھکھ مندرجہ ذیل اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے

- ۱۔ دیگ جس پر گنبد نما سرپوش رکھتے ہیں۔ اوویہ پانی کے ساتھ دیگ میں بھر دیا جاتا ہے۔
- ۲۔ گنبد نما سرپوش جسمیں ایک سوراخ ہوتا ہے اس میں نیچے یعنی قل کا بالائی سرا مضبوطی سے داخل کر کے ملا دیا جاتا ہے۔

۳۔ نیچے یا قل ہانس کے دو ٹکڑوں کو کھنی دار نیچہ جتنے جیسا بنا کر اس کو کپڑا یا رسی مونج سے خوب پیٹ دیتے ہیں اس کا ایک سرا سرپوش سے پیوست کر دیا جاتا ہے تو دوسرا سرانگ منہ والے کلمہ نماتانے کے قلعی دار برتن میں رکھ کر خوب انجھی طرح مضبوط کر کے

لگاتے ہیں تاکہ بھاپ باہر نہ نکل سکے۔ آجکل کمپنی نما پنچے کے بجائے سیدھا پائپ جس میں دو طرح ایٹگل نما جھکاؤ ہوتے ہیں دونوں طرف مضبوطی سے روئی منہ میں پیٹ کر جمادے جاتے ہیں۔

۳۔ قابلہ یعنی تنگ منہ کا برتن جس کو پنچے کے دوسرے سرے سے مضبوطی کے ساتھ لگاتے ہیں۔ اس برتن میں قابلہ کو پانی سے بھری تانہ یا ایک ٹپ میں یا عوض کے اندر جس میں پانی بھرا ہوا ہو۔ نصف تک غرق رکھتے ہیں تانہ میں ٹنڈے پانی کی وجہ سے قابلہ میں بخارات پہنچ کر پانی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ دوا والی دیگ کے نیچے آگ جلائی جاتی ہے بخارات دوا والی دیگ سے اٹھتے ہیں سر پوش اور پنچے سے گذرتے ہوئے قابلہ میں پہنچتے ہیں جہاں ٹنڈک پا کر پھر منجمد ہوتے اور پانی کی صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔



اگر عرق کی ترکیب میں ادویہ مشحومہ مشک، عنبر، زعفران جیسی چیزیں ہوں تو دہن بچہ میں پونلی باندھ کر لٹکا دیتے ہیں دوا کے بخارات ان ادویات مشحومہ کے اثرات لئے ہوئے عرق میں شامل ہو جاتے ہیں۔

چونکہ ایسی صورت میں اس بات کی شناخت مشکل ہوتی ہے کہ کشید عرق کا عمل کب ختم ہوا کیونکہ آگ ہر طرف سے بالکل بند ہوتا ہے۔ جلنے کی بدبو بھی نہیں محسوس کیجا سکتی اس لئے اس بات کو معلوم کرنے کے لئے دیگ کے اندر کچھ کوزیاں ڈال دیجاتی ہے۔ پانی جل جانے اور عمل کے ختم ہونے پر ان کوزیوں میں جلنے کی وجہ کھڑکھڑا ہٹ کی آواز سننے اور دیگ پر لگنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ سمجھ لیا جاتا ہے کہ عرق تمام آچکا اور دوا جل رہی ہے فوراً آگ کو بند کر دیں۔

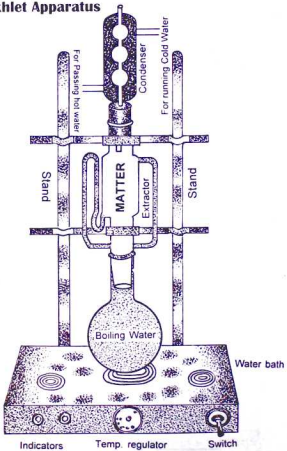
آٹھواں طریقہ۔ تعریق لولبی

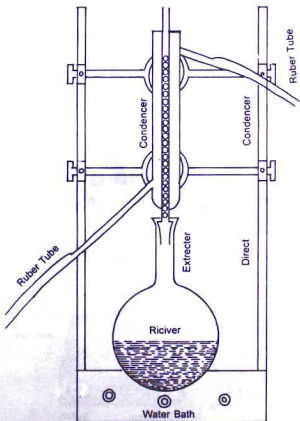
جسکو ہندی میں ہازی جنتر کہا جاتا ہے۔ اس کو لولبی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ ایک چچ دار ٹکلی پر مشتمل ہوتا ہے۔ لولب چچ کو کہتے ہیں۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ دوا والی دیگ کے اوپر انبیق رکھنے کے بجائے ایک ایسا سرپوش رکھا جاتا ہے جس میں ایک پیچیدہ ٹکلی لگی ہوتی ہے۔ اس پیچیدہ ٹکلی کا تعلق دیگ نما دوا والی کے پاس رکھے اور سرد پانی سے بھرے ہوئے برتن سے ہوتا ہے یہ پیچیدہ ٹکلی سرد پانی میں غرق رہتی ہے جس کا آخری سراغ خندے پانی والے برتن کے نچلے سرے سے نکل کر باہر کی جانب آتا ہے جہاں ایک بوتل بمقام قابضہ رکھ دیتے ہیں۔ دوا والی دیکھنے نیچے آگ جلائی جاتی ہے دوا کے بخارات اٹھتے ہیں سرپوش میں پھولے ہوئے پیچیدہ ٹکلی سے گذرتے ہیں جہاں سرد پانی سے متاثر ہو کر پھر رقیق میں بدل جاتی ہے اور باہر کی جانب نکلتی ہوئی ٹکلی سے یہ بصورت عرق قابضہ میں ٹپکنا شروع ہو جاتا ہے۔

نواں طریقہ۔ اسٹیم پلانٹ کا ہے

جس میں دوا کو جو پانی سے تر رہتی ہے اسٹیم کے ذریعہ بھاپ بنا کر اڑاتے ہیں

Soxhlet Apparatus





پھر خنڈک پہنچا کر پانی کی صورت میں تبدیل کر کے جمع کر لیا جاتا ہے اس میں پرانے پکانے پر عریقات کشید کئے جاتے ہیں یہ بھی ایک بند اور محفوظ الحوا اچھا طریقہ ہے۔

دسواں طریقہ۔ تعریق زجاجی

جس کو اصطلاح جدید میں ڈسٹیلیشن آیرنٹس کہتے ہیں جو شیشے کی ساخت کا مخصوص آلہ ہے جس کو تصویر سے آسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

تعریق زجاجی یا ڈسٹیلیشن آیرنٹس کے درج ذیل حصے ہوتے ہیں۔

۱۔ کنینٹر جس میں دوا اور دوا کا محلول پانی یا ایٹکولیل وغیرہ ڈالتے ہیں۔

۲۔ کنڈنسر علی نما، ڈبل تکی دار ایک حصہ ہوتا ہے۔ جس میں ایک حصہ دوا کے بخارات جانے کا اور دوسرا حصہ خنڈے پانی کے گزرنے کا ہوتا ہے۔

۳۔ رسی ور، قابض جس میں عرق جمع ہوتا شروع ہو جاتا ہے دراصل غل بھکے یا اسٹیم ڈسٹیلیشن پلانٹ کی ہی ایک شیشے کی ساخت کا آلہ ہے جو اکثر کیمیائی معامل میں زیادہ تر ڈسٹیل وائر تیار کرنے کے کام آتا ہے۔

دوا اور پانی، کشید عرق میں

بازاری طور پر عموماً پچاس گرام دوا میں دو بوتل عرق کشید کرتے ہیں دوا اور پانی کی مناسبت قرابادین میں اکثر دی ہوئی ہوتی ہے عموماً سو سو گرام دوا میں چار بوتل یا چار لیٹر پانی شامل کر کے اگر عرق کشید کریں تو دو بوتل یا دو لیٹر عرق متوسط درجہ کا ہوتا ہے۔

ضروری ہدایت

۱۔ اگر عرق میں دودھ بھی شامل ہو تو دوا رات میں پانی میں بھگو دیں اور دوا میں دودھ کشید عرق کے وقت شامل کریں اس کے بعد مقام اتصال کو گل حکمت کر کے عرق کشید کریں ورنہ اگر رات میں بھی دودھ شامل کیا گیا تو دودھ پھٹ کر خراب ہو جائیگا۔

۲۔ اگر عرق کے نسخہ میں مشک، عنبر، زعفران جیسی ادویہ مشمولہ شامل ہوں تو ان کی پوتلی میں باندھ کر نوئی یا دہن پچہ کے اندرونی حصہ میں لٹکادیں۔ تاکہ دوا کے بخارات ادویہ مشمولہ کے اثرات کو اپنے ساتھ لیکر عرق میں شامل ہوتے رہیں۔

۳۔ اگر عرقیات کی ترکیب میں مغزیات ہوں تو ان کو سل بنے میں پیس کر شیرہ کی شکل میں شامل کریں۔

عرق گاؤزباں

برگ گاؤزباں میں چونکہ لعاب کی مقدار کثیر ہے اور کشید عرق میں جوش ابال کثرت سے آتا ہے اس لئے اس کے عرق کشید کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ یعنی ہلکی آنچ پر عرق کشید کریں اس کے علاوہ بعض بحرین نے ارہر کی پتی کا چوڑا یا خشک بھنڈی کی جڑوں کا چورا اس کی ترکیب میں شامل کرنے کی ہدایت اس لئے کی ہے کہ اس سے کشید عرق گاؤزباں کے وقت جوش اور غلیان کم پیدا ہوتا ہے اور پاسبانی عرق گاؤزباں حاصل ہو سکتا ہے۔



عمل تصعید

بھیک ہوا دینے پر

منی کی ہانڈی

آٹے سے منہ بند کیا گیا ہے

مواد اور

لیپ

اچرٹ



عمل تصعید

جوہر، سلی میشن

جوہر وہ اجزاء لطیفہ مؤثرہ ہوتے ہیں، جو کسی دوا کا اصلی جز ہوتے ہیں اور عموماً عمل تعریق اور عمل تصعید سے حاصل کئے جاتے ہیں عمل تعریق سے حاصل شدہ جوہر عرق کی صورت میں رقیق حالت میں ہوتے ہیں اور جو عمل تصعید سے حاصل ہوتے ہیں وہ خشک سنوف کی صورت میں ہوتے ہیں جو فراری اودیہ سے حاصل کئے جاتے ہیں انہیں کو اصطلاح جدید میں سلی میشن بھی کہا جاتا ہے۔

ترکیب عمل

جس دوا کا جوہر اڑانا ہو اس کو ٹھک منہ کی مٹی کی ہانڈی میں رکھیں اور ایک دوسری اسی سائز کی لیکر دونوں ہانڈیوں کے منہ کو اوپر نیچے رکھ کر ملا دیں یہ بات ذہن میں رہے کہ دونوں ہانڈیوں کے منہ کو پتھر سے گھسکر اس قدر برابر کر لیں کہ بالکل برابر بیٹھ جائیں اس کے بعد دونوں ہانڈیوں کو ملا کر گھل حکمت کے ذریعہ ملائی مٹی اور روئی سے تھیز کر مقام اتصال کو بالکل بند کر دیں تاکہ دوا کے بخارات باہر نہ نکل سکیں۔ اس کے بعد اس ہانڈی کو جس میں دوا رکھی گئی ہے چوبے پر رکھ کر آنچ دیں لیکن یہ آنچ بہت ہی ہلکی ہونی چاہئے۔ ورنہ تمام دوا جل کر خراب ہو جائیگی۔ دوا والی ہانڈی کے اوپر اور جو دوسری ہانڈی خالی رکھی گئی ہے اس کے چنڈے بالکل بالائی جانب ہوتا ہے ٹھنڈا کپڑا تر کر کے رکھتے رہیں۔ کپڑا جب گرم ہو جائے تو دو پارہ اور سے پارہ اس کپڑے کو ٹھنڈا کرتے اور رکھتے رہیں۔ دوا والی ہانڈی سے دوا کے بخارات آئیں گے اور اوپر رکھی ہوئی ہانڈی جس کے اندر روئی حصہ میں کھڑا مٹی یا ملائی مٹی چڑی ہوئی ہو اس ہانڈی پر رکھے ہوئے ٹھنڈے کپڑے کی ٹھنڈک سے تیار ہو کر جوہر سنوف کی شکل میں ہانڈی کے کناروں پر

جمع ہو جائیگا لیکن حرارت کے لئے بجلی آج ضروری ہے اس مقصد سے ہیری کی ٹکڑیاں یا چراغ کی لویا مٹی کے تیل کا چولہا بجلی اور ایک جیسی آج والا ہی استعمال کرتے ہیں۔

البتہ شگرف سے پارہ نکالنے کی صورت میں تیز آج کی ضرورت ہوتی ہے۔ شکل کے اعتبار سے دونوں ہانڈیاں ڈمر کی شکل میں جڑ جاتی ہیں اس لئے اس کو ڈمر و جنتر بھی کہتے ہیں۔

سرد ہونے پر دونوں ہانڈیوں کو جدا کر کے جوہر ہار یک سنوف کی شکل میں حاصل کر لیں۔

ر سکپور اور سکھیا کے جوہر اڑانے سے پہلے اکثر ان کو شراب میں حل کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد عمل تصعید کریں۔ مٹی کے دونوں برتنوں کو خواہ وہ مٹی کی ہانڈی ہو پیالے یا کونزے مستحکم طور پر جمانے کے لئے مناسب ہے کہ ان کناروں کو جن کو آپس میں متصل کرنا ہے گھسکر ہموار کر لیں۔

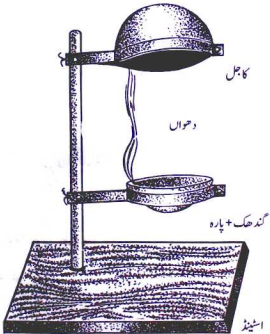
آرد ماش گیہوں کا آنا اور ملاتی مٹی درزوں کو بند کرنے اور دونوں مستعمل برتنوں کو جوڑنے کے لئے زیادہ بہتر ہیں۔

مدت عمل

کتنی دیر میں کتنی مقدار دوا جوہر کی شکل میں اڑ جاتی ہے اس کا صحیح تعین مشکل ہے جس کی وجہ دوا کی مقدار کے علاوہ آج کی کمی بیشی بھی ہے عموماً چار پانچ تولہ دوا کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ کافی ہوتا ہے لیکن اگر کچھ دیر تک آج لگتی رہے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں جس طرح عرق میں اودیہ کے جل جانے اور بدبودار ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

جوہر ر سکپور جوہر لوہان جوہر گندھک عموماً مذکورہ ترکیب سے ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔

عمل تدخین



تدخین دھواں بنانا

یہ عمل بھی تبخیر و تصعید میں ہی شمار ہوتا ہے جس میں کاجل کی تیاری کے مختلف طریقے شامل ہے گویا کاجل بنانے کے عمل کو ہی تدخین کہتے ہیں۔

دھواں

دوا کو محفوظ المہوا مقام پر جلائیں اور اٹھتے ہوئے دھوئیں پر مٹی کا ایک خام برتن رکھیں اس رکھے ہوئے برتن میں جس قدر دھواں جمع ہو جائے اس کو محفوظ کر لیں۔ کسی روغن یا دہلیسن میں ملا کر بطور کاجل تیار کریں۔

اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ خشک دوا کو باریک چوسکر اور اس سفوف کو کپڑے میں بطور حق کے بنائیں اس پر تیل ڈالیں اور حق کو جلائیں اٹھتے ہوئے دھوئیں کو اس کے اوپر اونٹ حاکر دھواں حاصل کر لیں۔

تیسرا طریقہ دوا خشک کو پانی میں چوسکر یا دوا کا پانی نیموڑ کر پانی میں کپڑا یا روٹی تر کر کے خشک کریں اور حق بنا کر بدستور جلائیں دھواں حاصل کریں۔

دخان کندر

کندر کا دھواں کندر کو ایک کوزے پیالے میں رکھکر اس کے اوپر کاغذ کا کلاہ نما خول رکھ کر پیالے سے چپکادیں اور پیالے کے نیچے چراغ میں موٹی حق ڈال کر روشن کریں کاغذ کے خول کے اندر جج میں غم کی سیکیں آزی تر چھی رکھیں تاکہ کندر کا دھواں جتنا ہے کچھ دیر کے بعد سرد ہونے پر آہستہ سے خول علیحدہ کر کے اس سے دخان علیحدہ کر لیں۔

عصر۔ نچوڑنا

عصارہ، ایکسٹریکٹ

بہتر جزی بونیاں اور فواکہ کے نچوڑے ہوئے پانی کو عصارہ کہتے ہیں۔ عصر کے معنی نچوڑ کے ہیں۔ اس کو رقیق حالت میں دیکھیں یا خشک کر کے بصورت سنوف محفوظ کریں کیونکہ عصارہ جس طرح رطب اور نیم سیال ہوا کرتا ہے اسی طرح خشک بھی ہوتا ہے۔

اگر کسی ایسی بوٹی کا عصارہ حاصل کرتا ہو جس میں پانی نہ لگتا ہو یا بہت ہی کم ہو یا بالکل ہی نہ ہو اور وہ خشک ہو چکی ہو اس کو پانی میں پہلے بھگو لیتے ہیں یا پانی کا چھیننا مارتے اور دوا کو کھینچتے ہیں اس حاصل ہو جاتا ہے۔

اسی ترکیب سے عصارہ ریوند، عصارہ افاقیا عصارہ دار ہلد اور رسوت وغیرہ تیار کرتے ہیں۔

عصارہ افاقیا

درخت لکڑی پھلیاں نرم اور تازہ لیکر ان کا رس حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد اس رس کو آگ میں پکا کر گاڑھا کر کے موٹے قرص بنائے جاتے ہیں۔ عصارہ ریوند چینی، ریوند چینی کی لکڑیاں کچلکر رس حاصل کر کے مذکورہ طریقے پر تیار کرتے ہیں۔

رسوت

درخت دار ہلدی کی لکڑی اور جز کو ریوند ریوند کر کے پانی میں جوش دیکر پہلے رس حاصل کرتے ہیں پھر حرارت پہنچا کر اس کو غلیظ کر لیتے ہیں۔

رُب

رُب اس دوا کو کہتے ہیں جو نباتات پھل پھول پتے یا جڑ کا رس نکال کر یا ضیاعہ یا جو شاندہ بنا کر اس کو آٹھ پر گاڑھا کر لیتے ہیں الغرض رُب بھی ایک طرح کا عصارہ ہے۔

بعض حضرات رب اس کو کہتے ہیں کہ میوہ جات کا رس یا ادویہ کا جو شانہ یا خسانہ تیار کر کے اس قدر پکایا جائے کہ چوتھائی رہ جائے بعد اس رس کے وزن سے نصف شکر مفید ملا کر گڑھا قوام تیار کر لیں۔ بعض لوگ چوتھائی وزن شکر ملانے کی سفارش کرتے ہیں۔

مذکورہ ترکیب سے رب فوائد رب بھی، جام اور جیلی اسی طرح تیار کرتے ہیں۔ رب عذاب اور رب السوس جو عذاب اور مہلنی کا عصارہ ہے چوتھائی وزن شکر شامل کر کے تیار کیا جاتا ہے۔

جدید سائنسدانوں کا خیال ہے کہ مذکورہ ترکیب سے جو عصارہ جات حاصل کئے جائے تو ایسی صورت میں صرف وہی چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں جو پانی میں حل پذیر ہیں لیکن انہیں جزی بوٹیوں کے اندر بعض ایسی مفید اور کار آمد اجزاء ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے پورا نفع حاصل کیا جاسکتا ہے اور یہ بیکار اجزاء پھوٹک کچھ کر پھینک دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ادویہ کو معیاری بنانے کا ان کے معیار کو قائم رکھنے اور ان کے اندر پائے جانوالے بیش قیمت اور مفید اجزاء کو جدا کرنے کے لئے بعض عصارہ جات خواہ وہ نرم ہوں یا خشک بعض مخصوص محلات شامل کر کے تیار کرتے ہیں جس سے ادویہ کے اندر پائے جانوالے دیگر اجزاء عصارہ۔ جو شانہ یا خسانہ میں بخوبی آجاتے ہیں۔

کیمیادی طور پر کسی دواء کے اندر مختلف الخواص اجزاء ہوتے ہیں۔ مناسب محلات میں اگر یہی جو شانہ کے اور اجزاء ترکیب خاص حاصل ہو کئے جاتے ہیں۔

محلات یا سولونینس میں سے بعض چیزیں محض پانی میں حل پذیر ہیں بعض ویسکول یا روح شراب میں بعض ایتر میں بعض پیٹرولیم ایتر میں بعض ہیروئن میں بعض ایسی ٹون میں حل ہو جاتی ہے جو بن یہ محلات بخاری شکل میں آزا کر اہل جز تک پہنچا جاسکتا ہے۔

کسی چیز کا بھی جس یا دس تو کچلنے اور نچوڑنے کے بجائے برقی رو سے چلنے والی مشینوں ایکٹریکٹر، حوسر اور کمسر کی مدد سے حاصل ہو سکتے ہیں لیکن بعض مخصوص چیزوں کے اجزاء مؤثرہ حاصل کرنے کے لئے مناسب یا محلات کے ساتھ ایک مخصوص

برقی آلہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کو سوکس لیٹ ایپارٹس کہتے ہیں یہ شیشے اور جستی ساخت دو طرح کے ہوتے مکمل میں مستعمل آلات شیشے کی ساخت کے ہوتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سوکس لیٹ ایپارٹس SOXHLET APPARATUS

مذکورہ آلہ کے درج ذیل حصے ہوتے ہیں

اول، کنڈینزر، دوم کنڈینسر، سوم رسی دریا قابلہ اس مخصوص آلہ کا جز اول ایک لمبی قدرے چوڑی ٹکلی ہوتی ہے جس میں نشان لگے ہوئے تک دوا بھر دیتے ہیں اس ٹکلی کے دونوں طرف جس میں نشان لگے ہوئے تک دوا بھر دیتے ہیں اس ٹکلی کے دونوں جانب ایک قدرے موٹی اور دوسری پڑی ہوئی واپس لوٹتی ہوئی ٹکلی لگی ہوتی ہے ان دونوں ٹکلیوں کا تعلق زیر چوڑے ٹکلی والے حصے سے ہوتا ہے جو صراحی نما برتن سے ملتا ہے۔

دوسرا حصہ کنڈینسر ہوتا ہے جس کے اندر ایک ٹکلی بھاپ گزرنے کی اور دوسری ٹکلی غصط پانی گزرتے رہنے کی ہوتی ہے جس میں غصط پانی جاری رہتا ہے۔

اس کا تیسرا حصہ رسی ور ہے اس میں صراحی دار برتن جس کو فلاسک کے نام سے پکارتے ہیں فائر پروف ہوتا ہے اس کے اندر مکمل بھر دیتے ہیں جو دوا کے لئے مناسب ہے۔

اس آلہ کے یہ تینوں حصے اپنے مناسب نمبر کے حساب سے ہوتے ہیں تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ ان تینوں حصوں کو بجا کر رکھا جاسکے۔ مکمل آلہ سیٹ کرنے کے بعد کسی دائرہ ہاتھ یا اسٹینڈ کی مدد سے جینڈ لگا کر مضبوط بجا کر رکھتے ہیں برقی روئے دائرہ ہاتھ کے اندر کا پانی جوش مارتا ہے جس سے متاثر ہوتا ہے اور اس کے اندر بھر دوا مکمل بخاری صورت اختیار کر کے کنڈینسر میں پہنچتا ہے یہاں اس کو غصط پانی مٹتی صورت میں ملتا ہے

خضدا ہو کر بھری ہوئی دوا کے کنڈیضر میں گرتا ہے اور دوا کے اجزاء مؤثرہ لئے ہوئے سائڈ میں باریک نگلی، سائفن ٹیوب کے ذریعہ واپس رسی وری میں جاتا ہے۔ اس طرح یہ دوری حرکت کم و بیش چھ گھنٹہ چلتی ہے عمل کے پورا ہونے کی شناخت یہ ہے کہ سائفن ٹیوب سے گذرتا ہوا محلول رنگ تبدیل کرتا ہے پہلے سرخ پھر زرد اور آخر میں سفید ہو جاتا ہے جب اس کا رنگ سفید پانی جیسا ہو جائے تو یہ عمل کے پورا ہونے کی دلیل ہے۔

کسی دوا کے معیار کو مقرر کرنے کے لئے یا اچھائی برائی اور آمیزش کا پتہ لگانے کے لئے ان کی تاثیر قوت کو سمجھنے کے لئے اس کی ایکسٹریکٹو و لیو کا بھنا ضروری ہے۔ بعض ادویہ کو جلا کر راکھ کرنے کے بعد جو اس کے اندر نمکیات اور دھاتیں ہوتی ہیں وزن اول آخر کر کے بھی کسی دوا کو معیاری سمجھا جاسکتا ہے۔ دواء کے دو اجزاء جو مذکورہ طریقے پر ایکسٹریکٹ کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں قلیل المقدار اور قوی الٹیر ہوتے ہیں۔ جیسے نچر اور ایکسٹریکٹ دستیاب ہوتے ہیں تمام اسی ترکیب سے تیار کئے جاسکتے ہیں۔

نقع یا نقوع۔ خیساندہ

ایک یا چند ادویہ کو خضدے یا گرم پانی میں چند گھنٹہ بھیکے رہنے اور اس کے بعد مل کر چھان لیا۔ خیساندہ کہلاتا ہے جو عصارہ کے ابتدا و رد میں بیان کیا گیا ہے۔ چند گھنٹہ کے بعد جب کہ ادویہ خوب تر ہو کر پھول جاتی ہیں تو ان کے جوہر قائلہ لطیف مل چھان کر حاصل کر لیتے ہیں نسخہ خیساندہ میں جڑ میں سخت کٹڑی پوست اور چھال بعض سخت نمکیات کو خیساندہ بنانے سے پہلے نیم کوب کر لینا ضروری ہوتا ہے اس کے بعد خضدے یا گرم پانی میں بھگوئیں۔ صاب اور سپاں کو مل کر بھگوتے ہیں مگر ختم کنٹاں اور بہت جیسی چیزوں کو کھینچنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے صرف لعاب حاصل کرنا مقصد ہوتا ہے۔ جس برتن میں خیساندہ بنانا ہو یا تو سنی کا کوزہ برتن ہو یا چینی کا برتن ہو یا اسٹیل کا برتن ہو اگر تانبے کا برتن ہے تو اس کو قلعی دار ہونا چاہئے زیادہ بہتر ہے۔ کہ خیساندہ کیلئے پراکسیلر کا استعمال کیا جائے۔ یہ مخصوص گول کبر اعرف ہوتا ہے جس میں دوا کو چھاننے کا بھی سلسلہ ہوتا ہے۔

نسخہ کی ترکیب میں اگر کلکھین و شربت شامل کرنا ہوں تو اجزاء خیساندہ کو مل کر چھاننے کے بعد شامل کریں اسی طرح اگر ترکیب میں گھنجد ہو تو نسخہ خیساندہ کو چھاننے کے بعد گھنجد میں کر شامل کریں۔ اگر ممکن ہو تو بہتر یہ ہے اجزاء خیساندہ کو آب مقطر میں بھگوایا جائے یا کوئی مناسب مرق میں بھگوئیں جہاں تک ممکن ہو صاف اور خالص پانی میں دوائیں بھگوئی جائیں۔

اگر ایک یا تمام دواؤں کو بصرہ بست یعنی پوٹلی میں باندھ کر خیساندہ بنانا ہو تو پوٹلی کے لئے مکمل خیساندہ صاف اور مسامدار کپڑا استعمال کریں اور اس پوٹلی کو ظرف خیساندہ میں ڈورہ باندھ کر لٹکادیں۔

بیردنی ہوا میں اگر سردی اور گرمی ہے تو خیساندہ دیر میں تیار ہوتا ہے اور اگر موسم گرم ہے تو خیساندہ جلد تیار ہو جاتا ہے کیونکہ اجزاء خیساندہ پانی میں جلد تحلیل ہو جاتے ہیں تازہ تازہ تیار کردہ خیساندہ فوائد کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ دیر تک رکھنے سے ان میں بعض کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اگر یہ چاہیں کہ ایک بار کا بنایا ہو خیساندہ زیادہ دنوں تک اپنے صحیح فوائد کے ساتھ قائم رہے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اس کو تیز گرم کر کے مطہر اور سکھائی ہوئی شیشیوں میں مضبوط کارک لگا رکھیں۔ ڈاٹ لگاتے وقت اگر باہر سے اندر تک ربر یا بست یا شیشہ یا زنگ کی پرت والی ڈاٹ لگادیں تو زیادہ مناسب ہو گا اس قسم کا خیساندہ ہو یا جو شانہ تین ہفتہ تک قائم رہ سکتا ہے۔

بعض اوقات تھوڑے پانی میں دوا کی بڑی مقدار شامل کر کے بہت ہی غلیظ خیساندہ یا جو شانہ تیار کرتے ہیں یا رب اور عصاہ کی شکل دیتے ہیں۔ ہر روز حسب ضرورت پانی کی مقدار میں گھونکر استعمال کرتے ہیں ایسا اس وقت کرتے ہیں جب کہ ہر روز تازہ تیار کرنا دشوار ہو۔

طحخ۔ جوشاندہ

ضیاندہ کے بہت سے احکام جوشاندہ کے ساتھ مشترک ہیں چنانچہ ایک یا چند ادویہ جن کو پانی یا کسی عرق میں جوش دیتے ہیں اس کو مغلی بھی کہا جاتا ہے۔

اگر دوا کا زیادہ اثر لینا ہو تو رات کو سرد پانی میں بھگونے کے بعد صبح کے وقت جوش دیکر کام میں لائیں۔ بعض جوشاندہ میں جوش خفیف کی ہدایت کیجاتی ہے۔ لعابی ادویہ کو عموماً زیادہ دیر تک جوش نہیں دیتے ہیں۔ وہ چھاننے کے بعد شکر یا مصری شامل کرتے ہیں تخم ثلث اور افسیون جیسا ادویہ کو پوٹلی میں باندھ کر جوشاندہ کے دیگر اجزاء کے ساتھ شامل کرتے ہیں جزیں اور لکڑیاں سخت، تخم عتاب، سپٹاں، اصل السوس، کو نیم کو ب کر کے جوشاندہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ باقی تمام احکام ضیاندہ کے سلسلہ میں بیان ہو چکے ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

نمک یا کھار حاصل کرنا (اِقلّا)

قلی، کھار

کبھی بعض نباتات کے نمکین اجزاء کو علیحدہ کر کے ان سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ جس کی ترکیب تیاری درج ذیل ہے۔

بنائی ادویہ میں جس چیز کا کھار یا نمک حاصل کرنا چاہیں اس کو جلا کر اس کی راکھ پانی میں محلول کر دو تین گھنٹے رکھ چھوڑیں پھر سنگین کپڑے یا فلٹر پیپر سے اس کو چھان لیں کھار پانی میں حل ہو کر راکھ سے جدا ہو جاتا ہے دو بار یا تین بار مذکورہ راکھ کو پانی میں ڈالیں اور چھانیں تھرا ہو پانی کسی دوسرے صاف پانی میں ڈال کر آگ پر اس قدر پکائیں کہ سب پانی بخارات بن کر اڑ جائے سفید یا زردی مائل نمک باقی رہ جائیگا اس کو محفوظ کر لیں بھی اس جزی بوٹی کا نمک ہوتا ہے بعض اوقات راکھ کو پانی میں ڈال کر خوب اچھی طرح

مٹتے ہیں اس کے بعد فلٹر پیپر چھان لینے ہیں تمام نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے جس کو بخاری شکل میں اڑا کر نمک حاصل کیا جاتا ہے۔

مذکورہ ترکیب سے : نمک چرچہ، نمک ترب یعنی مولی کھار اور نمک خرپوزہ حاصل کرتے ہیں۔

جوا کھار

جوا کا نمک، جو کے مسلم پودے کو مدہ برگ جلا کر راکھ کرنے اور پانی میں خوب مل کر گھول کر چھاننے کے بعد چھنے ہوئے پانی کو بخاری شکل میں اڑا کر حاصل کرتے ہیں۔

احراق۔ جلانا سوختہ کرنا

کھار نکالنے کا عمل بھی اگرچہ دوا کو جلا کر راکھ حاصل کر کے اس کو پانی میں گھولنے اور پانی کو صاف کر کے بخاری صورت میں اڑا دینے کے بعد حاصل ہوتا ہے لیکن چند چیزوں کو سوختہ کرنے کی غرض و غایت نمک حاصل کرنے کی نہیں بلکہ راکھ اور کوئلہ بننے سے پہلے ایک وجہ اور بھی ہے جس کی وجہ سے اس دوا میں کچھ نئے خواص پیدا ہو جاتے ہیں بعض کی سمیت دور کرتا مقصد ہوتا ہے۔

چند مخصوص چیزوں کے احراق یا سوختہ کرنے کی ترکیب درج ذیل ہے۔

اسفنج سوختہ

اسفنج کو صابن سے دھو کر اور خوب نچوڑ کر خشک کر کے ہاریک کترلیں اور مٹی کے برتن میں رکھ کر آگ پر اسقدر بھونیں کہ وہ ہاریک سٹوف کرنے کے قابل ہو جائے لیکن اس قدر نہ جلائیں کہ وہ جل کر راکھ ہو جائے۔

بسد و مرجاں سوختہ

بسد کو بخ مرجان بھی کہتے ہیں اس کے سوختہ کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو

نکڑے نکلے کر کے مٹی کے کوزے میں ڈالیں اور دو کوزوں کو گل حکمت کر کے ایک رات گرم خور میں رکھیں لیکن خور میں آٹھ اس قدر تیز نہ ہو کہ بسد و مر جاں جل کر راکھ ہو جائے مر جاں کو بھی اسی طرح سوختہ کرتے ہیں بسد و مر جاں کو کشتہ کرنے کی ترکیب نکلیس کے ذیل میں بیان کی گئی ہے یہاں بسد و مر جاں کو کولہ جیسا بنانا مقصود ہے۔

کھرباء سوختہ

کھرباء کو سوختہ کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے نکلے کر کے مٹی کے دو کوزوں میں رکھ کر گل حکمت کریں کپڑوتی کرنے کے بعد گرم خور میں رکھیں صبح کو نکال کر باریک سنوف تیار کر لیں۔

نمک سوختہ

نمک کو گھٹیار کے عرق میں پہلے خوب حل کریں اور ہانڈی میں رکھ کر گل حکمت کر کے بیس کلو ایلوں کی آٹھ دیجائے پس اسی طرح کی آنچیں دینے سے نمک سوختہ ہو جاتا ہے۔

موئے سوختہ

بال آسانی کے ساتھ سنوف نہیں ہوتے ان کے سوختہ کرنے کی ترکیب آریشم کے مانند ہے یعنی کسی مٹی کے برتن میں رکھ کر آہستہ آہستہ اس قدر آٹھ پہنچائی جائے کہ یہ سخت ہو کر باریک سنوف کرنے کے قابل ہو جائیں۔

سرطان محرق

سرطان یعنی کیکڑا جو دریائی جانور ہے اس کو سوختہ کرنے کی ترکیب یہ ہے۔ کیکڑے کے پاؤں وغیرہ الگ کر کے پیٹ چاک کریں اور شکم کی اندرونی آلائش کو دور کر کے انگوڑی لکڑی کی راکھ اور نمک سے دھو کر دو مٹی کے کوزوں میں بند کریں گل حکمت اور کپڑوتی کر کے خوب گرم خور میں چار گھنٹہ تک رکھیں خور کامتہ بند کر دیں اس کے بعد نکال کر باریک سنوف کر لیں۔

چگادڑ سوختہ

چگادڑ کے بچے کو لیکر اس کا پیٹ چاک کر کے اندرونی آلائش یعنی معدہ اور آنتیں صاف کر کے اور اس کے روگنوں کو بھی صاف کریں خوب دھوئیں اور نمک چمڑک کے مٹی کے دو کوزوں میں بند کر کے گل حکمت کرنے کے بعد گرم تنور میں رکھ دیں صبح نکالیں۔

سانپ سوختہ

سانپ کو لیکر کسی مٹی کے ظرف میں بند کر کے گل حکمت کے بعد گرم تنور میں رکھیں ایک رات رکھنے کے بعد نکال کر باریک سفوف کر لیں سوختہ سانپ کا سفوف روغن زیتون میں ملا کر لگانے سے کھنڈہ مالا کے مرض کے لئے مقامی طور پر فائدہ مند ہے۔

کچھوا سوختہ

اس کا پیٹ صاف کر کے اندرونی آلائش دور کرنے کے بعد خوب دھو کر اور مٹی کے دو کوزے برتنوں میں بند کر کے گل حکمت کے بعد اور سخت آنچ کے تنور میں چوبیس گھنٹہ رکھیں خاک ہو جائیگا۔

تخمیص۔ بھوننا

احراق و تخمیص باہم قریب ہیں اسی وجہ سے بعض چیزوں کو سوختہ اور بعض کو تخمیص کہا جاتا ہے لیکن تخمیص میں دوا کو اس قدر نہیں جلاتے کہ وہ جل کر بالکل کوئلہ ہو جائے۔

آبریشم تخم

آبریشم ایک نرم چیز ہے اس میں قوت قابضہ بڑھانے اور باریک سفوف تیار کرنے کے لئے اس کو مٹی کے برتن میں اس قدر بھونتے ہیں کہ یہ سخت ہو کر پیسنے کے قابل ہو جائے۔

افیون محض

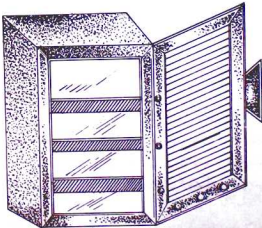
افیون کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آگ پر رکھیں اور جس برتن میں اس کو
بھونیں جلد چلائے رہیں یا کسی سٹخ میں کباب کی مانند لگا کر بھونیں۔

توتیا۔ پھٹکری بریاں

آگ میں رکھ کر کھلتے تیار کریں۔

تخم بار جنگ تخم کنوچہ

کسی ظرف میں ان تخموں کو رکھ کر بھون لیں



OVEN

تکلیس: کشتہ کرنا

بعض اودیہ خصوصاً معدنیات کو چونہ جیسا بنالیا جاتا ہے۔ کلس چونے کو کہتے ہیں اس وجہ سے اس عمل کو عمل تکلیس کہتے ہیں اور چونہ جیسی بنائی ہوئی چیز تکلیس کہلاتی ہے ناری میں بھی کشتہ کہلاتا ہے۔ درج ذیل چیزوں پر عموماً عمل تکلیس کیا جاتا ہے۔

فلزات۔ دھاتیں

مثلاً سونا، چاندی، تانبہ، قلعی، فولاد سیسہ۔ وغیرہ

حجریات

مثلاً زمرہ دیاقوت، یشب، عقیق، سنگ مرمر، مرورید، صدف و مرجان، حجر الیہود۔

ذوی الارواح۔ اُپدھات

مثلاً گندھک، بڑتال، سکھیا، عکرف، رسکھوردار چٹا۔

مذکورہ چیزوں کو ذوی الارواح اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیز آنچ پر بخاری صورت میں از جاتی ہے۔

قوانین کشتہ سازی

تجربہ کار کے لئے تغیر و تبدل تراکیب کشتہ سازی میں کرنے کا اختیار ضرور ہے لیکن قوانین کشتہ سازی پر عمل در آمد سے اچھا کشتہ تیار ہوتا ہے۔ اور اس کے خام یا جل جانے کا اندیشہ نہیں رہتا اس لئے ایک مبتدی کے لئے تو نہایت ہی ضروری ہے کہ قوانین کا پابند رہے۔ جو مختلف قریبا دین کی کتابوں میں تجربات کی بنیادوں پر دیئے ہوئے ہوتے ہیں۔

تجربہ کار اور ماہر فن ہونا

کشتوں کا تیار کرنا نہایت ہوشیار اور تجربہ کار آدمی کا کام ہے۔ مبتدی کو اکثر

ناکامی سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے چند ہدایات ذیل کا پابند ہونا ضروری ہے۔

سامان کی خوبی

جس چیز کا کشتہ بنانا ہو وہ خالص اور اعلیٰ درجے کی ہو اور بتائی گئی ہدایت کے مطابق مصفی یا مدہر کر لیا گیا ہو۔ علاوہ اس کے جو سامان کشتہ سازی کے سلسلے استعمال کیا جائے مثلاً یونیوں کارس وغیرہ بھی اچھے قسم کی ہوں۔

یونیوں کارس

کشتہ سازی میں جن بناتی ادویہ یعنی یونیوں کا پانی ڈالا جائے اسے اکثر مقطر یا مرق کر لینا امور ضروریہ میں سے ہیں اگر خشک بناتی ادویہ کشتہ کی ترکیب میں شامل ہوں تو ان کی عمریں ایک سال سے زیادہ عرصہ کی نہ ہوں اور سایہ دار جگہ میں خشک کر کے رکھی گئی ہوں۔

قوائد کی پابندی

کشتہ سازی کے سلسلہ میں جن ادویہ کا جو وزن تجربات و مشاہدات کی بنیادوں پر بتایا گیا ہو انہیں اسی وزن میں لینا چاہئے اپنی رائے سے انہیں کی بیشی سے اکثر اوقات کشتہ تیار نہیں ہوتا۔ اور اگر تیار بھی ہو جائے تو اس کے اندر وہ فوائد نہیں پیدا ہوتے جو وضع کے واضع کردہ اوزان اور ترکیب سے حاصل ہوتے ہیں۔

اوزان کے اندر کی بیشی کرنے کے علاوہ کسی ترکیب میں بھی تقدم و تاخر نہ کریں اور نہ کھرل کرنے پکانے یا آگ دینے کی جو مدت مقرر کی گئی ہے۔ اس کی ہدایات پر عمل کریں۔ بعض اوقات ہوا رفت حضرات ادویہ کے مقررہ مناسبت سے دواؤں کو کم و بیش کر کے کشتہ تیار کرتا چاہتے ہیں اور ناکام ہوتے ہیں اس لئے مقررہ وزن کو ملحوظ مناسبت بھی کی بیشی نہ کریں۔

بوٹہ میں دوا کا بند کرنا اور نکالنا

اگر کوئی دوا کسی بوتلی کے پانی یا کسی دوا کے سیال میں کھرل کی گئی ہو تو اس کو

خشک ہونے پر بوت، کشتہ سازی کے برتن میں بند کریں اور جب تک بوت خشک نہ ہو جائے اس کو آگ پر نہ رکھیں اور پھر جب تک بالکل خشک نہ ہو جائے دوا کو بوت سے باہر نکالیں جب بوت کو حرارت پہنچانے کے بعد باہر نکالیں تو پہلے راکھ کو اچھی طرح صاف کر لیں۔ پھر با آہستگی دوا کو باہر نکالیں۔

بوت

یہ اصطلاحی لفظ ہے کشتہ سازی میں کام آتا ہے مٹی کا ایک چھوٹا سا کنوری نما برتن ہوتا ہے۔ اس میں آگ سے نہ ٹو۔ نہ نئے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چکنی مٹی جس سے کہار برتن بناتے ہیں اور مٹانی مٹی ملا کر خوب کوئیں۔ اور تھوڑا تھوڑا پانی ملائے جائیں اس میں پرانی روٹی اور تھوڑی سی مونج کتر کر شامل کریں اور خوب گوندھیں اور پیالیاں تیار کریں اس کے بعد آٹھ دیکر اس کو پختہ کریں ہر آٹھ کے بعد مضبوطی کی خاطر بوت پر پک کرنے کے لئے چکنی مٹی ایک کھونٹک شور پچاس گرام جو کی بھوسی چالیس گرام آدمی کے سر کے بال قینچی سے ریزہ ریزہ کئے ہوئے ہیں گرام سب کو ملا کر دو تین روز تک کوٹ کر تیار کریں پیالوں کو آگ پر سرخ کریں اور مٹی پک کریں اور بار بار پکائیں جس سے پیالے مضبوط ہو جاتے ہیں اور آگ کی گرمی سے پختہ نہیں۔

پرانے کشتہ کی خوبی

جب کشتہ حسب قواعد بہترین تیار ہو جائے تو اس کو چھ ملایا ایک سال کے بعد استعمال کرنا بہتر ہے۔ خصوصاً تیار شدہ جب کسی زہریلی چیز کا ہو تو یہ احتیاط زیادہ قابل توجہ ہے اور باب تجربہ کا قول ہے کہ کشتہ جس قدر پرانا ہو گا اسی قدر بہتر ہو گا۔

لیکن اگر کشتہ بہت جلد استعمال کی ضرورت ہو تو بعض بحرین کہتے ہیں کہ اس کو شیشی میں بند کر کے مرطوب زمین میں تین چار یوم دفن کر دیں اس ترکیب سے کشتہ کی تیزی اور حدت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گیسوں یا جو کے انبار میں شیشی کو جس میں کشتہ ہو رکھنے سے اکثر اوقات کسی قدر اصلاح ہو جاتی ہے۔

کشتہ خام

اگر کشتہ خام رہ جائے تو اس کو دوبارہ آنچ دیکر درست کیا جاسکتا ہے۔ خام کشتہ اکثر اوقات بجائے فائدے کے ضرر رساں ہی نہیں بلکہ مہلک ہوتا ہے۔

کشتہ کی حفاظت

تیار ہونے کے بعد کشتہ کو کسی شیشی میں کارک مضبوط لگا کر رکھنا چاہئے کاغذ پڑیاں میں نہ رکھیں اور نہ ہی اس کو رہنے دیں ایسا کرنے سے اس کا اثر ناقص یا باطل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کشتہ کو ہوا اور پانی سے بھی محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے اس سے بھی کشتہ کی قوت اور اس کے فوائد کو نقصان پہنچتا ہے۔

آنچ کی مقدار کی نوعیت

کشتوں کی تیاری میں آنچ دینے کے واسطے نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ جس طرح ترکیب تحریر ہو اور جو وزن درج ہو بالکل اسی طرح عمل کرنا ضروری ہے۔

اگرچہ اکثر ترکیبوں میں آگ دینے کے لئے ایندھن ایلوں وغیرہ کا وزن درج ہوتا ہے مگر بعض اوقات ایلوں کے وزن کے بجائے بعض اصطلاحی الفاظ سے استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً گچٹ وغیرہ ایسے مقام پر جو اصطلاحی نام لگا ہوا ہے اسی کے مطابق آگ دیں۔ مثلاً گچٹ، بارہ پٹ سپٹ وغیرہ خاص خاص مقدار کے گڑھے ہوتے ہیں جن میں آپلے بھر کر آنچ دیجاتی ہے۔ اصطلاحی الفاظ کی وضاحت حرارت کے سلسلہ میں دیجاتی ہے جس کو پٹ دینا بھی کہا جاتا ہے۔

کشتہ کی تیاری کے سلسلہ میں جس قدر ایلوں کی آگ دینی ہو انہیں سے نصف سے زائد آپلے نیچے بجھائے جائیں اس کے بعد وہ چیز رکھیں جس کا کشتہ کرنا ہے پھر باقی ماندہ آپلے رکھ کر آنچ دیجائے، جب آنچ بالکل سرد ہو جائے تو وہ چیز نکال لیں کشتہ کی تیاری کے سلسلہ میں گڑھا کھودنا چاہیں تو ایسے مقام پر کھودیں جہاں ہوا کے جھونکے نہ لگیں اگر ہوا سے حفاظت نہ ہو سکے تو گڑھے کے اوپر ایک ماند رکھ کر اس کے درمیان سوراخ کریں۔ یا

راکھ اور مٹی وغیرہ سے ڈھانک دیں۔ لیکن درمیان سے کچھ حصہ نکال رہے۔

بعض اوقات مقررہ وزن پر آگ دیماتی ہے لیکن صرف ہوا کے جھونکے نکلنے سے کشتہ تیار نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہوا کے جھونکوں سے آگ جلد مشتعل ہو کر دوا کو یا تو ضرورت سے زیادہ حرارت پہنچا دیتی ہے یا آگ جلد ختم ہو جاتی ہے جس سے مطلوبہ وقت تک حرارت نہیں پہنچتی ان دونوں صورتوں میں کشتہ خراب ہو جاتا ہے۔

اگر کسی دوا کی تیاری کے سلسلہ میں آگ کا وزن معلوم نہ ہو تو آج کل کم دینے سے دوا خام رہ جاتی ہے۔ اور زیادہ آگ دینے سے دوا جل جاتی ہے۔ ایسی صورت میں چند مرتبہ عمل کرنے سے دوا جل جاتی ہے۔ جہاں تیز آگ دینے کی ضرورت ہو وہاں پرانے اُپلوں کی آگ دیں اور جس جگہ زیادہ تیز آج کی ضرورت نہ ہو وہاں جنگلی اُپلوں سے کام لیا جائے۔

ماء الحیات

دھاتوں کے کشتہ کی صحیح دھات کے ہونے کی شناخت ماء الحیات کی مدد سے کیا جاسکتی ہے۔ جس کا مکمل نسخہ ذیل میں ہے۔

نسخہ ماء الحیات

کیمیاوی اصطلاح میں ماء الحیات اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ کسی دھات کا کشتہ زندہ کر کے اصلی دھات کا پتہ لگایا جاسکے۔ اس کے درج ذیل دو نسخے ہیں۔

۱۔ گوگل، خردل، قد سیاہ، ہر ایک ایک جز شہد خالص دو بجز تمام دواؤں کو باریک کر کے شہد میں ملا لیں پھر اس مجموعہ میں دھات کا کشتہ ملا کر گولیاں بنائیں اور بوتل میں بند کر کے چرخ دیں۔ یعنی اس قدر حرارت پہنائیں کہ اس حرارت پر یہ پکھل جائے۔ جس دھات کا کشتہ ہو گا ظاہر ہو جائے گا۔

۲۔ شہد خالص، سہاگہ چوکیہ، تھمی اصلی سب چیزوں کو ہموزن لیکر جس کشتہ کو زندہ کرنا ہے۔ ملا کر چرخ دیں مذکورہ دوسرا نسخہ ماء الحیات زیادہ معروف ہے۔

مختلف دھاتوں کے نکلسات کی شناخت

بہترین کشتہ وہ ہے جو وزن میں ہلکا اور پانی میں ڈالنے سے تھرنے لگے بعض لوگ گیہوں کی بھوسی پانی میں ڈال کر اس میں کشتہ ڈالتے ہیں اچھا تیار شدہ کشتہ پانی میں تہہ نہیں نہیں ہوتا۔ اعلیٰ قسم کے کشتہ کی یہی شناخت ہے۔

کشتہ طلاء

سونے کے کشتہ کو آب لیہوں میں کھل کر کے دیکھیں اگر یہ سرخ رنگ لئے ہوئے ہو تو سمجھنا چاہے کہ اعلیٰ قسم کے سونے کا کشتہ ہے

کشتہ نقرہ

چاندی کے کشتہ کو لوہے کے ساتھ کھل کریں ایسی صورت میں یہ سیاہ رنگ دیتا ہے جو خالص چاندی کے کشتہ کی شناخت ہے۔

کشتہ ابرک

اس کشتہ کو برگ مدار تازہ میں کھل کریں کچھ دیر کے بعد اس میں چمک معلوم ہوگی۔

کشتہ تامبیر

اس کشتہ کو دہی کی ترشی میں ملا کر رکھیں اگر یہ سبز رنگ کا ہو جائے تو اس کو محمود سمجھا جاتا ہے۔

کشتہ سیسہ

آگ پر رکھنے سے سرخ رنگ ظاہر کرتا ہے۔

کشتہ سیسہ

کشتہ سیسہ اگر آگ پر ڈالیں تو دھواں نہ دیکھ

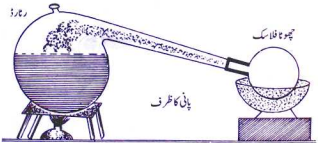
کشتہ ہڑ تال

منجمد شدہ خون پر ڈالیں اگر خون برنگ اصلی تحلیل ہو جائے تو درست ہے یہ
کشتہ آگ میں ڈالنے سے دھواں نہیں دیتا۔

کشتہ ذوقی الارواح

آگ میں ڈالنے سے دھواں نہیں دیتے ہیں۔

آلہ کشید تیزاب



تخمیر و تعفن۔ سڑانا، خمیر بنانا

تخمیر و تعفن ایک تجرباتی عمل ہے لیکن بعض اوقات اس عمل کے نتیجے میں مختلف قسم کی کارآمد چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً سرکہ شراب، روح شراب، دہی، وغیرہ۔

اس سلسلے میں شراب خیزد و فقار سرکہ در بہرہ اور کافچی کی تیاری کا طریقہ بنایا

جاتا ہے۔

شراب۔ خمر

شراب مختلف چیزوں سے تیار کی جاتی ہے اسی وجہ سے اس کی مختلف اقسام ہیں اسی طرح بعض اجزاء کے تناسب سے شراب ہلکی یا بھاری تیز تند ہوا کرتی ہے جن چیزوں سے شراب تیار کی جاتی ہے ان میں منھاس نشاستہ دار شکریات اجزاء (کاربوہائیڈریٹس) کی ہونی ضروری ہے مثلاً انگور، کشمش، مٹھی، مہوہ، چھوہار، کھجور، جو، گیہوں، چاول وغیرہ۔

دیی شراب کے کشید کرنے کا طریقہ

قد سیاہ یعنی گز پوست تازہ درخت ببول، پوست تازہ درخت بیری مگرے مکرے کر کے سب کو خم (شراب بنانے والا برتن) میں ڈالیں اس میں مناسب مقدار پانی کی شامل کریں گز کا دسواں حصہ گل مہوہ خشک ایک کپڑے کی تھیلی میں بہت ڈھیلا باندھ کر خم کے اندر چھوڑ دیں اور کشمش اور موہن منقی جیسے میوہ جات بھی ضرورت کے مطابق خم کے اندر داخل کریں جب خم میں لہن (جوش) اٹھ جائے تو گل مہوہ کی تھیلی جدا کر کے بدستور قراع انہی کی مدد سے کشید کریں۔

طبی شراب

اگر شراب میں طبی اغراض سے نشہ آور اور مدہوشی چاہیں۔ تو اس کی ترکیب میں اجوائن خراسانی بھنگ اور تخم دھتورا اضافہ کر دیں اس میں مزید نشہ کیلئے پوست

ششاس کا بھی اضافہ کریں اس کے بعد شراب کشید کی جائے اسی طرح اگر مقوی لودہ شامل کرنا چاہیں تو ان کو ایک شبانہ روز آب مقطر میں تر رکھیں اور ضیاسندہ تیار کریں بوقت کشیدگی لہن میں ملائیں۔ کیونکہ ایسے اجزاء کے لہن میں ڈالنے سے اکثر اوقات لہن خراب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر شراب میں گوشت شامل کرنا چاہیں اور اس کو مطہم بنانا چاہیں تو یخنی بنا کر بوقت کشیدگی لہن میں ملائیں۔

اگر ایک دفعہ کی کشید کردہ شراب میں دوسرا مرتبہ اجزاء پورے وزن سے لہن تیار کرنے کے بعد کشید کریں تو اس کی دو آئندہ کہا جائیگا۔ جو نسبتاً تیز ہوتی ہے۔ یعنی ایسی شراب میں پانی کے اجزاء کم اور اجزاء سکر یہ زیادہ ہوتے ہیں اسی طرح اگر بار بار عمل کیا جائے تو پانی کے تمام اجزاء تقریباً معدوم ہو جاتے ہیں اور خالص جوہر شراب باقی رہ جاتا ہے جس میں آگ کو آسانی کے ساتھ پکڑ لینے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اگر شراب میں پانی کے اجزاء بہت ہی خفیف مقدار میں ہوں تو تازہ چوند کی ولی ڈالنے سے پانی کے یہ اجزاء پونے کی ولی میں جذب ہو جاتے ہیں اور روح شراب بن جاتی ہے۔

نغیزہ (ارشٹ)

نغیزہ بھی خالص قسم کی غیر مقطر شراب ہے اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جب ایک یا چند اجزاء کا ضیاسندہ کر کے جو شانندہ بناتے ہیں ایسی صورت میں جب نصف پانی رہ جائے تو دوسرے اجزاء ملا کر ایسے مٹی کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھتے ہیں لیکن برتن نصف تک خالی رہے اس کے بعد دو چار مرتبہ دوا کے جو شانندہ کو لکڑی وغیرہ سے گھماتے اور چلاتے رہتے ہیں بعد ازاں دوا میں جب جوش آکر ختم ہو جائے اس کے بعد کپڑے سے بلا جنشش دمالش کے چھال کر چینی یا شیشہ کے ظرف میں محفوظ کر لیتے ہیں۔

در بہرہ (آشو)

فرق در بہرہ اور نغیزہ میں صرف اس قدر ہے کہ در بہرہ کا صرف ضیاسندہ تیار کرتے ہیں جبکہ نغیزہ میں ایک یا چند لودہ کا جو شانندہ تیار کیا جاتا ہے باقی ترکیب ایک جیسی ہے۔

تیاری آشو

یہ بھی ایک خالص قسم کی غیر مقطر شراب ہے اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ سنہ کے اجزاء کو ایک مٹی کے برتن (بڑے برتن) میں ڈال دیتے ہیں اور پانی اس قدر ڈالیں کہ یہ برتن نصف تک خالی رہے۔ بعد ازاں اس برتن کو گھوڑے کی لید میں اس طرح دفن کرتے ہیں کہ برتن کا منہ کھولا اور بند کیا جاسکے دفن کرنے کے تین چار روز بعد برتن میں بھری ہوئی دوا اور پانی کو کسی نکلڑی وغیرہ سے ہلاتے اور چلاتے رہیں بعد ازاں اس بات کی نگرانی کریں کہ جوش خود بخود فرو ہو جائے اس کے بعد بغیر ملے ہوئے سنگین کپڑے سے چھان لیں۔ اور شیشی یا چینی کے برتن میں محفوظ کر لیں۔

خل یا سرکہ کی تیاری

عموماً نشہ دار شکریلے اجزاء سے سرکہ بھی تیار کرتے ہیں ایسی چیزوں کا رس یا آب جو شانہ یا خیساندہ لیکر کچھ دنوں رکھ چھوڑتے ہیں اس میں فتور غلی اور اجسام غریبہ پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ سرکہ بن جاتا ہے اسی اصول پر گنے اور جامن گڑ، انگور انجیر اور کھجور تازی قبوایہوں اور چاول سے مختلف اقسام سرکہ تیار کئے جاتے ہیں۔

سرکہ بنانے کے لئے اس سیال یا رس میں جوڑن کے طور پر تھوڑا سا سرکہ ملا دیا جاتا ہے۔ یا ایسا برتن استعمال کیا جائے جس میں پہلے سرکہ تیار کیا جا چکا ہو۔ تاکہ وہ اختصار غلی یا اجسام غریبہ پیدا کرنے میں مدد کرے جس کے بعد سرکہ تیار ہوتا ہے۔

گنے کے رس کا سرکہ

گنے کا رس لیکر ایک چکنے گھڑے میں یا ایسے گھڑے میں جس میں سرکہ پہلے تیار کیا جا چکا ہو۔ یا جوڑن کے طور پر موجود رس ڈال کر اس کا منہ بند کر دیں یہاں تک کہ اس میں ترشی پیدا ہو جائے اجسام غریبہ کی پیدائش کے بعد اس کو چھان کر کسی دوسرے برتن میں محفوظ کر لیں۔ اگر سرکہ میز اور مزید ترش کرنا چاہیں تو اس میں تھوڑی سی رائی ملا دیں۔ اسی طرح جاسن کا سرکہ جامن کے پھل کو خوب مل کر رس حاصل کر کے بنایا جاتا ہے۔

گڑ کا سرکہ

گڑ دس کلو کو پچیس لیٹر پانی میں ڈال کر سرکہ کے پکنے مسئلہ برتن میں ڈالیں اور منہ بند کر کے گل حکمت کریں اور اس برتن کو گیبوں کے انبار میں یا زمین میں دفن کر دیں پندرہ بیس یوم کے بعد چھان کر کسی دوسرے سرکہ کے برتن میں ڈال کر گل حکمت کر کے اکیس روز تک پھر زمین میں دفن کر دیں اس کے بعد دیکھیں اگر اس میں ترشی آگئی ہے اور یہ درست ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر اکیس روز تک دھوپ میں رکھنے سے گڑ کا سرکہ تیار ہو جاتا ہے۔

اسی ترکیب سے شکر کا سرکہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

سرکہ انگوری

منقی، یا کشمس پانچ کلو گردو غبار اور بھگوں و بیجوں سے پاک صاف کر کے یا تازہ انگور کا رس لیکر ایک منی کے پکنے گڑے میں اگر کشش یا منقی ہے تو بیس لیٹر پانی اس میں شامل کریں جوڑن کا شامل کرنا ضروری ہے اور منہ خوب اچھی طرح بند کر کے بحفاظت رکھیں اکیس روز کے بعد اس میں پھنگری تک لاہوری ہر ایک پچاس گرام ڈال کر پھر منہ بند کر دیں تیس روز کے بعد چھان لیں اور کام میں لائیں۔

نوٹ :- اگر گڑ اچکنا نہ ہو یا پہلے سے سرکہ کا استعمال شدہ نہ ہو تو اس کے اندر موسم چہ پی ہر ایک پانچ تولہ آگ پر گرم کر کے گڑے کے اندرونی حصہ میں مل دیں اس کے بعد اس میں سرکہ ڈالیں چھوہارے اور انجیر وغیرہ کا سرکہ بھی اسی طرح تیار کرتے ہیں۔

سرکہ شراب

ہلکی شراب کو اگر گھول کر ایسی جگہ رکھ دیں جہاں وہ ہوا سے محفوظ نہ ہو اور فضائی حرارت ۶۸° سے ۸۰° درجہ تک کی ہلکی شراب سرکہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

کانچی، مری، آبکامہ، سرکہ ہندی

کانچی یا مری کا دوسرا نام آبکامہ یا سرکہ ہندی بھی ہے ہندی کتابوں میں اس کے بنانے کی دو ترکیبیں لکھی ہوئی ہیں۔

ترکیب اول:- بغیر دھوئیں کی آگ پر یعنی انگاروں پر تھوڑا سا زیرہ لہسن اور تیل ڈال کر اس کے اٹختے ہوئے دھوئیں کے اوپر ایک مٹی کا مستعملہ برتن ہانڈی وغیرہ اوندھا کر رکھیں تاکہ تیل وغیرہ کے آگ پر ڈالنے سے جو دھواں اٹھتا ہے وہ برتن میں جذب ہو جائے۔ جلتے ہوئے حصوں کی خوشبو برتن میں آجاتی ہے اس کے بعد رائی نمک اجوائن زیرہ کو پانی میں حل کر کے طرفہ کور میں ڈال کر اس کا منہ بند کر کے اس برتن کو دھوپ میں رکھتے ہیں تاکہ اس میں ترش پیدا ہو جائے جو گرمی میں جلد اور سردی میں دیر سے ترش ہوگا کانچی جس قدر پرانی ہوگی اسی قدر بہتر ہوگی۔ یہی کانچی ہے جس میں اکثر ماش کی دال کے بڑے ڈال کر کھاتے ہیں۔

ترکیب دوم:- کانچی جو بطور دوا مستعمل ہے وہ چاول گہوں جو اور جوار وغیرہ سے بنائی جاتی ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ جس طرح غلہ درکار ہے کسی روغنی برتن میں ڈال کر اس میں پانی ڈالیں اور قدرے نمک اضافہ کر دیں اس کے بعد برتن کا منہ خوب اچھی طرح بند کر کے چالیس روز تک دھوپ میں رکھیں تاکہ خوب ترش ہو جائے۔ اس کے بعد صاف کر کے کام میں لائیں۔

ترکیب سوم:- کانچی بنانے کا طریقہ ایک یونانی کتاب میں بھی ہے گہوں کی موٹی روٹی نصف کلو وزن کی لے کر ایک ہانڈی میں بند کر کے رکھیں جب وہ متعفن ہو جائے تو خوب کچل کر پانچ لینر سرکہ اور سو گرام نمک ملا کر چار ہفتہ دھوپ میں رکھیں پھر مل کر چھان لیں اور پودینہ ساٹھ گرام سونٹھ تیس گرام فلفل سیاہ پچاس گرام، حتم پانک بیس گرام نمکوب کر کے ملائیں اور ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں اس کے بعد چھان کر محفوظ کریں۔

تیزاب۔ حامض

حامض، ترش، تیزاب کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ دنیا کی ہر ترش چیز تیزاب ہے۔ اور کوئی تیزاب ترشی سے خالی نہیں ہے خود وہ نباتی ہو یا حیوانی یا معدنی، تیزاب اور کھار دونوں ایک دوسری کی مخالف ہیں۔ ایسڈ کی ضد الکی ہے۔

دودھ جب دی ہو کر ترش ہو جاتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے اندر تیزاب حامض شیر، یا تیزاب شیر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو لیکک ایسڈ کہتے ہیں اہلی اندر ترش سیب ترش لیموں کا غذی اسی طرح دوسرے کھنے پھل میں ترشی اسی لئے ہوتی ہے کہ ان کے اندر جو ہری حیثیت سے ایک ترش مادہ پایا جاتا ہے جس کو تحلیل و تجزیہ کے عمل سے علیحدہ بھی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ دی کا تیزاب اگر حیوانی ہے تو پھلوں کا ترش جو ہر نباتی تیزاب ہے اور گندھک کے اندر معدنی تیزاب موجود ہے۔

بہت سی چیزیں جب سڑتی اور گھلتی ہیں تو ان میں تیزاب پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ سرکہ اس کی ایک مثال ہے بعض تیزابات از خود پیدا ہو کر تے ہیں جس میں انسانی صفت کو کوئی دخل نہیں اور بعض تیزاب صنعتی اعتبار سے انسان تیار کرتا ہے۔ جو کارخانہ قدرت میں از خود بھی طبعی ترکیب و تحلیل سے تیار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض تیزابات عمل تصعید سے تیار کئے جاتے ہیں جس کی مندرجہ ذیل چند صورتیں ہیں۔

تیزاب کشید کرنے کا طریقہ

پہلا طریقہ :- دو بانڈیاں یا گھڑے ایک ہی طرح کے لئے جائیں اور ان کے منہ کو پتھر پر گھس کر ہموار اور مسطح کر لیا جائے ان میں سے ایک گھڑے پر جس کا تیزاب حاصل کرتا ہے اس طرح بھریں کہ گھڑا نصف خالی رہے اور تہہ تہہ ایک تہہ دوا کی اور ایک تہہ بالو یا ریت کی ہو تو بہتر ہے۔ دوسرے گھڑے کے اندر چکنی مٹی یا گھڑا مٹی یا مٹائی مٹی کا لپ کر دیں دونوں گھڑوں کے منہ کو آپس میں ملا کر مضبوط

کپڑوں یا مگل حکمت کریں گوڑہ و جتر کی شکل جس طرح عمل تصعید میں ہوتی ہے بنائیں خالی گھڑے کی بالائی جانب اور دوا سے بھرے ہوئے گھڑے کو نیچے کی جانب کرتے ہوئے یا دونوں گھڑوں کو برابر لیکن خالی گھڑے کو قدرے نیچے رکھیں۔ دوا والے گھڑے کے نیچے آنچ دجائے اور خالی گھڑے کے اوپر پانی سے تر شدہ کپڑا رکھتے ہیں جب کپڑا رکھا ہو اگر م ہو جائے تو پھر اس کو ٹھنڈے پانی سے تر کریں خالی گھڑے میں جو متوازی رکھا ہے چھوٹے چھوٹے چار پانچ سوراخ کر دیے جائیں۔ حرارت پاکر دوا کے بخار اڑیں گے جو خالی گھڑے میں جا کر کپڑے کی ٹھنڈک سے متاثر ہو کر بنائے گئے خالی گھڑے کے سوراخوں سے منجمد ہو کر اگر رقیق تیزاب ہے تو ٹپکنا شروع ہو جائیں گے جن کو کسی برتن میں جمع کر لیں اور گھڑا اوپر نیچے ہے تو سوراخ کی ضرورت نہیں خشک تیزاب یا ایسڈ بخاری صورت میں اڑ کر جمع ہو جائیگا عمل کے پورا ہونے کے بعد گھڑے کو علیحدہ کر کے جو مادہ گھڑے کے کناروں پر جمع ہو گا اسے محفوظ کر لیں۔

دوسری طریقہ :- دو آتش شیشیاں لیکر ایک شیشی میں جس دوا کا تیزاب حاصل کرنا ہو اس کو ڈالیں اور اس کے منہ پر دوسری آتش شیشی کا منہ داخل کر کے مضبوطی کے ساتھ بند کر دیں۔ پھر دوا والی شیشی کو دائرہ ہاتھ میں رکھیں اور دوسری شیشی جس کا منہ دوا والی شیشی کے ساتھ جڑا ہوا ہے اس کے جسم والے حصہ کو پانی سے بھرے ہوئے ایک گہرے برتن میں نصف تک غرق رکھیں جب پانی گرم ہو جائے تو تبدیل کر دیں خالی شیشی میں تیزاب جمع ہو جائیگا۔

تیسرا طریقہ :- ایک رہارڈ لیکر اس میں جس چیز کا تیزاب حاصل کرنا ہو اس کو نصف تک بھر دیں رہارڈ کی انتہائی لمبی ٹنگی میں ایک دوسرا فلاسک جوڑ دیں اس دوسرے فلاسک کو پانی سے بھرے ہوئے پیالہ میں رکھیں یا اس میں ایک کنڈنسر لگا دیں رہارڈ کو دائرہ ہاتھ پر رکھیں تیزاب بخاری صورت میں اڑ کر فلاسک میں جمع ہو جائیگا۔ اس ترکیب سے خشک شور کا تیزاب بنایا جاتا ہے جس میں کلورین گیس مل

کر پانی کے عمل سے ہائیڈروکلورک ایسڈ اور نائٹروجن گیس کے ملنے سے نائٹرو ایسڈ تیار ہوتا ہے۔

ترکیب تیار می تیزاب شورہ

شورہ کا تیزاب معمل میں اس طرح تیار کیا جاتا ہے قلمی شورہ کو رہارڈ میں ڈالیں اور اس میں گندھک شامل کریں پھر رہارڈ کے نیچے آگ دیں۔ جس کے نتیجہ میں پناشیم سلفیٹ وجود پذیر ہو گا۔ پناشیم سلفیٹ ایک ٹھوس مرکب ہونے کی وجہ سے رہارڈ کے اندر ہی رہتا ہے مگر شورے کا تیزاب بخاری صورت اختیار کر لیتا ہے۔

شورے کا تیزاب سب سے پہلے عرب طیب جابر بن حیان نے بنایا تھا۔ اس میں گندھک بر اور است استعمال نہیں کی گئی۔

لیموں کے رس میں سائٹرک ایسڈ سیب کے رس میں میٹک ایسڈ انگور اور املی کے رس میں نائٹرک ایسڈ اور سرکہ و شکر میں ایسی تک ایسڈ ہوتا ہے۔

در اصل تیزاب ایک جھلسا دینے والی خفنی حرارت ہے جو کاوی اثرات رکھتی ہے کچھ چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو تیزابی خصوصیت تو رکھتی ہیں مگر تیزاب نہیں ہوتیں۔



ست

ست ایک ہندی لفظ ہے جس کا اطلاق بہت ہی عام ہے کبھی عصارہ اور ب کو بھی ست ہی کہا جاتا ہے۔ غرض ست بھی ایک جوہر فاعلہ ہے ست نچوڑ کر میزیوں کے پانی کو یا عمل تصعید سے تیار کرتے ہیں ست کبھی دھونے اور نتھارنے سے بھی تیار ہوتا ہے۔

ترہ تازہ سبز جزی بوٹیوں کو کچل کر رس حاصل کر کے اس رس کو حرارت پہنچا کر پانی بخاری صورت میں اُڑا دیتے ہیں سفوف رہ جاتا ہے یہی ست کہلاتا ہے۔ کبھی خشک ادویہ کو پانی میں تر کرنے کے بعد پھر کچل کر اس کا رس حاصل کر کے ست بناتے ہیں۔

ست گلو

در اصل گلو کے نشاۃ دار شکرے اجزاء یعنی کاربوہائیڈس ہوتے ہیں جو مزے کے اعتبار سے تلخ ہوتے ہیں خصوصاً نیم چڑھی گلو زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ گلو کو کچل کر اور اگر خشک ہے تو پانی میں بھگو کر کچل کر اس کا رس حاصل کر لیتے ہیں حاصل شدہ کڑوا رس آگ پر پکاتے ہیں اور پانی کو بخاری صورت میں اُڑا دیتے ہیں اس کا نشاۃ باقی رہ جاتا ہے یہی ست گلو ہے جو ست گلو آتش کہلاتا ہے اگر رس کو نکال کر آفتاب کی حرارت میں خشک کریں تو ست گلو آفتابی کہلاتا ہے۔

ست لوبان

عمل تصعید سے حاصل ہوتا ہے

ست بہروزہ ست سلاجیت

در اصل بہروزہ مصطفیٰ اور سلاجیت مصطفیٰ کو کہتے ہیں

ادھان، دُہن، روغنیات

جنتر

آپوریدک میں وہ آلات دوا سازی جنتر کہلاتے ہیں جن کو عموماً کشید روغن میں اور بعض کو کشید روح عطر اور عریات کے کشید میں استعمال کیا جاتا ہے گویا بعض ادویہ کے ست اور جوہر اصلیہ فاعلہ موثرہ ایسے ہی آلات سے حاصل کرتے ہیں۔ اس کی متعدد صورتیں اور مختلف نام ہیں جو درج ذیل ہیں۔ روغن حاصل کر کے طریقوں سے قبل رکھا کچھ لینا ضروری ہے۔

بالو جنتر، حمام رملی

کسی آتش شیشی میں دوا ازال کر تین بار کپڑوئی کرتے ہیں اور ہر بار سکھاتے ہیں تاکہ مذکورہ شیشی حرارت پا کر چٹخ نہ سکے۔ اس کے بعد ضرورت کے مطابق حسب ہدایت شیشی کا منہ بند کر دیں یا نکلا رکھیں اس شیشی کو ایک چوڑے منہ کی ہانڈی جس کے پینڈے میں باریک چند سوراخ ہوں اور ایک بڑا سوراخ ہو جس پر کوئی چیز اس انداز سے رکھی جائے کہ قدرے گرمی اندر پہنچ سکے۔ اور اس کے اندر ریت یا بالو بھری جائے شیشی کو ریت میں دبائیں کبھی ہانڈی کے منہ کو بند کر دیتے ہیں اور کبھی نکلا رکھتے ہیں یا ایک ہانڈی پہلی ہانڈی کے منہ پر او نہا کر رکھیں اور آتش شیشی والی ہانڈی کو بند کر دیں گل حکمت کے بعد جس قدر حرارت کی ضرورت ہو حرارت پہنچائیں جو ادویہ آتش شیشی میں ڈالی جائیں وہ خشک شدہ ہوں ورنہ ان کے اٹختے ہوئے بخارات شیشی کو توڑ دیں گے۔

بھودر جنتر

دو کوزے یا پیالے جن کے منہ کو گھسکر ہموار کر لیا گیا ہو اس کے اندر دوا بھرنے کے بعد ریت کے ٹھیک درمیان رکھ کر آگ جلائیں۔

تیجو جنتر

قرع انبیق کا آج رویدک نام ہے۔

ڈمرو جنتر

اس کی تفصیل عمل تصعید میں بتائی جا چکی ہے یہاں پر روغن موم کے سلسلہ میں ضرورت ہوئی ہے۔

ڈولی جنتر

حمام تعلق، ایک ہانڈی میں دودھ یا کوئی سیال بھر دیتے ہیں جو اس ہانڈی کے نصف تک رہتا ہے۔ اس کے بعد جس دوا کو پکانا ہو اس کو پوتلی میں باندھ کر کسی ککڑی جیسی چیز کو ہانڈی کے اندر رکھ کر اس پوتلی کو ٹکادیتے ہیں دودھ کے اٹھتے ہوئے بھاپ سے اور دودھ کی گرمی سے دوا کو ملتی رہتی ہے لیکن پوتلی کو سیال میں غرق رکھیں اور یہ ہانڈی کے پینڈے نہ لگے۔

نوٹ:- اگر پارہ رکھ کر پکانا ہو تو یہ پوتلی باندھنے سے نہیں ٹہرتا بلکہ اپنے ثقل اور رقت کی وجہ سے نیچے کی جانب بہ جاتا ہے۔ اس لئے اس کے نیچے بھونج تھر رکھنا چاہئے۔ اگر دوا کی پوتلی سیال میں غرق رہے۔ تو یہ اس کو حمام تعلق غرق کہتے ہیں اور محض لگی رہے تو حمام تعلق یا ڈولی جنتر کہلاتا ہے۔

کچی جنتر

کانچ کی ساخت کی آتش شیشی کو کہتے ہیں جس کو کپڑوتی کے ذریعہ مضبوط بنا کر باو جنتر یا ہٹل جنتر میں کام لیا جاتا ہے۔ فلاسک اس کی جگہ پر مستعمل ہے۔

کھچپ جنتر، کچھوا جنتر

مٹی کا ایک پیالہ لیکر اس پیالے میں نمک بھر کر درمیان میں سپٹ رکھتے ہیں پیالے کے اوپر ایک مٹی کا ٹکڑا رکھ دیتے ہیں اس کے اوپر آگ جلائی جاتی ہے یہ طریقہ

گندھک کو حرارت پہنچانے کے لئے کیا جاتا ہے۔

پتال جنتر

کشیہ روغن کا ایک آرہ ہے جو زمانہ قدیم میں روغن حاصل کرنے کے لئے مستعمل تھا۔ اس کی متعدد اشکال ہیں چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

پہلا طریقہ :- ایک منی کا گھڑا بڑا لیکر نصف سے اس کے دو حصے کر دیئے جائیں۔ نچلے پینڈے والے حصہ میں ایک اس قدر بڑا عین وسط میں سوراخ کیا جائے کہ آتشی شیشی کا منہ اس میں سے بآسانی گزر کر باہر نکالا جاسکے۔ اس کے بعد لمبے گردن والی ایک آتشی شیشی یا فلاسک فائر پروف لمبی گردن والا لیکر اس میں دوا یا اس کا سنوف یا سنوف سے بنائے گئے حبوب اس فلاسک یا آتشی شیشی میں بھر دیں اور نیم کی سیٹکوں یا گھوڑے کے بالوں کا ایک چمچا بنا کر اس سے آتشی شیشی کا منہ بند کر دیں اس کے بعد مذکورہ شیشی کو خوب اچھی طرح کپڑوتی یا گل حکمت کے ذریعہ پیٹ دیں تاکہ یہ مزید حرارت برداشت کر سکے۔ خشک ہونے کے بعد گھڑے کے نچلے حصے میں بنائے گئے سوراخ سے آتشی شیشی کا منہ گزار کر شیشی کو اونڈھا کر کے باہر نکال دیں۔ گھڑے کے خالی حصہ میں میٹگی یا اُٹے بھر دیں۔ اور آگ جلائیں۔ آتشی شیشی کے منہ کے قریب ایک دوسرا برتن یا چوڑے منہ کی شیشی رکھ دیں دوا کا روغن حرارت پا کر نکلے گا جو رکھے ہوئے برتن میں جمع ہوتا شروع ہو جائیگا۔ یہ بات یاد رہے کہ گھڑے کو اس کے باقی حصہ میں بجا کر کسی اونچی تپائی پر رکھیں تاکہ روغن کو چکنے کے لئے جگہ مل سکے۔ اس طرح انڈے کا تیل حاصل کرتے ہیں۔

دوسرا طریقہ :- مسلم گھڑا لیکر اس میں دوا بھر دیں لیکن دوا بھرنے سے پہلے گھڑے کے پینڈے میں آٹھ دس باریک سوراخ کر دیں۔ گھڑے کے منہ کو ڈھکن سے ڈھک دیں زمین کے نیچے ایک گہرا گڈھا کھودیں۔ اس طرح کہ اس بڑے گڈھے کے اندر ایک چھوٹا گڈھا اور بنایا گیا ہو جس میں پیالہ رکھ دیں بڑے گڈھے کے منہ پر گھڑے کو بجا کر رکھیں منہ کے ڈھکن کو گل حکمت کے ذریعہ خوب اچھی طرح بند

کر دیں۔ خشک ہونے کے بعد گھڑے کو ہر جانب سے اُپلوں سے چن دیا جائے اور آگ دیجائے روغن بنائے گئے سوراخوں کے ذریعہ ٹپک کر پیالہ میں جمع ہو جائیگا۔ اس طرح سے بھلا نوال کو بھی مدبر کیا جاتا ہے۔ جس کا شہد یا رطوبت پیالہ میں جمع ہو جاتی ہے۔

تیسرا طریقہ :- دو گھڑوں کو گھسکر منہ ہموار کرنے کے بعد ایک گھڑے میں چند سوراخ کر کے دوسرے گھڑے میں دوا بھرنے کے بعد متوازن لیکن خالی گھڑا قدرے نیچے رہے کسی تپائی میں رکھ کر دونوں گھڑوں کو مکمل حکمت سے ملا کر دوا والے گھڑے کے نیچے آگ جلائی جائے جس کا طریقہ تیزاب کشید کرنے اور عمل تعقید میں گزر چکا ہے اس میں دوا اس ترکیب سے بھری جاتی ہے کہ دوا اور نمک یا ریت کی تہہ بہ تہہ۔ کہتے ہیں اس طرح روغن موم حاصل کیا جاتا ہے۔

جل جنتر

پارہ کو منعقد اور منجمد کرنے کے سلسلہ میں جل جنتر کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے اجزاء ترکیبی میں ایک لوہے کی بڑی کڑھائی یا چوڑے منہ کا گہرا تاج ہے والا برتن لیکر، ایک چھینی یا تاب چھینی کا پیالہ کڑھائی کے چنیدے پر اس طرح رکھتے ہیں کہ پہلے پیالے کے نیچے وہ دوا جس کا روغن حاصل کرنا ہے یا منجمد کرنا ہے رکھ کر اس کے اوپر پیالہ اونڈھا کر رکھنے کے بعد دوا کو اس پیالے سے ڈھانک دیتے ہیں۔ کڑھائی اور رکھے ہوئے پیالے کے مقام اتصال کو ایک خاص مصالحہ سے جلی بنا کر اس طرح لگاتے ہیں کہ پیالہ جم کر کڑھائی سے متصل ہو جاتا ہے اور کوئی رقیق ڈھکے ہوئے مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے بعد کڑھائی کی باقی خلاء میں پانی بھر دیتے ہیں اور کڑھائی کے نیچے آنچ جلائی جاتی ہے۔ جس سے پانی بھی گرم ہوتا ہے اور دوا میں براہ راست حرارت پہنچ جاتی ہے یہ تاثرات جب دوا میں پہنچتے ہیں تو ان سے مقصد حاصل ہوتا ہے۔

جل مندرہ

ایک خاص قسم کا مصالحہ ہے جو جل جنتر میں کڑھائی اور اس کے چنیدے کے

مقام اتصال کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اہل ہوا پانی پیالہ کے اندر نہیں جاسکتا۔ یہ معاملہ جس قدر گرم ہوتا ہے اسی قدر اس کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔

نسخہ جلمندرہ

بہر روزہ کو گرم پانی میں ڈال کر جوش دیں حتیٰ کہ وہ سخت ہو جائے بعد ازاں اس کو ٹکڑے ٹکڑے کریں پھر سفید، قلعی، توتیا، سبز برادہ سیسہ پارہ ہموزن لیکر کھل میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا بہر روزہ ڈالتے رہیں اور سختی کرتے رہیں کھل نہایت زور سے کریں تاکہ یہ موسم کی مانند نرم ہو جائے۔ پھر اس کو اہرن یا نہائی میں رکھ کر ہتھوڑے سے اس قدر کونٹیں کہ اس میں نرمی کے ساتھ ساتھ لیس بھی پیدا ہو جائے۔ اب اس کی لمبی بنی بنا کر کٹورے کے گرد رکھ دیں جو آگ کی گرمی سے پیالہ اور کڑھائی کے مقام اتصال پر چٹ جائیگا۔ اور پانی ڈالنے سے ایسا سخت ہو جائیگا۔ کہ پانی بالکل اندر نفوذ نہیں کر سکے گا۔ جب عمل پورا ہو جائے تو اس کو نکال کر محفوظ کر لیں تاکہ دوبارہ کام لیا جاسکے۔ بعض حضرات اس کا کڑا بنا کر ہاتھ میں پکین لیتے ہیں۔ اور وقت ضرورت اس سے کام لیا جاتا ہے۔

جلمندرہ کا دوسرا نسخہ

خنیر تازہ لیکر ورق ورق تراشیں ایک ہموار پتھر پر خیر بجھا چو نہ باریک شدہ بچھا کر اس کے اوپر خنیر کے ورق علیحدہ علیحدہ رکھیں اور وہی چو نہ اس قدر چھڑکیں کہ سب خنیر کے ورق چپ جائیں ان کے اوپر ایک ہموار ورزنی پتھر رکھیں اس طرح دس یوم دھوپ میں رکھیں تاکہ خنیر کی تمام دھیت دور ہو جائے اس کے بعد پانی سے دھوئیں اور دوبارہ نیچے اوپر (فرش و لحاف) بچھا کر چو نہ کو ڈالیں اور بدستور پتھر کے نیچے ایک ہفتہ تک مزید دبا کر رکھیں اگر ابھی دھیت باقی ہو اور وہ پانی پر آجائے تو پانی اور نمک کے ساتھ کسی چٹیلی میں جوش دیں اس کے بعد باریک کر کے جدا کر لیں جو وقت ضرورت سفیدی بخشد مرغ ایک شیشی میں ڈال کر حرکت اس قدر دیں کہ تمام سفیدی بھاگ دار ہو جائے اس کے بعد تھوڑی دیر رکھ چھوڑیں تاکہ وہ صاف پانی بن جائے بعدہ خنیر باریک شدہ بقدر

ضرورت کمرل میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا سفیدی بیضہ کا پانی ڈالکر کمرل کریں جب بخوبی حل ہو جائے اور کمرل سے موصلی چپکنے لگے تو چونہ کا صاف شفاف پانی قطرہ قطرہ ڈال کر ملائیں تاکہ اس کا قوام نجوڑنے کے قابل ہو جائے اس سے نہایت عمدہ جلد بردہ تیار ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ ٹونے ہوئے شیشے یا چینی کے برتن بھی جوڑے جاتے ہیں۔

نسخہ دیگر

برادہ سپرہ حسب ضرورت لیکر اس میں شیر برآمد بقدر ضرورت ڈال کر اس قدر کوٹیں کہ یہ موسم کی مانند ہو جائے پھر اس کی جی بنا کر بطریق اول استعمال میں لائیں۔

ماش کی دال کا آنا اور روغن سیندور سے بھی جلد بردہ لے سکتے ہیں اس کو سخت کرنے کے لئے چونہ ملا کر سخت کر لیتے ہیں۔

گر بھ جسنر

کشیہ مرق تعریق حلی کے طریقوں میں پیالہ دیگ کے اندر رکھ کر اور اس کے چاروں جانب پانی سے بھینگی ہوئی دوا کی روح حاصل کرنے کا طریقہ ہے دیکھو تعریق حلی۔

اس کی متعدد صورتیں ہیں ان میں سے اول یہ ہے جس سے خاص طور پر روغن یا روح حاصل کرتے ہیں۔

ایک تانبے کا دیگ لیکر اس کے اندر لوہے کی تپائی رکھیں جس کے اوپر چینی کا پیالہ رکھا جائیگا۔ دیگ میں رکھے ہوئے پیالہ کے چاروں جانب دوا دیہ جنکا تیل نکالنا ہے نیم کو ب کر کے ڈال دیں۔ رکھے ہوئے چینی کے پیالہ کو تاروں سے باندھ کر دیگ کے وسط میں لٹکا دیا جائے ان تاروں کا آخری سرا دیگ کے گلے سے باندھ دیں اور دیگ کے منہ ایک مہذب پیالہ خاصہ ان نما سطرچ رکھیں کہ اس کا زیادہ گہرا حصہ اوپر کی جانب ہو جس میں خنڈا پانی بھرا جاسکے۔ اس ڈھکن کو دیگ پر رکھ کر گل حکمت کے ذریعہ مضبوطی سے لگا دیں۔

دیگ کو چوبے پر رکھیں نیچے آگ جلائیں اوپر کے برتن میں خنڈا پانی بھر دیں اویہ سے بخارات نکل کر اوپر رکھے ہوئے خنڈے پانی کی خنڈک سے متاثر ہو کر تیل یا مرق کی

صورت میں چینی کے پیالہ میں جمع ہو گئے۔ عمل کے پورا ہونے کے بعد تیل کو نکال لیں۔

دوسرا طریقہ :- ایک دیگچہ میں نصف تک پانی بھر دیں دیگچہ کے منہ پر ایک مضبوط کپڑا باندھ کر اس کے اوپر نیم کو ب اوویہ بچھا دیتے ہیں اس کے اوپر ایک کنورا اونڈھا کر رکھ دیتے ہیں تاکہ کنورے کے دباؤ سے کپڑا دبا رہے۔ اور بخارات کے زور سے اُٹھنے نہ پائے دیگچہ کے نیچے آگ جلاتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد کنورہ ہٹا کر دوا کی پوٹلی اسی کپڑے سے بنا کر قلعہ میں دبا کر نچوڑتے ہیں اس طرح چند بار کرنے سے اوویہ کا تمام روغن نکل آتا ہے۔ اس میں جو تھوڑا بہت پانی ہوتا ہے اس کو حرارت سے ازا دیتے ہیں۔

روغن حاصل کرنے کے دیگر طریقے

بعض اوویہ میں روغن کثیر ہوتا ہے بعض میں کم ہوتا ہے اور بعض اوویہ کی محض تاثیر لینا ہوتی ہے ایسی صورت میں روغن حاصل کرنے کے متعدد طریقے ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

زیادہ روغنی اوویہ سے روغن حاصل کرتا

اگر روغن ایسے تخموں سے نکالنا ہو جن میں روغن زیادہ ہوتا ہے مثلاً بادام ریختی چلغوزہ ناریل کجھ، کاہو، کدو، مال کنگنی تو ایسی چیزوں کا کولہو کی مدد سے روغن حاصل کر لیتے ہیں ان میں بعض چیزوں سے ساٹھ فیصد تک روغن ہوتا ہے۔

طریقہ دیگر

مغزیات یا تخموں کو کچل کر پانی ملا کر پٹائیں خوب پکنے کے بعد آگ سے اتار کر رکھیں ٹھنڈا ہونے پر روغن پانی کے اوپر اور اس کا فضلہ نیچے تہہ نشیں ہو جائیگا روغن کو آہستہ سے بخار کر غلیظہ کر لیں یا چھان لیں یا سجدہ تک فتل میں ڈال کر روغن اور پانی الگ کر لیں۔ تھوڑے پیمانے پر روغن نکالنے کا یہ آسان طریقہ ہے۔

طریقہ دیگر

مغزیات کو کھل کر تھوڑی مصری اور تھوڑا پانی ملا کر گرم کر کے نچوڑ لیتے ہیں اس ترکیب سے بھی روغن نکل آتا ہے۔

طریقہ دیگر

مغزیات کو حد درجہ کوٹ کر اس میں قدرے مصری اور پانی ملائے ہیں پھر تانبے کے قلعی دار برتن یا چینی کے برتن میں رکھ کر کونکوں کی آٹھ میں رکھتے ہیں جب یہ گرم ہو جائے تو مٹی یا گچے سے دباتے ہیں برتن قدرے تر چھا ہے روغن نکل آتا ہے۔

طریقہ دیگر

منزکد اور ختم کا ہو جیسی چیزوں کو باریک چس کر اور لہدی بنا کر مونچ کے اندر رکھیں اور آگ پر گرم کر کے اس قدر زور سے بلدیں کہ تمام روغن نکل آئے اس کے نیچے چینی یا شیشہ کا برتن رکھ دیں تاکہ اس میں روغن جمع ہو جاوے۔

کم روغنی ادویہ سے روغن حاصل کرنا۔ اگر ایسی ادویہ کا روغن حاصل کرنا چاہیں جس میں مقدار روغن کم ہو تو اس کو اس طرح حاصل کریں گے۔ کہ ایک قلعی دار برتن میں نصف تک پانی بھر دیں اور اس پر باریک کپڑا باندھ کر اوپر سے دوا کو نیم کوب کر کے رکھیں اور چٹیلی کے کناروں پر آگ لگوا دیا جائے لیکن اس آگ کی مینڈھ قدرے اونچی رہے اس کے اوپر لوہے کا ایک توار رکھ دیں تو اسے دوا سے قدرے اوپر رہنا چاہئے۔ اس کے بعد چٹیلی کے نیچے آگ جلائیں اور توار کے اوپر کچھ دیکھتے ہوئے کونکوں کے انگارے رکھ دیں تھوڑی دیر میں دوا کا روغن کپڑے سے چھن کر چٹیلی میں بھرے پانی میں چلا جائیگا بھرے تار کے ذریعہ پانی سے روغن جدا کر لیں اس ترکیب سے روغن لوہے کے برتن پر بہوئی اور روغن دار چینی حاصل کیا جاتا ہے۔

بہت ہی کم روغنی ادویہ سے روغن حاصل کرنا

ایسی ادویات سے روغن حاصل کرنے کی درج ذیل ترکیب ہے۔

پھولوں کا تیل

تازہ پھولوں سے روغن حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے۔ تازہ اور صاف پھول چار حصہ لیکر پانچ حصہ تیل میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں جب دس بارہ روز گذر جائیں اور پھول اچھی طرح سے مر جھ جائیں تب پھولوں کو مل کر روغن صاف کر لیں اور شیشی میں محفوظ کر لیں اگر روغن قوی الاثر بنانا ہو۔ تو اسی روغن میں دوسری مرتبہ تین حصے اور تیسری بار دو حصہ پھول ڈال کر اسی طرح دھوپ میں رکھیں اس کے بعد روغن کو صاف کر کے محفوظ کر لیں۔

مذکورہ ترکیب سے روغن گل اور روغن بابونہ وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ روغن مورچہ بھی اسی ترکیب سے تیار ہوتا ہے۔

دوا کا تیل میں پکانا

ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ تازہ پھولوں کا رس نچوڑ کر تین حصہ میں دو حصہ تیل کا تیل ملا کر اس قدر پکائیں کہ پانی جل کر صاف تیل رہ جائے لیکن جس قدر نرم آج پر پکائیں گے اسی قدر عمدہ ہوگا۔ اس کے بعد صاف کر لیں اگر پھول یا دوا خشک ہو تو پہلے اس کو پانی میں بھگو دیں بعد ازاں اس کا جو شانہ بنائیں جب خوب پک جائے تو آگ سے علیحدہ کر لیں اور جس قدر آب جو شانہ ہو اس سے نصف وزن تیل ملا کر یہاں تک پکائیں کہ پانی جل کر صرف تیل رہ جائے بعد ازاں کو صاف کر لیں۔

نوٹ :- کبھی تیل کے بیج یا عجم کچھ بہت سے پھولوں میں بسائے جاتے ہیں پھر ان تیل کو کوبو میں چیل کر تیل نکال لیتے ہیں۔

تیل میں پکانے کی دوسری ترکیب

تیل میں خشک دوا کو ڈال کر اس قدر پکائیں کہ دوا کا رنگ سرخ یا سیاہ ہو جائے اس کے بعد چھان لیں۔ اگر پھولوں کے علاوہ سبز پتوں اور تازہ جڑوں کا روغن بنانا ہو تو ان کا شیرہ نکال کر تیل میں پکاتے ہیں لیکن پتے یا جڑیں خشک ہوں تو ان کا

پہلے جو شائد تیار کریں اس جو شائدے میں تیل ملا کر آگ پر پکائیں اور صاف کریں۔

اس کا مقصد تلوں کے تیل میں خشک یا تازہ جزی بوٹیوں اور پتوں کی تاثیر لینا ہوتا ہے۔ ان ادویہ کی قوت تیل میں آجاتی ہے۔

پھولوں کو بسا کر بھی تیل حاصل کرتے ہیں خواہ حل کے تیل میں پھول ترو تازہ ڈال لیا جائے یا تازہ پھولوں میں تھنوں کو بسا کر پھر کولہو سے پیل کر بھی تیل تیار کرتے ہیں۔

روغن مرکب

کبھی ایک سے زائد ادویہ سے مذکورہ طریقہ پر تیل حاصل کرتے ہیں اگر تیل میں زعفران کا نور جیسی خوشبودار چیزیں شامل کرنا ہو تو تیل کو آگ سے اتار کر صاف کر کے مذکورہ خوشبودار اشیاء شامل کریں۔ ایسے روغن نہایت نرم آج پر پکائے جاتے ہیں۔

روغن حاصل کرنے کے جدید طریقے

ایک لمبی گردن والا کوئیک فلاسک لیکر اس میں پیٹرولیم ایٹر اور اس کے اوپر ایک لمبی قفل لگا دجائے۔ جس میں دوا بھری ہوئی ہو۔ اس پر سے پیٹرولیم ایٹر بار بار گزارتے رہیں۔ پانچ چھ گھنٹہ کے بعد دوا کا تمام روغن پیٹرولیم ایٹر میں سے کوئیک فلاسک میں چھن کر جمع ہو جاتا ہے۔ یہ ٹھنڈا طریقہ ہے۔

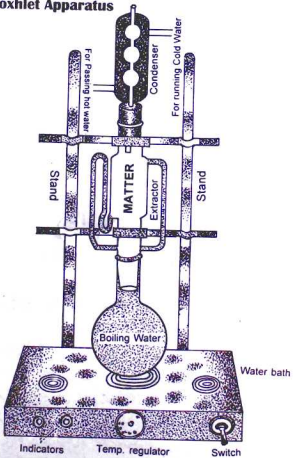
ڈسٹیلیشن اپریش

اس آلہ کی مدد سے بھی روغن حاصل کرتے ہیں فلاسک میں دوا اور پیٹرولیم ایٹر بھر دیتے ہیں اس کے اوپر کنڈنسر لگا کر۔ واٹر بائٹھ میں فلاسک کو رکھتے ہیں پیٹرولیم ایٹر کے بخارات بار بار اٹھتے اور فلاسک میں گرتے رہتے ہیں بعد میں پیٹرولیم ایٹر کو بخاری شکل میں اُڑا کر تیل کو محفوظ کر لیں۔

سوکس لیٹ اپریش

یہ دراصل عصارہ یا ایکسٹریکٹ حاصل کرنے کا آلہ ہے۔ کنڈنسر میں دوا بھر دیں اور

Soxhlet Apparatus



رسی در میں پیڑولیم ایتر ڈالیں۔ کنینز کے اوپر کنڈیٹر لگائیں۔ اور دائرہ باتھ میں رکھیں پیڑولیم ایتر کے بخارات اڑیں گے جو کنڈیٹر میں رقیق ہو کر کنینز میں گرتے ہوئے سائمن ٹیوب کے ذریعہ واپس رسی در میں اگر پیڑولیم ایتر سے ملتے رہیں گے عمل جو چھ کھنٹے میں پورا ہوتا ہے پورا ہونے کے بعد پیڑولیم ایتر کو کنڈیٹر کی مدد سے دوبارہ جمع کر لیں۔

خاص خاص روغن حاصل کرنے کا طریقہ

روغن بھلانواں

در اصل روغن بھلانواں نہیں بلکہ بھلاواں کا شہد یا اس کی رطوبت اس سے دور کر کے اس کو مدہر کرنا ہے جس کی ترکیب یہ ہے۔ گلاب اور یعنی بھلانواں کی ٹوپیاں یا بالائی چھلکا اتار کر ایک ایسی ہانڈی میں اس کو بھر دیتے ہیں جس کے پینڈے میں چار پانچ سوراخ کر دیئے گئے ہوں اور اس ہانڈی کے منہ میں ڈھکن رکھ کر گل حکلت سے ہانڈی کے منہ کو بند کر دیتے ہیں اس میں ایک ایسا گڈھا کھودا جاتا ہے جس کے اندر ایک چھوٹا گڈھا اور ہو اس چھوٹے گڈھے میں ایک چھنی کا پیالہ رکھ دیتے ہیں اور دوا دلی بند شدہ ہانڈی کو بڑے گڈھے کے منہ پر رکھ دیتے ہیں اس کے بعد ہانڈی مذکور کو چاروں جانب سے اُلوں سے ڈھک دیا جاتا ہے اور آگ لگا دی جاتی ہے۔

ضروری ہے کہ اس کے اُٹھتے ہوئے دھوئیں سے بچا جائے جو نہایت مسخر ہوتا ہے اور جسم کو متورم کر دیتا ہے آگ کے خضمدا ہونے کے بعد ہانڈی علیحدہ کر کے چھوٹے گڈھے میں رکھے پیالے کو نکال کر اس میں جمع شدہ رطوبت محفوظ کر لیتے ہیں۔ ہانڈی کے اندر جو بھلانواں بچتا ہے اس کو علیحدہ کر کے کام میں لاتے ہیں جو بھلانواں مدہر کہلاتا ہے۔ یہ مدہر بھلانواں اور اس سے حاصل شدہ رطوبت موقع اور محل کے اعتبار سے بطور دوا دونوں ہی مستعمل ہے بھلانواں مدہر داخلی طور پر اور غسل بلاور خارجی طور پر طلاء وغیرہ میں مستعمل ہے۔

مذکورہ ترکیب کے علاوہ آتش شیشی کے ذریعہ بھی روغن بھلانواں حاصل ہوتا ہے۔

روغن بیضہ مرغ

انڈوں کو جوش دیکر زردی علیحدہ کریں اس زردی کو تانبے کے برتن میں رکھیں اور آگ پر خوب بریاں کریں حتیٰ کہ جلنے کے قریب ہو جائے اس کے بعد کپڑے پر رکھ کر نیچہ لیں۔

اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انڈوں کو ابال کر زردی نکال لیں ان زردیوں کو ہاتھ سے خوب اچھی طرح مل کر فی زردی ایک گرام نوشادر معدنی سفوف کر کے ملا دیں پھر اس کو آتش شیشی میں بھر کر گل حکمت کر کے اس کو پتال جنتر کے طریقہ سے جس کا تذکرہ پہلی بوچکا ہے۔ روغن حاصل کر لیں یہ تیل سیاہ قدرے بدبودار ہوتا ہے جس میں جلی ہوئی پروٹین کی بدبو آتی ہے۔

انڈے کی زردی حاصل کر کے ایک برتن میں رکھ کر آگ پر یا سخت دھوپ میں رکھیں برتن کو قدرے ترچھا رکھیں اور زردی کو کرچھے سے دباتے رہیں روغن علیحدہ ہو جائیگا۔

روغن گندم

روغن گندم نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شب گندم کو استدر پانی میں تر رکھیں کہ تمام پانی اس میں جذب ہو جائے اس کے بعد آتش شیشی کے ذریعہ روغن نکالیں۔

اس کا دوسرا آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ گندم کو ابرن پر رکھ کر ہتھوڑے کو گرم کر کے اس سے دبائیں اور جو روغن اس سے جدا ہو اس کو محفوظ کر لیں۔ چھانجن کی ایک مفید دوا ہے کلف میں بھی فائدہ کرتا ہے۔

روغن نخود

روغن گندم کی مانند حاصل کرتے ہیں۔

نوٹ:- ہر چیز کا روغن اس کے مناسب محل کو شامل کر کے دستی لیش اپریش سوکس لٹ اپریش کے ذریعہ آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

روغن مصطکی

روغن مصطکی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مصطکی رومی ایک حصہ روغن زیتون پانچ حصہ شیشی کے اندر ڈال کر شیشی کے منہ پر ڈاٹ لگا دیں ایک دیکھی میں سیدھا رکھیں دیکھی کو کسی طرف سے خم نہ ہونے دیں بعد ازاں اس دیکھی میں اس قدر پانی ڈالیں کہ شیشی کی گردن سے اوپر نہ ہو اس کے بعد پتلی کے نیچے ہلکی آگ دیجائے مصطکی پگھل کر روغن میں یک ذات ہو جائیگی روغن زیتون کے بجائے روغن کجد بھی ڈالا جاسکتا ہے۔

روغن مورچہ کلاں

روغن چنبیلی ۵ تولہ کسی شیشی میں ڈال کر قبرستان کے بڑے بڑے ۳ عدد چوٹے اس شیشی میں ڈالیں اور اس کا منہ بند کر کے چالیس روز تک دھوپ میں رکھیں اس کے بعد چھان کر محفوظ کر لیں۔

روغن موم

تیزاب حاصل کرنے کے مانند ہے مگر اس میں گھڑوں کو برابر رکھتے ہیں اس کے علاوہ موم کے ساتھ نمک سانہر باریک چیں کر گھڑے کے نیچے بچھا دیتے ہیں اس کے بعد موم ڈال کر دو گھڑوں کے منہ کو گل حکمت کرتے ہیں روغن موم نکالنے کا ایک دوسرا طریقہ آتش شیشی کو گل حکمت کر کے خشک کرنے کے بعد اس کے اندر موم کے ہمراہ نمک سانہر کا فرش و لحاف بناتے ہیں اور شیشی کو چوبے پر رکھ کر زم آگ دیجاتی ہے۔ اس شیشی کے منہ پر شیشہ کی انہیق یا کنٹیز لگاتے ہیں خوب اچھی طرح بند کرنے کے بعد انہیق کے باریک منہ کے سامنے ایک برتن رکھ دیتے ہیں۔ آتش شیشی پر آگ دیتے سے روغن ٹپک کر رکھے ہوئے برتن میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

قرع انہیق کی مدد سے بھی موم کو تہہ جہہ لگا کر روغن موم حاصل کر سکتے ہیں۔

روغن بہر وزہ

اس کے نکالنے کا طریقہ روغن موم کی مانند ہے مگر بہر وزہ کے ہرملہ آم کی لکڑی کی راکھ ملا کر روغن کشید کرتے ہیں۔

طلاء، اطلیہ، روغن طلاء

یہاں اس روغن کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو بطریق ہتال جنتر کشید کرتے ہیں اور عضو مخصوص پر لگایا جاتا ہے جو ضعف پاہ اور عضو مخصوص میں کبھی دلاغری دور کر کے اس کو صحت مند بناتے ہیں۔

ایسے اطلیہ بنانے کے درج ذیل طریقے اور بھی ہیں۔ جن کا تذکرہ کرنا بھی ضروری ہے۔

خشک ادویہ

ایسی ادویہ کو کوٹ چھان کر اگر نسخہ میں کوئی روغن ہو تو اُسے ملا کر کھل کر کے بڑی بڑی گولیاں بنائی جاتی ہیں اس کے بعد ان گولیوں کو ہتال جنتر کے طریقے پر آتش شیشی میں بند کر کے گل حکمت کر کے سکھا کر روغن کشید کیا جاتا ہے۔

اگر نسخہ میں کوئی روغن نہ ہو تو بعض اوقات بقدر ضرورت پانی میں ملا کر گولیاں بنا کر خشک کر لیا جاتا ہے۔

اگر طلاء کے اندر سم الفار یعنی سکھیا ترکیب میں شامل ہو یا ہڑتال طبعی ہو تو روغن کشید کرنے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

طلاء کشید کرنے کے لئے نہایت نرم آنچ کی ضرورت ہوا کرتی ہے تاکہ ادویہ

جل نہ سکیں جس سے طلاء کی تاثیر میں فرق آتا ہے بعض طلاء سادہ طور پر اس طرح تیار کئے جاتے ہیں کہ ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر کسی روغن یا تھی میں ملا دیتے ہیں۔

روغنیات کو منجمد یا فکس کرنے کا طریقہ

بعض مریموں میں روغنیات شامل کرنے ہوتے ہیں ایسے روغنیات کو منجمد کرنے کی ضرورت اس وجہ سے اور بھی ضروری ہے تاکہ یہ بدن میں جب تک ہو سکیں اور کپڑوں پر اس کا دھبہ نہ لگے آسانی کے ساتھ ٹوب میں بھری جاسکے اور روغن ٹوب کے باہر نہ آئے۔

ترکیب :- بہرہ روزہ رکھ کر دو سو ملی لیٹر پانی میں جوش دیں جب وہ گاڑھا ہونے لگے تو اس میں چار انڈوں کی سفیدی ڈالیں اور چلائیں ۲۵ گرام شامل کریں پکائیں ٹھنڈا ہونے کے بعد اس میں پیرو ولیم جیلی وہائٹ شامل کریں اس کے بعد کسی بھی روغن کو ایک اور چار کی نسبت سے شامل کریں گے تو وہ روغن منجمد ہو جائیگا آسانی کے ساتھ ٹوب میں بھرا جاسکتا ہے اس میں قوت جائزہ بھی کافی بڑھی ہوئی ہوگی اور کپڑے پر داغ دھبہ بھی نہیں آئیگا۔



قوامی ادویہ

قوامی ادویہ سے مراد وہ دوائیں ہیں جن کو شکر یا شہد کے قوام میں تیار کرتے ہیں مثلاً شربت سککچین معاجین جو ارشادات اطریفلات لعوقات اور خمیرہ جات وغیرہ دراصل اس کا مقصد دوا کے ذائقہ کو بدلنے کے ساتھ ساتھ ادویہ کی قوت کو ایک مخصوص مدت تک قائم رکھنا کیونکہ زمانہ قدیم کی یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ شہد اور شکر کا قوام دواؤں کی قوت کو عرصہ دراز تک قائم رکھتے ہیں۔ اگرچہ فی زمانہ قوتوں کو قائم رکھنے کے لئے اور بھی دوسری محافظ ہیں۔

اسی سلسلہ میں قوام کی تیاری کے چند احکام کا تذکرہ ضروری ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

قوام

بعض ادویہ کا قوام نسبتاً گاڑھا رکھا جاتا ہے اور بعض کا نسبتاً پتلا رکھتے ہیں اسی طرح شکر کھانڈ گزرتھین شیر خشک جیسی مختلف چیزوں کے قوام بنائے جاتے ہیں ان کی تیاری کے احکام جدا جدا ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شہد کا قوام

اس کا قوام تیار کرنے کے لئے پہلے اس کو چھان لیتے ہیں تاکہ کھبوں اور ٹکڑوں وغیرہ سے یہ صاف ہو جائے اس کے بعد قلعی دار دھچکی میں ڈال کر آگ پر جوش دیں جب میلے جھاگ آنے لگیں تو ان کو کفگیر سے علیحدہ کرتے جائیں اس کے بعد آگ سے اتار کر دیگر ادویہ شامل کریں۔

کھانڈ کا قوام

کھانڈ سے مراد کچی شکر ہے جو زیادہ صاف اور دانہ دار نہیں ہوتی اس لئے کھانڈ

کو پہلے بقدر ضرورت پانی میں گھول کر کپڑے وغیرہ سے چھان لیا جائے تاکہ ننگوں وغیرہ سے یہ صاف ہو جائے اس کے بعد چند منٹ کے لئے جھوڑیں تاکہ اس کی مٹی و کنکر وغیرہ تھ نشیں ہو جائیں اس کے بعد اس کو خوب اچھی طرح سے نختار لیا جائے اور قلعی دار دیکھنی میں پھر ڈالیں اس میں جو جھاگ اوپر نمودار ہوں انکو کرپے سے دور کر دیں۔ اس کے بعد بقدر ضرورت غلیظ یا رقیق قوام تیار کریں۔

مصری اور شکر کا قوام

مصری یا شکر کو پانی کے ہمراہ آگ پر رکھیں آگ پر پکا کر ضرورت کے مطابق قوام تیار کریں یاد رہے کہ قوام خواہ کسی مٹھاس کا ہو میل یکیل صاف کرنے کے لئے اس میں اگر تھوڑا سا دودھ شامل کر دیں تو دودھ پھٹ کر اس کی کثافت کے ساتھ میل یکیل بھی صاف ہو جاتا ہے۔

قند سیاہ یا گڑ کا قوام

گڑ کو پانی میں گھولنے کے بعد چھان کر اور ننگوں وغیرہ سے صاف کر کے تھوڑی دیر رکھیں تاکہ مٹی اور کنکر تھ نشیں ہو جائیں اس کے بعد اس محلول کو نختار کر قلعی دار برتن میں قوام حسب ضرورت تیار کریں۔ دودھ کا تھپکا اگر اٹائے جوش میں دیں تو زیادہ بہتر ہے لختا ہوا جھاگ اس کے میل کو صاف کر دیتا ہے۔

شکر سرخ کا قوام

مثل کھاغڈ کے قوام کے تیار کیا جاتا ہے

ترنجبین اور شیر خشت کا قوام

ان چیزوں میں جھکے اور خس و خاشاک کاٹنے وغیرہ زیادہ ہوتے ہیں اس لئے پانی میں با احتیاط گھول کر کپڑے سے صاف کر کے کچھ دیر رکھ جھوڑنے کے بعد تاکہ یہ مٹی اور کنکر سے صاف ہو جائے نختار کر قوام تیار کرتے ہیں۔

قوام کی پہچان

قوام کی پہچان بار بار کے تجربے اور مہارت پر منحصر ہے جو ایک عملی کام ہے اور محض کتب کے مطالعہ سے ہی حاصل نہیں ہوتا۔ ضرورت کے اعتبار سے قوام رقیق یا غلیظ ہوتے ہیں ان میں شربت کا قوام قدرے رقیق ہوتا ہے جب کہ میخون کا قوام قدرے گاڑھا اور خمیرہ کا قوام بتاشے کے قوام جیسا ہوتا ہے چنانچہ جب شربت کا قوام تیار ہو جائے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ کفگیر میں ٹھنڈا کرنے کے بعد اونچائی سے پتیلی پر گرائیں اس میں تار بننے لگتا ہے جب ایک تار بننے لگے تو یہ شربت کا قوام ہے دو تین تار نہیں تو یہ میخون اور خمیرے کا قوام ہے خمیرے کے قوام میں انگلیاں خاصی چپکنے لگتی ہے جہاں لعوق کا قوام ہو اس میں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ لعوق کے اجزاء لعابی ہوتے ہیں جس سے قوام کے پختہ ہونے میں ٹھک رہتا ہے۔

شہد کا قوام بنانے میں قدرے پانی بھی شامل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اٹختے ہوئے جھاگوں میں جو کثافت آتی ہے اس کو صاف کیا جاسکے جب قوام تیار ہو جائے تو اس وقت خصوصیت کے ساتھ اس بات کا خیال رکھیں کہ اس میں کچا پانی شامل نہ ہو کیونکہ کچھ عرصہ کے بعد قوام میں پھپھوند لگنے کا اندیشہ ہے جو قوام کی خرابی کی دلیل ہے قوام خواہ کسی چیز کا ہو ادویہ کا ایک اچھا محافظ ہوتا ہے جس قدر قوام بہتر ہو گا دوا کی تاثیر اسی قدر زیادہ مدت تک قائم رہے گی۔

قوام کی تیاری کے سلسلہ میں تیز آنچ سے کم نہ لیکر حرارت پر قوام تیار کریں کیونکہ تیز آنچ سے قوام کے جل جانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے اور اس میں جلنے کی بو بھی آجاتی ہے۔

شربت کا قوام

در اصل شربت اس سیال اور شیریں مرکب کو کہتے ہیں جو میوہ جات پر۔

آب انگور آب سیب آب انار آب اورک وغیرہ سے یا ادویہ کے ضیاعہ اور جو شانہ سے بتایا جاتا ہے قند سفید مصری گڑ شہد وغیرہ اس میں شامل کرتے ہیں شربت بنانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ شکر وغیرہ کے قوام کی وجہ سے متعفن ہونے اور بگڑنے والی ادویہ بگڑنے سے محفوظ رہتی ہیں نیز ادویہ کی قوتیں شیریں اور قائل حل مادہ میں مطلق رہتی ہیں اس سے بد مزہ چیزوں کی بد مزگی کی بھی بہت حد تک اصلاح ہو جاتی ہے شربت کی شکل میں جو ادویہ قوام کے اندر محلول یا مطلق ہوتی ہیں ان کے استعمال سے بھی سہولت رہتی ہے۔ پانی یا مناسب عرق کے ہمراہ آسانی ملایا یا پلایا جاتا ہے۔

میوہ جات کے شربت

اکثر شربت میوہ جات، آبدار مثلاً انگور، انار، سیب وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں تو ان کا رس پانی میں نکال کر اس سے دھائی تین گنی شکر ملا کر شربت کا قوام تیار کرتے ہیں۔

اگر ایسے پھلوں کا شربت بنانا ہو جن کو نچوڑنے سے پانی نہیں نکلتا مثلاً آلو بخارا اور اہلی وغیرہ در خشک بھی چیزیں تو ان کو پانی میں بھگو کر خوب اچھی طرح سے مل چھان کر پھر اس میں شکر یا شہد (شیرنی) ملا کر شربت کا قوام تیار کریں سیب شیریں بھی چیزوں کو پانی میں جوش دیکر چھان لیں پھر اس میں شیرینی ملا کر شربت کا قوام تیار کریں۔

خشک ادویہ کا شربت

اگر شربت کے ترکیبی اجزاء خشک ادویہ پر مشتمل ہوں تو ایسی ادویہ کو آٹھ گنے پانی میں یا دس گنے پانی میں رات کے وقت بھگو رہیں اور صبح کے وقت جوش دیں جب تین حصہ پانی باقی رہ جائے تو تخفیف طور پر مل کر چھان لیں اور دو چند یا سہ چند شکر ملا کر شربت کا قوام کریں۔

قوام شربت

جیسا کہ قوام کے سلسلہ میں بتلایا جا چکا ہے شربت جس قدر گاڑھا ہو گا اسی قدر زیادہ دنوں تک اپنی پوری تاثیر کے ساتھ قائم رہے گا۔

شربت کے قوام کے پختہ ہونے کے علامت یہ ہے کہ ایک دو قطرہ علیحدہ کر کے انگلی سے اٹھائیں اگر اس میں سے تار نکلیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ قوام پختہ ہو گیا۔ پختہ قوام کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کا قطرہ جہاں گر لیا جائے وہ گول رہتا ہے اور زمین پر پھیلتا نہیں ہے۔

بعض شربتوں میں قند سفید یا مصری کے ساتھ شیر خشت شہد یا ترنجبین ملا کر قوام کیا جاتا ہے لیکن ترنجبین یا شیر خشت کو پہلے ادویہ کے پانی یا جو شاندہ یا خیساندہ میں حل کر کے چھان لینے ہیں تاکہ کانٹوں اور ٹکڑوں سے یہ مصفی ہو جائے پھر آگ پر چڑھا کر قوام تیار کرتے ہیں اسی طرح شربت کی ترکیب میں اگر شہد ہو تو اس کو کف گرزت کے بعد صاف کر کے شامل کریں۔

شربت کی تیاری میں عموماً ادویہ کے پانی یا جو شاندہ یا خیساندہ میں دو چند یا سہ چند قند سفید یا مصری کا قوام بٹایا جاتا ہے لیکن بعض شربتوں میں اس کی مقدار کم و بیش بھی ہوتی ہے۔

اگر شربت کی ترکیب میں کثیر ادم الاخوین جیسی حل نہ ہونے والی ادویہ شامل کرنا ہو تو ان کو شربت کا قوام تیار ہونے پر نیچے اتار کر اور بہت باریک چیس کر ملانا چاہئے۔

ظرف شربت

جس برتن میں شربت رکھا جائے اس کو بالکل خشک اور مطہر ہونا چاہئے اگر برتن میں معمولی بھی نمی ہوگی تو اس میں بہت جلد بپھوٹ پڑ جائیگی اور شربت خراب ہو جائیگا شربت کے لئے کسی دھات کا برتن مناسب نہیں چینی یا شیشہ کے برتنوں میں رکھنا چاہئے۔ شربت کے پختہ ہو جانے کے بعد کسی قسم کی رطوبت یا پانی کا قطرہ نہ ملنا چاہئے ورنہ بہت جلد بگڑ جائیگا اس میں جوش اور تخفیری کیفیت پیدا ہو جائیگی نیز گرم شربت گرم کئے ہوئے برتن میں بھر کر فوراً اس کا منہ بند کر دیا جائے تو وہ عرصہ تک بگڑنے سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر شربت کی ترکیب میں سپٹاں اور بہدان جیسی لعالی اشیاء ہوں تو اس صورت میں مغالطہ سے بچنا چاہئے اور اچھی طرح قوام کو پکاتا چاہئے کیونکہ

لعاب کی وجہ سے جلد ہی قوام کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

سکنجبین

سکنجبین دو لفظوں کا مرکب ہے جس کی ترکیب میں سرکہ، انگین یعنی شہد خالص ہوتا ہے۔ بعد میں اس کو شہد کے بجائے شکر سے قوام دیکر تیار کیا جانے لگا لیکن نام اب تک وہی قائم ہے۔ سکنجبین بھی شربت بنی کی قسم ہے۔

بنانے کا طریقہ

سرکہ خالص تیز بہدر ضرورت لیکر تین گنی وزن شکر یا قدرے زائد شہد لینا چاہئے اور آگ پر پکا کر شربت کا قوام تیار کریں۔

اگر چہ سکنجبین سرکہ شہد یا شکر سے ہی بنائی جاتی ہے لیکن اگر سرکہ کے بجائے آب لیموں ڈال کر قوام کریں تو اس کو سکنجبین لیمونی کہیں گے اور نفع (پودینہ) ڈالا جائے تو ایسی صورت میں اس کو سکنجبین لغتائی کہیں گے باقی اصول دواسازی وہی ہیں جو شربت کے سلسلہ میں بیان کئے جا چکے ہیں۔

لعوق۔ چٹنی

عربی لفظ لعق سے مشتق ہے چاننے کے معنوں میں بولا جاتا ہے لعوق چاننے والی دوا، جس کو عموماً چٹنی کہا جاتا ہے۔ ایک قوی دواء مرکب ہے جس کا قوام شربت سے لطیف اور معجون سے رقیق ہوتا ہے لعوق زیادہ تر امراض صدر میں کھانسی، ضیق النفس اور امراض حلق و مری میں مستعمل ہے۔ لعوق اگر خشک ادویہ سے تیار کرنا ہے تو اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک یا تمام اجزاء کا باریک سفوف کر کے شکر کے قوام میں یا مناسب قوی شربتوں میں بہدر ضرورت شامل کر کے نیم سیال چٹنی جیسا بنا لیتے ہیں یا شہد کف گرفتہ میں ادویہ کا سفوف شامل کر کے چٹنی جیسا بنا لیتے ہیں لیکن اس مرکب میں مصری شکر یا شہد کا وزن ادویہ کے وزن سے پانچ گنا ہونا چاہئے۔ لیکن اگر لعوق کی ترکیب میں ایسی ادویہ ہوں جن کو جو شائدہ بنا کر شامل کرنا ہے تو پہلے ایک رات بھلو کر صبح انکا

جو شاندہ تیار کریں مل چھان کر آب جو شاندہ مصری شکر یا شہد ملا کر قوام تیار کریں جو شربت کے قوام سے گاڑھا ہو گا اگر اسی ترکیب میں بعض خشک ادویہ شامل کرنا ہو مثلاً صمغ عربی کثیر ادم الاخوین تو ان کا باریک سفوف کر کے قوام کے ٹھنڈا ہونے کے بعد شامل کریں لیکن تھوڑا تھوڑا کر کے ملائے رہیں تاکہ دوا کی گھٹلی نہ بن سکے اگر اس کی ترکیب میں مغز الماس ہو تو اس کو جوش نہیں دینا چاہئے کیونکہ جوش دینا اور اس کی قوت کو زائل کر دیتا ہے بلکہ جب باقی ادویہ کا جو شاندہ تیار ہو جائے تو اس وقت اس کو آب جو شاندہ میں الماس گھول کر پھر چھانیں پھر شکر یا مصری ملا کر قوام تیار کیا جائے۔

خمیرہ

چونکہ اس مرکب میں کچھ عرصہ کے بعد ایک تخمیری کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس وجہ سے اس کو خمیرہ کہتے ہیں۔ مغلیہ دور کی ایجاد ہے جو معجون کی قسم کا مرکب ہے جس میں اولاً کم و بیش ادویہ جوش دیجاتی ہیں اس کے بعد چھان کر آب جو شاندہ حاصل کر کے اس میں شکر و شہد شامل کر کے قوام تیار کرتے ہیں قوام میں دیگر خشک ادویہ جن کو شامل کرنا ہو باریک سفوف کر کے شامل کرتے ہیں اس کے بعد چوبے سے اسکر کر لکڑی سے گھونٹنے سے اس قدر اس کی گھٹائی کجاتی ہے کہ قوام کی رنگت سفید ہو جاتی ہے اسکو جس قدر زیادہ گھوٹا جائے اسی قدر اس میں سفیدی آتی ہے۔ گھٹائی کرنے سے قوام اور گاڑھا ہو جاتا ہے جس کی آسانی کے ساتھ ہانی کی شکل دیجاسکتی ہے۔

خمیرہ کی ترکیب میں مشک عنبر زعفران کو ملائے ہو تو کسی مناسب عرق میں کھل کر کے خمیرہ کی گھٹائی کے دوران ایسی ادویہ مشورہ شامل کرنی چاہئے۔ خمیرہ گھونٹنے کے لئے ایک مخصوص لکڑی کا گھونٹای مناسب ہے جو آگے سے چپٹا اور موٹا ہوتا ہے۔

خمیرہ بنانے اور محفوظ رکھنے کے لئے ان تمام اصولوں کو مد نظر رکھیں جن کو معجون کے سلسلہ میں بیان کیا جائیگا۔

معجون

اس نیم مخمد مرکب کو کہتے ہیں جو شہد یا شکر کے قوام میں ادویہ کا باریک

سفوف ملا کر بنایا جاتا ہے اور نرم حلوے کے مانند اس کا قوام ہو جاتا ہے۔ معجون لفظ معجون سے معرب ہے جس کے معنی گوندھے ہوئے کے ہیں چونکہ دوا کا سفوف قوام میں ڈال کر اس کو آہستہ آہستہ شامل کرتے ہیں اسی مناسبت سے سریانی زبان میں اس کو معجون کہا گیا۔

معجون میں مصری شہد یا شکر عموماً دوا کے وزن سے دو گنی ہوا کرتی ہیں لیکن تین منی بھی رکھی جاسکتی ہے اس کا قوام، اگر ترکیب میں شامل ہو تو کسی عرق مناسبہ میں کیا جائے ورنہ پانی میں بھی قوام تیار کر سکتے ہیں لیکن قوام ایسا نہ ہو کہ ادویہ کے سفوف کو جذب کر سکے بعد یہ بالکل خشک مرکب تیار ہو بلکہ نرم حلوے کے مانند نیم جامد حالت میں رہے۔

اگر معجون کی ترکیب میں شہد شامل ہو تو اس میں پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں شہد کو چھان کر نرم آنچ پر جوش دیکر جھاک اور میل صاف کرنے کے بعد دیگر ادویہ کا سفوف شامل کریں۔

اگر قوام کی ترکیب میں مصری اور شہد کے ساتھ ترنجبین بھی ہو تو اس کو پانی میں گھول کر پہلے خشکوں اور کانٹوں وغیرہ سے صاف کریں ترنجبین کے محلول کو تھوڑی دیر رکھ چھوڑیں تاکہ اس کے منی اور کنکر بھی تہہ نشین ہو جائیں اور بخار کر صاف کرنے میں مدد ملے۔ اسی طرح گڑ کا قوام کرنے کے لئے بھی گڑ کو پانی میں گھول کر چھان کر شامل کریں۔

قوام میں ادویہ کا ملانا

اگر معجون کی ترکیب میں مرے بھی ہوں اور مغزیات ہوں تو پہلے مرے پیس کر سفوف بنائیں پھر مغزیات کا سفوف بنا کر یا خشک ادویہ کو سفوف کر کے شامل کریں اگر معجون کی ترکیب میں مصطکی شامل ہو تو اس کو ادویہ کے ہمراہ نہ کوٹیں کیونکہ اس کو ہمراہ دیکر ادویہ کوٹنے سے یہ نرم ہو کر چپک جاتی ہے اور باریک نہیں ہوتی اس کو خشنڈی کھرل میں علیحدہ ڈال کر ہلکے ہاتھوں سے باریک سفوف کریں کیونکہ سخت ہاتھوں سے کھرل کی گرمی پا کر بھی یہ چپک جاتی ہے اور قوام کے سرد ہونے کے بعد اس کو شامل کریں۔

قوام میں باریک شدہ اشیاء آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی کر کے ملائیں یکدم ملانے سے سفوف کی مٹھلیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور سفوف یکذات قوام میں نہیں ہوتا سفوف قدرے قدرے ملاتے رہیں اور کرچھے چلاتے اور ابھر ابھر کرتے رہیں۔

معجون کی ترکیب میں مشک غبر زعفران چند بید ستر جیسی ادویہ مشومہ قوام کے سرد ہونے پر عرق کیوڑا عرق گلاب یا عرق بید مشک میں حل کر کے شامل کیجائیں معجون میں تھریات یا قوت زمرد مرورید علیحدہ سفوف کر کے خوب باریک سفوف شامل کریں۔

ظرف معجون

معجون کو دھات کے برتن میں اٹھنے سے کیساوی تبدیلی پیدا ہو کر معجون کو بگاڑ دیتی ہے اور اس کے خراب ہونے کا اندیشہ بھی رہتا ہے اس لئے چینی یا شیشہ کے برتن میں اس کو محفوظ کریں معجون کے رکھنے سے پہلے برتن کو خوب اچھی طرح دھو کر صاف کر کے خشک کر لیں تاکہ کچے پانی کی بوند بھی نہ رہے جو معجون میں پھسوند کا سبب بنتی ہے۔

معجون کے مختلف نام

افعال و خواص کے اعتبار سے یا کسی دواء کی خصوصیت ترکیبی کی بنا پر اس کے مختلف نام ہیں۔ مثلاً مفرح، دواء مشک یا قوتی وغیرہ یا مخترع کے نام پر مثلاً معجون سیر علوی خانی وغیرہ لیکن دوا سازی کے اعتبار سے ان میں باہم کوئی فرق نہیں ہے۔

انوشدارو

معجون کی قسم کا مرکب ہے جس کی ترکیب میں آملہ جزا عظم ہوتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ آملہ پختہ تر و تازہ وزن کر کے پانی میں اُبال کر خوب اچھی طرح مل کر اس کے ختم علیحدہ کریں اور جمر جمرے کپڑے سے مل کر چھائیں تاکہ اس کے ریشے الگ ہو جائیں اور جرم بھی گودا چھین کر علیحدہ ہو جائے اس کے بعد حاصل شدہ ختم اور اس کے ریشوں کا وزن کر کے سبزہ تلے ہوئے آملوں کے وزن میں اس وزن کو گھٹا کر۔ جرم آملہ کا وزن معلوم ہو جائیگا اس جرم آملہ کے وزن سے دو چند شہد یا شکر ملا کر

قوام پختہ کریں اور قوام کے گرم ہونے کی حالت میں ہی دیگر اجزاء کا سنوف تھوڑا کر کے قوام میں شامل کرتے رہیں اور پیچھے وغیرہ سے چلا کر ملاتے رہیں۔

لیکن اگر آملہ خشک ہوں تو اس کے حتم نکال کر وزن کر کے دھو ڈالیں تاکہ وہ گرد و غبار سے پاک ہو جائے بعد ازاں قدر شیر گاؤں میں بھگوئیں کہ آملہ ذوب جائے چار لیٹر کے بعد کافی مقدار میں پانی ڈال کر جوش دیں تاکہ آملہ کا کیلا پین دور ہو جائے اور دودھ کی چکنائی نکل جائے پھر دوسرے پانی میں جوش دیکر اس کو آپ جو شائدہ میں شکر ملا کر قوام تیار کریں یہی قوامو شدارد کہلاتا ہے۔

جوارش

لفظ گوارش سے مراد ہے جس کے معنی دواء باضم کے ہیں یہ بھی معجون کی ہی قسم کا مرکب ہے جو عموماً امراض معد و امعاء میں مشتمل ہے۔ گوارش لفظ فارسی کا ہے اس کی ترکیب تیاری میں وہ تمام اصول اختیار کرنا چاہیے جو معجون کی تیاری کے سلسلے میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ اگرچہ فرق بعض حضرات صرف اس قدر بتاتے ہیں کہ جوارش کے سنوف کو قدرے در درہ رکھتے ہیں لیکن یہ شرط ضروری نہیں ہے۔

اطر یفل

معجون کی ہی قسم کا مرکب ہے تری پھل سے بنا ہے جس کے معنی تین پھل یا ترمحلہ، بلبلہ زرد، بیڑا آملہ بطور جزا اعظم اس کی ترکیب میں داخل ہیں۔

اطر یفل کی تیاری میں ان تمام اصولوں کو مد نظر رکھنا چاہئے جو معجون کی تیاری کے سلسلے میں بیان کئے جا چکے ہیں فرق صرف اس قدر ہے کہ ہڑ بیڑا آملہ کو ہار یک سنوف کر کے کوٹ چھان کر روغن بادام یا گھی میں چب کر لیتے ہیں اس کے بعد قوام میں اس کے سنوف کو شامل کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ترمحلہ میں مردہ پیدا کرنے کی خصوصیت ہوتی ہے۔ روغن بادام یا روغن گاؤں میں چب کرنے سے یہ خصوصیت جو تکلیف دہ ہے ختم ہو جاتی ہے۔ روغنیات میں چب کرنے سے قوام میں نرمی رہتی ہے۔

لبوب

یہ بھی معجون ہی کی قسم کا مرکب ہے جس کی ترکیب میں مغزیات شامل ہوتے ہیں اسی وجہ سے اس کا نام لبوب رکھا گیا لبوب جمع لب کی ہے جس کے معنی مغزیات کے ہیں۔ یہ مغزیات اکثر تقویت باہ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً لبوب کبیر، لبوب صغیر، لبوب اعظم، تیاری کے اعتبار سے ان تمام بدلیات پر کاربند رہنا چاہئے جو معجون کے سلسلہ میں بتائی جا چکی ہیں۔

مرے۔ مربئی

مرئی یا مربئی کے معنی پروردہ کے ہیں تازہ پھلوں کی ایک عرصہ تک قوت قائم رکھنے کے لئے ایسے پھلوں کو یا سبز ترکاریوں کو چینی یا شہد کے قوام میں ترکیب خاص سے غرق رکھتے ہیں جس سے یہ عرصہ دراز تک سزتے بھکتے نہیں ہیں اور اپنی اصلی قوت پر قائم رہتے ہیں۔

عموماً مرے تازہ پھل سیب، بکی، آملہ، آنہ خام، پیٹھ اور اورک سے بنائے جاتے ہیں جن کی تراکیب کم و بیش تبدیلی کے ساتھ ایک ہی جیسے ہے لیکن ایک مبتدی کو جداگانہ سمجھانے کی ضرورت ہے اس لئے ذیل میں ایک ایک کی ترکیب تیاری علیحدہ علیحدہ بیان کی جاتی ہے مربئی دراصل پروردہ پھل کا نام ہے۔

اس کی ایک ترکیب تو یہ ہے کہ جس پھل کا مربئی بنانا ہو اس کو پھیل کر یا بغیر چلا ہو پانی میں اس قدر لگائیں کہ وہ نرم ہو جائے اور پانی اسی کے اندر خشک ہو جائے اس کے بعد شہد خالص یا شکر کا قوام بنا کر اس پھل کو قوام میں غرق کر دیں عموماً دوسرے روز قوام پتلا ہو جاتا ہے۔ کسی شیشے کے برتن میں رکھ کر نشانی دیکر اس کا پتہ لگایا جاسکتا ہے جب قوام بڑھ جائے اور پتلا ہو جائے، تو قوام کو مع مربئی کے پھر اس قدر پکائیں کہ قوام درست ہو جائے اس کے بعد اتار کر رکھ دیں اگر تیسرے روز پھر قوام بڑھے اور پتلا ہو کیونکہ پھلوں کی رطوبت کبھی کبھی تراوش پاکر قوام کو پتلا کر دیتی ہے۔ پھر نکال کر درست کر لیں۔

اگر پھلوں کو چھیل کر اور جن پھلوں کو چھیلنے کی ضرورت نہ ہو ویسے ہی بانس کی پتلی تلیوں یا لوہے کی سنج سے گود کر پکائیں۔ بعد ابطریق مذکور قوام میں ڈالیں تو اس سے قوام پھل کے اندر بہت اچھی طرح جذب ہو جاتا ہے۔ اور بعض پھلوں مثلاً بی وغیرہ کی بد مزگی اور کیلا پن دور ہو کر وہ مربئی ذائقہ دار ہو جاتا ہے۔

بیلگری کا مربئی

اس کا سخت چھلکا دور کر کے گول گول قاشیں بنالیا جائیں ان قاشوں کو بطریق مذکور شکر یا شہد کے قوام میں ڈال دیں۔ یا ان قاشوں کو اس قدر پانی میں جوش دیں کہ پانی سب جذب ہو جائے اور قاشیں نرم ہو جائیں قدرے چادر وغیرہ میں پھیلا کر پانی خشک کر کے قوام میں ڈال دیں۔

پیٹھہ کا مربئی

پیٹھہ کو چھیل کر اس کے اندر سے بیجوں کو دور کر کے اس کی چار اچھی دھیز قاشیں کاٹی جائیں اور ایک برتن میں نصف تک پانی بھر کر اس کے منہ پر کپڑا باندھیں اس کپڑے کے اوپر پیٹھہ کی قاشیں رکھ دیں ان کو ایک دھکن کے ذریعہ بند کر کے پانی والے برتن کے نیچے آگ جلائیں اور پانی کی بھاپ سے مذکورہ رکھی ہوئی قاشوں کو پختے اور نرم ہونے دیں اس کے بعد قاشوں کو ایک چادر میں پھیلا کر دھوپ میں رکھیں اور اس کا پانی خشک ہونے دیں۔ خشک کرنے کے بعد قوام میں ڈال دیں۔ قوام میں غرق رکھنے کے بعد قدرے خشک کریں اور محفوظ کر لیں یا قوام میں پڑا رہے دیں۔

مربئی گذر

گاجروں کو چھیل کر اس کے اندر کی ہڈی جدا کر کے قاشیں بنائی جائیں اور بطریق مربئی پیٹھہ اس کو تیار کر لیں۔

مربئی انبہ

انبہ خام یعنی کچے آم اس کو تراشنے اور چھلکا امانے کی ضرورت نہیں۔ مربئی

پینے کی ترکیب کے مانند آم کچا مسلم بھاپ میں پکا کر داخل قوام کریں۔

مرئی اورک

اورک کی دو تین قاشیں اس کو چھیل کر یا مسلم پہلے تین یوم چونے کے پانی میں غرق رکھیں اس سے اس کی کثافت دور ہو جائیگی۔ اس کے بعد تلیوں سے گود کر بھاپ سے پکانے کے بعد قوام میں داخل کریں۔

مرئی سیب یا ناشپاتی، نارنگی یا سنگترہ

آم بھی سیب ناشپاتی وغیرہ کا مرئی تو ان کو چھیل کر یا بغیر پھیلے قوام میں ڈال دیں۔

مرئی ہلیہ

اگر ہلیہ خشک کا مرئی ڈالنا ہو تو چند دن پانی میں بھیگا رہنے دیں بعد ازاں جوش دیگر بطریق مذکور مرئی تیار کریں اور اگر تازہ میسر ہوں تو دوسرے پھلوں کی مانند مرئی تیار کریں۔

مرئی آملہ

تازہ ہبز آملہ کو سونیس کی کھجی سے جو اسی مقصد سے بنائی جاتی ہیں جس میں پانچ یا چھ سوئی سوئی سوئیاں ہوتی ہیں اچھی طرح گود کر اس کے بعد دو تین گھنٹہ پانی چرنا میں بھگوئیں۔ اس کے بعد آگ پر پکا کر کھلی ہوا میں پھیلائیں کہ باہر کا تمام پانی خشک ہو جائے اس کے بعد حسب دستور قوام میں ڈالیں اور دوسرے تیسرے اور پھر پکا کر قوام کو درست کر لیں۔

مرئی صندل

یہ صندل کی کٹڑی کا مرئی نہیں ہوتا جیسا کہ اس کے نام ہے بلکہ دراصل یہ

مرئی ہینڈ ہی ہوتا ہے جس کو مندل کی خوشبو میں بسایا جاتا ہے۔

مرئی بانس

کچے بانس کے دوانچی ٹکڑے کاٹ کر پانی میں پکا کر اس کو گھاتے اور نرم کر لیتے ہیں جب یہ پورے پانی کو جذب کرتے اور خوب گل جائے تو اس کو قوام میں ڈال دیں۔

مرئی پوست زرد ترنج

چکوترے کا موٹا چمکا، بھاپ کے ذریعہ ہلکا کر کے قوام میں داخل کر دیں۔

گھقند، گل شکر اور گل انگبین

مذکورہ ناموں کے مرکبات عموماً مرے ہی ہوتے ہیں چنانچہ پھول اور شکر کے قوام میں گھقند یا گل شکر شہد کے قوام میں پھول گل انگبین یا جلفنجین کہلاتے ہیں۔

گل

گل کے معنی اگرچہ گلاب کے پھول کے ہیں اور ابتدا میں اسی سے گھقند بنائے جاتے تھے لیکن اب بعض دوسرے پھولوں سے بھی ایسے گھقند تیار کئے جاتے ہیں ان کو بھی گھقند ہی کہا جاتا ہے لیکن ان کے ساتھ ان مخصوص پھولوں کے نام بھی ہوتے ہیں مثلاً گھقند گل سیونی گھقند گل چاندنی گھقند گل تمباکو وغیرہ۔ تیار کئے جاتے ہیں۔

شیریں پھولوں کے وزن سے ڈھائی گنا ہونی چاہئے اور چار گنے تک ڈال سکتے ہیں لیکن زائد شیریں ملانے سے اس کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ عموماً گھقند آفتابی اور آبی دو قسم کی ہوتی ہے۔

گھقند آفتابی

گلاب کے پھول اور شکر کو ہاہم ملا کر کسی برتن میں ڈال کر دو ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں اسی اثناء میں دو تین مرتبہ شکر اور گلاب کے پھولوں کو مل دیں اس میں قوت ملتی زیادہ ہوتی ہے۔

گلفند آبی

اس گلفند کو کہتے ہیں جو گلاب کے پھول کی پنکھڑیاں اور شکر ملا کر ایک برتن میں رکھنے کے بعد برتن کا چوتھائی حصہ خالی رہے اس برتن کو سربست کر کے ہفتہ تک پانی میں گئے تک برتن کو ڈبو کر رکھیں اس گلفند میں تزیین اور ترتیب ہوتی ہے۔

گل انگین جلیجین

گلاب کے پھول سبزی دور کر کے شہد میں ملا کر تیار کرتے ہیں۔ ایسی گلفند گل انگین یا جلیجین کہلاتی ہے اس میں دست لانے اور ہلنم کو خارج کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔

گلفند ماہتابی

ایک گلفند ہے جو بجائے گلاب کے پھولوں کے گل چاندنی سے تیار کی جاتی ہے اور آفتاب کے بجائے اس کو دو تین ہفتہ چاندنی رات میں رکھتے ہیں۔

اگر گلفند بنانے کے لئے تازہ پھول میسر نہ ہوں تو خشک پھولوں کی پنکھڑیوں کو گلاب کے عرق میں بھگو کر رکھنے کے بعد لگا کر شکر ملا کر بطریق مذکور گلفند تیار کرتے ہیں۔

مطلقاً گلفند کے نام سے وہی مرکب معروف ہے جو گلاب کے پھولوں کی پنکھڑیوں اور شکر سے تیار کیا جاتا ہے اور جو گلفند دوسرے پھولوں کی پنکھڑیوں سے تیار کیا جاتا ہے وہ ان پھولوں کے نام سے پکارے جاتے ہیں مثلاً گلفند سیدی، گلفند گل الماس وغیرہ۔

ظرف

گلفند دیگر قوامی ادویہ کی مانند مٹی کے روغنی برتن یا چینی اور شیشے کے برتن میں رکھنا چاہیے۔ دھات کے برتن میں رکھنا ممنوع ہے۔

لعاب اور شیرہ

بعض نسخوں میں محض لعاب ہوتے ہیں اور بعض میں شیرہ ہوتا ہے اسی طرح بعض نسخوں میں لعاب اور شیرہ دونوں ہوتے ہیں نسخے میں خواہ لعابیات ہوں یا شیرہ اس میں پانی یا عرق مناسب کا ذکر ضرور ہوتا ہے جس میں ادویہ کا لعاب یا شیرہ نکالنا ہے اگر کسی نسخہ میں صرف لعابیات ہوں تو اس میں کوئی حراج نہیں ہے کہ ادویہ کو بارہ یا پندرہ تولہ میں بھگو دیں اور تھوڑی دیر کے بعد نیچے وغیرہ سے حرکت دیکر لعاب کو چھان لیں۔

اگر مجوزہ نسخہ میں شیرہ جات ہوں تو ادویہ کو پینے کے لئے تھوڑا سا ہی عرق استعمال کریں جو جز نسخہ ہے اس کے بعد تمام عرق ملا کر باریک کپڑے سے چھان لیں مثلاً شیرہ بادیاں شیرہ عناب وغیرہ لیکن اگر نسخہ مجوزہ میں لعاب اور شیرہ دونوں ہوں تو تھوڑے سے عرق میں لعاب دلی ادویہ بھگو دیں اور مزید تھوڑے سے عرق میں دواؤں کو چیں کر شیرہ حاصل کریں اس کے بعد لعاب اور شیرہ دونوں ملا دیں۔

بعد از ریشہ عطشی گاؤزباں اسپخول وغیرہ کا لعاب اس طرح حاصل کرتے ہیں کہ ان چیزوں کو پانی یا عرق مجوزہ میں بھگو دیتے ہیں اس کے بعد نیچے وغیرہ سے چلا کر یا مل کر چھان لیا جاتا ہے پندرہ بیس منٹ میں ان کا لعاب حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سرد موسم اور سرد پانی میں لعاب دیر سے نکلتا ہے لیکن گرم موسم اور گرم پانی میں لعاب جلدی حاصل ہو جاتا ہے۔

شیرہ جات کی ادویہ عموماً پتھر کی سل میں بنے سے پکی جاتی ہیں لیکن یہ احتیاط مد نظر رہے کہ جس سل میں شیرہ جات بنائے جائیں وہ مرجع مصالحہ یا ہلدی دھنیاں کی ہسی ہوئی سل نہ ہو کیونکہ مصالحہ ہسی ہوئی سل باوجود دھونے کے اپنے ساتھ مصالحہ کے اثرات چھوڑتی ہے اس لئے شیرہ جات کی سل محض شیرہ جات کے لئے علیحدہ ہونی چاہئے۔

حلیب و مزج

ایک دوا جب دوسری دواء سیال کے ساتھ ملتی ہے تو کبھی یہ دودھ جیسا منظر پیش کرتی ہے تو اس کو حلیب کہتے ہیں۔

ادھان غلیظہ سے حلیب تیار کرنا

ادھان غلیظہ روغنیات سے حلیب بنانے کا طریقہ ہے کہ روغن مثلاً روغن بید انجیر کو کسی لعابدار چیز مثلاً صفیات کے ساتھ کھل کریں یہ دودھ جیسا رنگ دیگا۔ اور اسی کو اصطلاح جدید میں کیسز آئل المٹن کہتے ہیں۔

ادھان لطیفہ سے حلیب تیار کرنا

اس کی صورت یہ ہے کہ لطیف اور ہلکے روغنیات کو لعاب دار اشیاء کے سفوف کے ساتھ ملا کر کسی شیشے کے برتن میں ڈال کر حرکت دوری یعنی چرخ دیا جائے سینٹی فیوز کے ذریعہ اچھا حلیب تیار ہوتا ہے۔

مزج

آمیزش یا مکچر کو کہتے ہیں حلیب و مزج مشترکہ نام ہے ان کی تیاری کے سلسلہ میں حتی الامکان صاف اور خالص پانی آب مقطر استعمال کرنا چاہئے۔ سادے پانی سے بعض اوقات ادویہ میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

حلیب و مزج کے لئے اگر لعاب صمغ عربی کثیر کی ضرورت پڑے تو ہمیشہ تازہ تیار کیا جائے کیونکہ دیر سے رکھے ہوئے لعابات اکثر بگڑ جاتے ہیں موسم سرما میں کئی یوم تک رکھا جاسکتا ہے اگر ان کو مطہر اور پاکیزہ شیشوں میں سرے تک بھر کر رکھا جائے اور اچھی طرح شیشی میں ڈالت لگا دیں تو بہتر ہے۔ اگر مزج میں کوئی زہریلی دوا ہو تو اس کو حل کر کے آخر میں شامل کریں مزج بناتے وقت پانی یا عرق اس ترکیب سے ڈالیں کہ پیانہ میں اگر کوئی دوا مثلاً شربت وغیرہ لگا ہو تو پانی یا عرق سے دھل جائے اور نسخہ میں شامل ہو۔

مرہم

مرہم میں مندرجہ ذیل چیزیں اکثر بطور زمین یا مہیں کے شامل ہوتی ہیں موم، تھی، تلوں کا تیل، سرسوں کا تیل، زیتون کا تیل، روغن بادام، روغن گل اور چہ بیاض۔

اکثر مرہموں میں دوسری ادویہ کے ساتھ موم یا کوئی روغن ہوا کرتا ہے ایسی صورت میں پہلے موم اور روغن کو گرم کر لیں اور پکھلائیں پھر دوسری دوا کا باریک ترین صنف اس میں ملائیں اور غصہ سے ہونے تک حل کرتے رہیں۔

اگر کسی مرہم میں اشق مقل صابون گندہ بہرہ جیسے پکھلنے والی چیزیں ہوں تو ان کو بھی موم یا روغن میں ڈال کر پکھلائیں۔

بعض ادویہ کسی محلول میں مثلاً پانی یا روغن میں حل کر لی جاتی ہیں اس کے بعد مرہم کی زمین میں شامل کرتے ہیں اسی طرح بعض ادویہ سرد زمین مرہم میں گرم کئے بغیر ملائی جاتی ہیں اور ان کو اچھی طرح گھوٹ دیا جاتا ہے۔ اگر کسی مرہم میں انڈے کی سفیدی کو یا زردی یا فیون جیسی نہ پسندنے والی ادویہ ہوں تو روغن اور موم کو پکھلانے کے بعد آگ سے نیچے اتار کر دوا کو شامل کر کے خوب حل کریں خصوصاً فیون کی شمولیت میں زیادہ گھونٹنے اور حل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کبھی زردی بیشہ کو ابال کر بھی مرہم میں شامل کیا جاتا ہے۔

اگر کسی مرہم میں کسی دوا کا پانی یا لعاب شامل ہو تو موم یا روغن میں اس پانی یا رس کو اس قدر پکائیں کہ وہ سرد ہونے پر مرہم کی طرح بن جائے۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ مرہم سخت ہو جائے۔

مرہم کی دواؤں کو خواہ وہ خشک ہوں یا تر خوب اچھی طرح چمکنا چاہئے۔ جب یہ سرمہ کی طرح باریک ہو جائیں اس کے بعد موم یا روغن میں شامل کریں اگر مرہم کے نسخہ

میں دیگر لوہیہ کے ساتھ کافور بھی ہو جو اذ جانوالی چیز ہے تو اس کو سب دواؤں کے بعد آخر میں ملائیں مرہم کی تیاری میں جہانک ممکن ہو دھات کا کوئی برتن استعمال نہ کریں بلکہ اس مقصد سے چینی کی بنی ہوئی تختی آتی ہے اس میں چھری کی مدد سے سطوف کو موم یا روغن میں ملائیں۔

مریضوں کے استعمال کے لئے جب مرہم دیا جائے تو مناسب حجم کی ڈبیوں میں دیا جائے معمولی کاغذ یا منی کے برتن میں نہ دیں بلکہ روغنی کاغذ چینی یا شیشے کی ڈبیوں میں مرہم مریض کے حوالے کریں جو ڈھکن دار ہوں۔ کاغذ سے ڈھانک کر بھی نہیں دینا چاہئے۔



تذیر ادویہ

دواؤں میں کوئی ایسا تصرف کرنا جس سے اس کی کوئی خاص برائی دور ہو جائے اور اس میں کوئی نئی خوبی پیدا ہو جائے تذیر و اصلاح کہتے ہیں۔ اور ایسی اصلاح شدہ چیز کو مدبر کہا جاتا ہے۔ دوا سازی میں بہت سی دوائیں مدبر کر کے شامل صورتیں درج کی جاتی ہیں۔

اجوائن زیرہ مدبر

اجوائن زیرہ کو تین شبانہ روز سرکہ میں تر رکھتے ہیں کہ سرکہ اجوائن یا زیرہ کی سطح سے چار انگشت اوپر رہے۔ پھر سرکہ سے باہر نکال کر خشک کر لیا جائے۔ زیرہ کو مزید بریاں بھی کیا جاتا ہے۔

افیون مدبر

افیون کو عرق کھاب میں گھول کر اس قدر پکائیں کہ افیون کا قوام کوئی بنانے کے لائق ہو جائے۔

انزروت مدبر

انزروت کو جھاڑی نکڑی میں گدھی کے دودھ میں گوندھ کر کھاب کی طرح جھاڑی نکڑی میں پرو کر سیکیں بعض اوقات مزید اصلاح کے لئے اس کو دوبارہ گدھی کے دودھ میں گوندھ کر جھاڑی نکڑی میں پرو کر اور اس طرح مدبر ہو جاتا ہے۔ مثلاً کھاب بھونٹتے ہیں۔

ایلوہ مدبر

ایلوہ کو سیب یا بھی یا شلجم میں کھول کر بھر دیتے ہیں اور کپڑے میں پیٹ کر آنے سے محفوظ کر کے اور اتنے عرصے تک آگ پر رکھیں کہ گرمی ایلوہ تک پہنچ جائے اور محفوظ شدہ آماسرخ ہو جائے پھر اس کو نکال کر خشک کر کے کام میں لائیں۔

بہر دوزہ مدبر

ایک چٹیلی میں پانی بھر کر اس کے اوپر کپڑا منہ میں باندھ دیں اس کپڑے پر بہر دوزہ رکھا جائے اور چٹیلی کے نیچے آگ جلائیں چٹیلی کے منہ کے کناروں پر آنے کی ایک مینڈھ بنا کر اس پر لوہے کا ایک توار رکھیں مگر یہ تو دوا سے کسی قدر بلند رہے دوا کو منہ کرے اس تو سے پردہ کھتے ہوئے کوئلے رکھیں بہر دوزہ حرارت پا کر پگھل کر بھرے ہوئے پانی کے برتن میں چلا جائیگا۔ بعد میں پانی سے اس کو جدا کر لیں پانچ سات بار اسی طرح کے عمل سے بہر دوزہ مصفی ہو جاتا ہے۔

بھلا نواں مدبر

چوڑے منہ کی سنداہی لے کر اس کو سرخ آگ میں دبا کر رکھے اور اس میں بھلا نواں کو دبا دبا کر اس کا رس جو عمل بلاد کہلاتا ہے اس سے جدا کر لیں لیکن اٹختے ہوئے دھوئیں سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں کیونکہ اس کا دھواں نقصان دہ ہے بدن میں سوزش پیدا کر کے پورے بدن کو متورم کر دیتا ہے۔ پھر اس کو ناریل کے تیل یا روغن اخروٹ میں چوب کر لیا جائے۔

اس کا دوسرا طریقہ پتل جنتر کے طریقے پر ہے جس کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے اس طریقے سے فصل بلاد بھی محفوظ رہتا ہے۔

بھنگ مدبر

بھنگ کو اجوائن کے پانی میں چو میں گھنڈ تر رکھیں پورے مٹی کے گوزے برتن میں ڈال کر آگ پر بھون لیں۔

پارہ مدبر

پارہ کو مدبر کرنے کی ترکیب پارہ مصفی میں وضاحت کے ساتھ بیان کی جا چکی ہے۔

پوست بیضہ مرغ مدبر

انڈے کے چھلکے کو ٹمک اور اکھ کے پانی میں خوب دھوئیں اور اس کے اندر کی

باریک جھلی دور کر کے خشک کر لیں۔

تر بد مدبر

(تر بد بخوف خراشیدہ) ہی مدبر ہے لکڑی کے اوپر کا چھلکا اتار کر اس کے اندر گاجر کے مانند سخت لکڑی ہوتی ہے اس کو جدا کر کے درمیانی گودا حاصل کرتے ہیں خولدار حصہ جو کسی قدر نرم ہوتا ہے اور رنگت میں سفید ہوتا ہے اس کو استعمال میں لاتے ہیں اس کے بعد روغن بادام میں چرب کر لیتے ہیں۔

جمال گوشت مدبر

جمال گوشت کو پونلی میں باندھ کر ایک برتن میں ڈال دیں جس میں گائے کا دودھ بھرا ہوا ہو۔ لیکن آبیرویدک کی کتابوں میں گائے کا گوبر بھرا ہوا تحریر ہے اس کے بعد اس کو آگ پر پکائیں پھر اس کو دھو کر اس کی دودالوں کے درمیان ہرے رنگ کا پتہ دور کر دیں۔

کبھی گوبر میں جوش دینے کے بعد صاف کر کے دی میں بھی جوش دیکر دودالوں کا درمیانی پتہ دور کر کے قابل استعمال بناتے ہیں۔ پتہ: اکثر تخمیں میں دودالوں کے درمیان ہنر رنگ کا یا سفید ہوتا ہے۔ جب تخمیں کی کاشت کی جاتی ہے تو ابتدائی طور پر بھی پتہ افزائش یا نمو کے طور پر برآمد ہوتا ہے۔

چاکسو مدبر

چاکسو کو پونلی میں باندھ کر بادیاں کے پانی میں خوب جوش دیتے ہیں اس کے بعد مل کر اس کا بیرونی سیاہ چھلکا دور کر دیتے ہیں۔

سرمہ مدبر

سرمہ کو اس طرح مدبر کیا جاتا ہے کہ اس کو بکری کی چربی کے ہمراہ ملا کر پیس کر آگ پر رکھیں جب دھواں موقوف ہو جائے اور چربی پورے طور پر جل جائے تو برف کے سرد پانی میں سرمہ کو بھالیں۔

اس کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ سرمہ کو آگ پر گرم کر کے تریبلہ کے پانی

میں سات آنھ بار بجھاؤ دیں بعض لوگ اس کو گلاب کے عرق میں بھی بجھاتے ہیں۔

سقمونیا مدبر

سقمونیا کو مدبر یا مشونی بھی کہتے ہیں جس کا قاعدہ کلیہ عمل تشویہ میں بتایا جا چکا ہے سیب یا بی کو دیکر چاقو کی مدد سے اس میں خلاء پیدا کریں اور اس خلاء میں سقمونیا بھر کر اس کے اوپر کچھ کالے تل بھی بھر دیں اور سیب کے ٹکڑے ہی سے اس کا منہ بند کر دیں سیب مذکور کو آنے میں خوب اچھی طرح ملفوف کر کے گرم بخور میں صرف اتنی دیر کے لئے ڈالیں۔ کہ آنا سرخ ہو جائے لیکن جل کر سیاہ نہ ہو اس کے بعد نکالیں ٹھنڈا ہونے کے بعد سیب مذکور کے اندر سے سقمونیا نکال لیں۔ اس کا مقصد سقمونیا میں سیب کی بعض مخصوص قوتوں کو جذب کرتا ہے۔

سنگھیا مدبر

سنگھیا کو مدبر کرنے کی صورت یہ ہے کہ چرچہ کی راکھ کے پانی میں سنگھیا کو چس کر ڈال دیں اور کسی ظرف میں اس قدر پکائیں کہ یہ خشک ہو جائے چرچہ کی راکھ میں نمک نہ پاتی ہوتا ہے جو نمک چرچہ کہلاتا ہے۔ اگر سنگھیا کو نمک چرچہ کے ہمراہ چس کر مخلول بنائیں اور آگ پر پکانے کے بعد تھوڑی دیر ٹھنڈا کر کے عمل تصویل سے پانی بخار کر اس پانی کو پکائیں اور غلیظ کر لیں۔ تو سنگھیا اچھا مدبر ہو جاتا ہے۔

اگر سنگھیا سیال بنانا ہو تو سنگھیا مسنوفہ کو چینی کی ایک پلیٹ میں رکھ کر اس پلیٹ کو شبنم میں قدرے ترچھا کر کے رکھیں صبح کو آفتاب نکلنے سے پہلے دیکھیں جس قدر سیال ہو غلیظہ کر لیں۔ دوسرے دن اسی طرح کریں اس میں نوشادر یا نمک چرچہ کا مسنوفہ سنگھیا میں ملانا ضروری ہے جب ہی یہ سیال ہو سکے گا۔ سیال بنانے کے لئے زردی بیض مرغ اور قر نفل بھی سنگھیا کے مسنوفہ میں شامل کر کے چھوٹی گولیاں بنایا جاتی ہیں پھر اس کے بعد پتال جنتر کی مدد سے اسکا سیال تیار کرتے ہیں جو روغن سنگھیا کے نام سے معروف ہے اور یواسیری مسوں کو کاث کر گر اوینے کی لاجواب دوا ہے۔

اس کے سیال بنانے کی خزینۃ الادویہ میں ایک ترکیب اور بھی بتائی گئی ہے۔

نصف درج ذیل ہے لوہک، جاتفل، جاوتری، شکلیا تمام اودیہ ہوزن لیکر باریک سنوف کریں اس تیار شدہ سنوف کو چینی کے برتن میں رکھ کر طبل کا کپڑا باندھ دیں منہ کو ابرک کے ایک بڑے ٹکڑے سے ڈھک دیں اس کے اوپر گرم قوسے کے اوپر رکھے ہوئے دیکتے کوٹلوں کی آنچ دیں۔ اس کا سیال کپڑے سے ٹپک کر شیشی میں جمع ہو جائیگا۔ عمل کے پورا ہونے کے بعد اس کو محفوظ کر لیں۔

طریقہ دیگر

چم گرام شکلیا لیکر میں عدد زردی بیضہ مرغلے کے ہمراہ کھل کر کے ہیر کے برابر گولیاں بنالیں اور آتش شیشی میں ان گولیوں کو بھر کر تپال جستر کے طریقے پر اس کا سیال تیار کریں۔

سنگ بصری مدبر

اس کو مدبر کرنے کی صورت یہ ہے کہ آگ میں گرم کر کے گلاب یا دی کے پانی یا آب لیموں کا غدی میں سات آٹھ بار بچھاؤ دیں اس کے بعد محفوظ کر لیں اور باریک سنوف کر کے کام میں لائیں۔

غار یقون مدبر

غار یقون کا سنوف کر کے اس کو بالوں کی چھٹی یا طبل کے کپڑے سے اس قدر چھانیں کہ اس کے سخت ریٹے اس سے علیحدہ ہو جائیں کیونکہ یہی سخت ریٹہ مضرت رساں ہوتا ہے جو مٹی پیدا کرتا ہے۔ غار یقون کا یہی طریقہ مدبر کرنے کا ہے ریٹہ نکلا ہوا۔ باریک سنوف غار یقون مدبر کہلاتا ہے۔ بعض اطباء غار یقون کو مغربل بھی کہتے ہیں غربال کے معنی چھٹی سے چھاننے کے ہیں۔

کچلہ مدبر

کچلہ کو پانی میں ہفتہ تک بیگا رہنے دیں اور روزانہ پانی کو بدل دیں آٹھویں روز کچلہ کو پانی سے نکال کر گوندھے ہوئے آنے میں سات یوم تک رکھیں آٹھویں روز آنے سے نکال کر دھو ڈالیں اور اس کا بالائی چھلکا اتار کر وزن کریں اگر وہ ۵۰ گرام ہے تو ایک

لیٹر دودھ میں جوش دیں اگر دودھ گائے کا ہو تو بہتر ہے۔ اس کو جوش دینے کی ترکیب یہ ہے کہ کچلہ نرم شدہ کو پہلے تاجے میں پرو کر لڑی بنالیں اور اس کو اس طرح دودھ میں لٹکائیں کہ دودھ میں غرق ہو لیکن برتن کے پینڈے سے نہ لگے مطلق رہے جب دودھ خشک ہو جائے تو گرم پانی سے دھو کر خشک کریں دودھالوں کے درمیان کا پتہ جدا کر کے اپنی جو اصطلاحی طور پر سوہان کہلاتی ہے کی مدد سے براہ کر لیا جائے۔

بعض لوگ پانی میں بھگو کر کچلے کو چھیل لیتے ہیں اور سوہان پارٹی سے براہ کرنے کے بعد پونگی میں باندھ کر دودھ میں جوش دیتے ہیں۔ اور سایہ میں خشک کر کے استعمال کرتے ہیں۔ بعض لوگ کچلہ کو گھی میں بریاں کر کے پیس لیتے ہیں یہ طریقہ بہت آسان ہے۔ جس میں خوبی یہ ہے کہ کچلہ سنوف کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

گندھک مدد

ایک ہانڈی میں اس قدر دودھ ڈالیں کہ نطف ہانڈی تک رہے۔ پھر اس کے منہ پر کپڑا باریک اور قسم ملل باندھ دیں اور گندھک بھکوب کر کے اس کپڑے پر بچھا دیں اور اس پر کوئی بڑا برتن مہر اس طرح رکھیں کہ دوا سے قدرے بلند رہے اور دوا اس سے براہ راست مس نہ ہو اس بڑے گہرے برتن میں دیکھتے ہوئے کوئلے رکھیں جس کی گرمی سے گندھک پکھل کر دودھ میں آجائگی۔ جب تمام گندھک پکھل کر دودھ میں آجائے تو نکال کر خنڈا کر کے گندھک خنڈا لیں۔

گوکھرو مدد

گوکھرو کو گائے یا بھینس کے دودھ میں بھگو دیں دوسرے روز پہلا دودھ غلیظہ کر کے دوسرے دودھ میں بھگوئیں اسی طرح تین یوم کر کے گوکھرو نکال کر خشک کر لیں۔

لوہچان مدد

نبٹ المدیہ کو مدد کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو مٹی کے برتن میں رکھ کر خوب گرم کریں یہاں تک کہ یہ سرخ ہو جائے پھر اس کو تل کے تیل میں بھنائیں اسی طرح پھر گرم کر کے سرخ کرنے کے بعد انگوڑی سرکہ میں بچھا دیں پھر گرم کریں اور

سرخ کر کے گائے کے پیٹاب میں بچھائیں پھر اسی طرح دی کے پانی میں بچھاؤ دیں پھر پانی سے دھو کر باریک کمرل کریں کمرل بھی اس قدر ہو کہ سنوف پانی میں تیرنے لگے۔

ترکیب دیگر

لوہچن کو چودہ روز تک انگوری سرکہ میں تر رکھیں پھر خشک کر کے روغن بادام میں بھونیں پھر خوب کمرل کر کے باریک سنوف کریں کہ پانی میں تیرنے لگے تیار کر لیں۔

مازریون مدبر

مازریون کو مدبر کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس کو تین شبانہ روز سرکہ میں بھگو کر رکھیں اس کے بعد خشک کر کے روغن بادام میں چرب کر لیں اگر روزانہ سرکہ بدل دیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ماز و مدبر یا بریاں

ماز دئے سبز کو حل کے تیل میں اس قدر بھونیں کہ وہ کھل جائے اس کے علاوہ ماز کو بھانڈیا بالوں میں بھی بھون لیتے ہیں۔

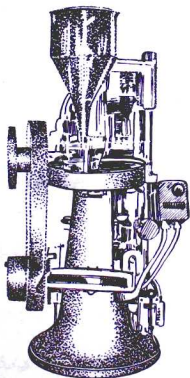
میٹھا سیلہ مدبر

بیش یعنی میٹھا سیلہ جس کو بچھناک بھی کہتے ہیں۔ ایک تولہ باریک پیس کر بارہ سر گائے یا بھینس کے دودھ میں پوٹلی باندھ کر پکائیں جب دودھ نصف رہ جائے پھر دوبارہ اور سہ بارہ اسی طرح کرتے رہیں اکثر ایک بار ہی کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ بعض حضرات جمال گوشت کے مانند گوبر میں جوش دیتے ہیں۔

جوش دینے کے اور اس کو غلیظہ کر کے جو دودھ باقی رہ جاتا ہے اس کا دی بنا کر کھی نکالیں جو بہت عمدہ طلاء ہے۔ ضعف ہا میں مفید ہے۔

بلیلہ مدبر بریاں

بلیلہ جات کے سنوف کو روغن بادام یا گھی میں چرب کر لینا کافی ہے بعض لوگ روغن بادام یا گھی میں بھون لیتے ہیں۔



حبوب، اقراص

حب کی جمع حبوب ہے جس معنی گولیوں کے ہیں ابتدائی دور میں ادویہ کا سفوف مریضوں کے علاج معالجہ میں دیا جاتا تھا یا تازہ ادویہ سل بنے میں پیس کر پلائی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد سفوفات خراب ہو جانے کا خدشہ ہوا تو مناسب محلول میں سفوف کو گوندھ کر حبوب کی شکل میں خشک کر کے محفوظ کیا جانے لگا جو کچھ زیادہ عرصہ اپنے صحیح افعال و خواص کے ساتھ رہیں حبوب حکماء قدیم کی مخترعات میں سے ہے۔ اسقلموس اول کے زمانے میں بھی حبوب کا تذکرہ ملا ہے۔ حبوب کی تیاری میں گلدی کو خاصی اہمیت ہے۔

گلدی، یا لبدی

گوندھے ہوئے آنے کے مانند ادویہ کا مرکب ہے جو ادویہ کے سفوف کو پانی یا کسی لعابی اشیاء میں گولیاں بنانے کے لئے تیار کیا جاتا ہے اچھی گلدی کے لئے ادویہ کے سفوف کا باریک ترین ہونا ضروری ہے۔ لبدی ہندی لفظ ہے جس قدر ادویہ کا باریک سفوف ہو گا گلدی اچھی تیار ہوگی۔

لبدی کا بنانا

گوندھی ہوئی لبدی اسقدر باریک سفوف کی ہونی چاہئے کہ اس سے بنائی گئی گولیاں ہموار اور چمکدار ہو جائیں اس کے سفوف کی تیاری میں ان تمام اصولوں پر کاربند ہونا ضروری ہے جو دوا کی سفوف کے تیاری کے سلسلہ میں احکام بتائے جا چکے ہیں۔

سکھیا کی مقدار خوراک چونکہ قلیل ہوتی ہے۔ اس لئے طباشیر وہ چند وزن ملا کر اس کا باریک سفوف کریں اس کے بعد دیگر اجزاء کا سفوف ملا کر کھل کریں اور خوب اچھی طرح آمیزش کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ سکھیا جیسی زہریلی چیز کسی ایک طرف زیادہ

ہو کر اس کی تیار شدہ جوہر حضرت کا سبب بن جائیں۔ اس لئے خصوصی احتیاط کی ضرورت ہے اس کے اجزاء ترکیب میں بعض قوی الاثر اجزاء ایک جانب ہو کر دوائی تاثیر میں فساد پیدا کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہر جز کو علیحدہ علیحدہ کوٹیں پیسیں اس کے بعد تمام اجزاء کو ملا کر پھر خوب خلط کریں تاکہ تمام سفوف یک ذات ہو سکے۔ اصول ہے کہ دواء کو قوی الاثر بنانے کے لئے جس قدر زیادہ باریک سفوف ہو گا اس میں قوت جاذبہ اسی قدر زیادہ بڑھے گی۔

سفوف کی تیاری کے سلسلہ میں بتایا جا چکا ہے کہ برقی رو سے چلنے والی کلیں اگر استعمال کی جائیں تو انسانی قوت کی بھی ضرورت نہیں اور وقت بھی بچ جاتا ہے اس اعتبار سے پلورائزس اس کے بعد ملکی کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

روابطات، رابطہ

لفظ رابطہ سے بتا ہے جس کے معنی جوڑنے کے ہیں جوہر کی تیاری میں رابطہ یعنی ہائڈرک میٹریل کو بہت بڑا دخل ہے جس قدر رابطہ اچھا ہو گا اسی قدر گولیاں ہموار سطح اور ایک جیسی تیار ہو سکیں گی اور یہ کے باریک سفوف کو پانی یا کسی لعاب دار چیز میں ملا کر گوندھ کر لہدی تیار کیجاتی ہے چنانچہ رابطہ کے طور پر درج ذیل چیزیں عموماً مستعمل ہیں۔ جن کی تفصیل سلسلہ دار بتائی جائیگی۔ انہیں پانی صفیات شربت گھیسرین ملائیں اور بعض اودو یہ کے لعاب مثلاً لعاب گاؤز ہاں لعاب بیہ نہ وغیرہ ہائڈرک میٹریل کی حیثیت سے شامل کئے جاتے ہیں جس کے شامل کرنے کا درج ذیل طریقہ ہے۔

صمغ عربی

کبھی لعابی اودو یہ سے صمغ عربی یعنی ہول کا گوند بطور رابطہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کبھی بصورت سفوف بھی شامل کرتے ہیں اور پانی سے گوندھ کر لہدی تیار کرتے ہیں۔ خشک سفوف ملانے میں غربلی یہ ہے کہ جب گولیاں خشک ہو جاتی ہیں تو بہت سخت ہو جاتی

ہیں اور معدے میں دیر سے چلتی ہیں۔ لیکن اگر لعاب صمغ عربی شہد اور شکر یا شربت انگور کے مرکب کا ایک لعابدار شربت بنالیا جائے اور اس کو رابطہ کے طور پر سفوف میں گوندھ کر گولیاں تیار کجائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

کثیرا

کثیرا بھی اجزاء نسخہ کے ساتھ کبھی لعاب کی صورت میں ملایا جاتا ہے۔ اور کبھی سفوف کی صورت میں بھی شامل کرتے ہیں اور پانی سے گوندھ کر لہدی تیار کجاتی ہے صمغ عربی کے مانند اگر کثیرا کا باریک سفوف شہد یا شربت انگور کے ساتھ لعابی شربت بنا کر بطور رابطہ استعمال کریں تو بہتر ہے۔

بہدانہ گاؤزباں اسپغول

صمغ عربی کثیرا کے مانند اکثر اوقات گاؤزباں اسپغول اور بہدانہ کا پانی میں خیساندہ تیار کر کے اس کا لعاب بناتے ہیں اور اس میں باریک ترین سفوف کو گوندھ کر لہدی تیار کرنے کے بعد حبوب بنائے جاتے ہیں۔

جلا شین

جلا شین کو کلیسرین کے ہمراہ باریک سفوف کر کے ملائے ہیں اور اس کا لعاب تیار کر کے باریک شدہ اجزاء حبوب کے سفوف کو شامل کر کے لگدی تیار کرتے ہیں اور حبوب بناتے ہیں۔

نشاستہ گندم

گیہوں اور جو کا آٹا یا اس کا تیار شدہ نشاستہ، روئی کا گودا، آتش جو رابطہ کے طور پر مستقل میں سفوف کے ساتھ ان چیزوں کو ملا کر پانی میں گوندھ کر لگدی تیار کر لجاتی ہے۔

روغن بید انجیر، موم اور صابن

بھی روغن بید انجیر سے بھی رابطہ کا کام لیتے ہیں چنانچہ کافور کی گولیاں بنانے کے لئے روغن بید انجیر بطور رابطہ استعمال ہوتا ہے۔ کبھی اس کے ساتھ صابن دہی بھی شامل کرتے ہیں اسی طرح کافور اور دیگر ادھان لطیفہ کی گولیوں کے لئے بھی موم کو بھی رابطہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ایسی گولیاں بہت دیر میں ہضم و جذب ہوتی ہیں۔

صابن اور ادویہ کے سفوف سے جو گولیاں بنائی جاتی ہیں وہ نہ تو بہت زیادہ سخت ہوتی ہیں اور نہ زیادہ نرم اور مقصد کے لئے یہ ایک اچھی چیز ہے۔ لیکن جن گولیوں میں ترش اور کیلے اجزاء ہوتے ہیں۔ انہیں صابن کو رابطہ کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

گلفند، اصل السوس ٹھٹھی اور جو شاندرہ صبر

ان چیزوں کو بھی کبھی رابطہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں اصلی السوس اور ٹھٹھی کا سفوف یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ جب یہ لہدی میں شامل ہوتی ہے۔ تو مائیت کو جذب کر کے اس میں ایک مناسب لیس پیدا کر دیتی ہے۔ گلفند کا استعمال آج کل ممنوع ہے کیونکہ اس سے گویکا ختم ہڑھ جاتا ہے۔

شہد شیرہ اور شربت انگور

جو گولیاں مذکورہ چیزوں کے رابطہ سے بنائی جاتی ہیں وہ خشک ہونے پر زیادہ سخت نہیں ہوتیں شربت بھی ایک قسم کی شکر ہی ہے اس لئے اس کو بھی اسی جماعت میں شامل کیا جاتا ہے ایک اچھا رابطہ ہے۔

پانی اور روح شراب

گولی بنانے کے لئے پانی ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے جو بیشتر لگدیوں میں شامل

کیا جاتا ہے اس کی آمیزش میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ تاکہ گدی کا قوام ضرورت سے زیادہ بھلا نہ ہو جائے کہ گولیاں بن ہی نہ سکیں۔ اس لئے صمغ عربی کثیر اور صابن کے سنوف جن چیزوں میں شامل ہوتے ہیں ان میں پانی کا ملاط ضروری ہے۔

بکھی رال دار اور بھر بھری اود یہ کی گولیاں بنانے کے لئے شراب روح شراب ویلکول بھی شامل کی جاتی ہے جن سے یہ رال دار اور بھر بھری چیزیں مل کر نرم اور لیسدار ہو جاتی ہیں اور ان کی گولی بنانا آسان ہو جاتا ہے۔

گولی باندھنا

حسب ضرورت گولیاں چھوٹی یا بڑی مختلف حجم و مقدار کی بنائی جاتی ہیں لیکن ان کی خوبی یہ ہے کہ یہ خوب گول چکنی اور ہموار ہوں اور بلحاظ حجم سب یکساں ہوں بعض چھوٹی اور بعض بڑی گولیاں نفسیاتی طور پر خراب اثر ڈالتی ہیں اور ان کی مقدار خوراک کا تعین بھی صحیح نہیں ہو پاتا۔ عموماً گولیاں، بقدر باجرہ بقدر مونگ بقدر نخود بقدر باقلا بقدر جنگلی بیر بقدر رنٹھ تیار کی جاتی ہیں جن کے بنانے کے عموماً درج ذیل تین طریقے ہیں۔

۱۔ ہاتھ سے گولیاں بنانا

سب سے آسان طریقہ ہے اس طریقے میں ہاتھ اور انگلیوں کی مدد سے کام لیا جاتا ہے پہلے ہاتھ اور انگلیوں کی مدد سے لمبی گول گدی کی جی بنائی جاتی ہے اس سے کات کات کر بقدر ہدایت و ضرورت گولیاں بناتے رہتے ہیں اگر گولی چھوٹی یا بڑی بنانا ہو تو اسی کے مطابق جی موٹی یا پتلی تیار کرتے ہیں۔ چنانچہ گولی کی مقدار کے مطابق جی کو کاٹتے توڑتے اور بناتے رہتے ہیں۔ انگلی کی حرکت دود یہ اور ہتھیلی کی مدد سے گولیاں تیار کر لیتے ہیں بعض اوقات ہاتھوں میں لہدی چپک جانے کی وجہ سے گولیاں بنانے میں دشواری ہوتی ہے ایسی صورت میں ہاتھ میں سٹکھری یا روغنی ہاتھ سے ملتے ہیں جس سے انگلیوں کی

دوری حرکت میں آسانی ہو جاتی ہے اور گولیاں بھی ہموار پختی اور چکدار ایک جیسی ہو جایا کرتی ہیں۔

۲۔ چھری اور تختی

اس طریقے سے گولیاں تیار کرنے کے لئے ایک صاف شفاف چھری اور ایک چھنی کی تختی استعمال کرتے ہیں اس تختی کو لوح مخطط کہتے ہیں لوح مخطط اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس چھنی کی تختی پر ایک جانب پائش کے لئے آڑی اور تر چھی لکیریں بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ تختی عموماً چھنی کی ہو ا کرتی ہے اس اعتبار سے لمبی جی بنا کر رکھتے ہیں اور نشانات کے مطابق چھری کی مدد سے جی کے چھوٹے ٹکڑے کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ مگر جی کی بالی لوح مخطط کی بنی ہوئی آڑی لکیر کے برابر ہو۔ جی کو برابر کانٹے میں دو چھوٹی لکیریں رہنمائی کرتی ہیں جو آڑی لکیر کے برابر کے چند حصوں میں تقسیم کرتی ہیں یا کسی اور طریقے سے گولی کی شکل میں گول کر لیا جاتا ہے یہ طریقہ افضل اس وجہ سے ہے کہ اس میں گولیاں چھوٹی یا بڑی نہیں ہونے پاتی ایک ہی جیسی رہتی ہیں۔

لمبی جی بنانے کے لئے سوئیوں کی مشین کی طرح ایک یا دو سوراخ والے توے چڑھا کر ایک جیسی حجم کی جی بھی بنائی جاسکتی ہے۔

۳۔ آلہ نجیب

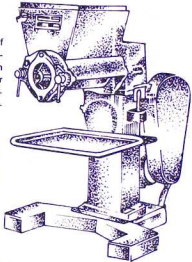
یہ آلہ بالائی اور زیریں دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ بالائی حصہ دست کہلاتا ہے۔ اور زیریں حصہ میں بہت سی لمبی لمبی نالیاں بنی ہوتی ہیں ان نالیوں کے درمیان کھڑے ہوئے تیز کنارے ہوتے ہیں نالیوں کی گہرائی اور چوڑائی چھوٹی بڑی گولیوں کی مقدار حجم کے مطابق ہوتی ہے ہر حجم کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ آلہ تجیب ہوتا ہے زیریں حصہ میں گولیوں کی تعداد مقرر کرنے کے لئے لکیریں اور نشانات بھی ہوتے ہیں اس آلہ کی خوبی یہ ہے کہ ان نالیوں کی تعداد کے مطابق ایک ہی وقت میں بہت سی ایک جیسی مقدار شکل صورت اور حجم کی گولیاں تیار ہو جاتی ہیں۔

OSCILLATING GRANULATOR

All the Contact Parts are of stainless steel, with electric motor, V. Belts and Reduction gear Box Is most suitable for dry or wet granulation. It is portable and no maintenance is required.

SPECIFICATION

OUTPUT (per hr.) 50 to 60 kg.
 Rotar Speed 30 R.P.M.
 POWER REQUIRED 1 H.P.
 HEIGHT 3 Feet
 BREADTH 10" x 11"
 (Feeder size)



SUGAR COATING PAN

Stainless Steel Pan with hot air blower. Assured Long Life, Bulk production and is Rust Proof.



SPECIFICATIONS

Diameter 36" & 42" Pan
 Capacity of 36" 35 kg.
 (1.25 Lakhs tab. app.)
 Capacity of 42" 45" kg.
 (1.50 Lakhs tab. app.)
 Speed of Pan 20 to 35 R.P.M.
 Power Required 3 H.P.
 Note: Suitable polishing Pan s
 also available

اس آلہ کی مدد سے گولیاں بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مناسب قوام کی لہدی تیار کر کے لمبی بتیاں تیار کرنے کے بعد لیکن جتنی بنانے سے پہلے تھوڑی سی باریک پٹی ہوئی کھڑیا مٹی، نشاستہ گندم یا نشاستہ گندم سل پر چھڑک دیتے ہیں تاکہ اس کے اندر چپک باقی نہ رہے اس جتنی کو احتیاط سے اٹھا کر آلہ مذکور کی نالی دار سطح پر رکھ کر قدرے دباتے ہوئے آگے پیچھے دو چار مرتبہ چلائیں لیکن چلاتے وقت دباؤ کم رہے اس عمل سے ایک وقت میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس آلہ کی مدد سے گولیاں پورے طور پر گول نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں انگلیوں کی مدد سے ان کو گول کر لیا جاتا ہے۔

گول کرنے کا طریقہ

ان گولیوں کو گول ہموار اور ایک جیسی شکل میں لانے کا طریقہ یہ ہے کہ لوح کی ہموار اور پکٹی سطح پر ان گولیوں کو رکھ کر قدرے کھڑیا مٹی نشاستہ گندم کا سنوف چھڑک کر ایک ڈبہ نما آلہ سے اس کو گھماتے ہیں اس حرکت دوریہ سے بیڈول اور تاہموار گولیاں گول ہو جاتی ہیں۔

برقی رو سے چلنے والی مشین

گولیاں تیار کرنے کے لئے ایک برقی رو سے چلنے والی مشین بھی ہوتی ہے جس سے بہتر خوبصورت گولیاں تیار ہوتی ہیں۔

گولیوں پر ورق چڑھانا

کبھی گولیوں پر سونے چاندی کے ورق چڑھائے جاتے ہیں جس کی غرض و غایت یہ ہوتی ہے۔ کہ گولیوں کی بد مزگی چڑھے ہوئے اور لاق میں چھپ جاتی ہے جیسا کہ جب لیارج کے استعمال میں ہوتا ہے ورق چڑھانے کا مقصد ہی یہی ہے کہ ایلوے کی تلخی کم ہو جاتی ہے اسی طرح بعض اجزاء ترکیبی کی وجہ سے فضائی نمی کو اپنے اندر جذب

کر کے نم ہو کر خراب ہو جاتی ہیں ایسی گولیوں پر جب ورق چڑھایا جاتا ہے تو یہ بہت حد تک نمی سے دوا کو متاثر نہیں ہونے دیتیں کبھی ورق چڑھانے سے گولیاں خوش نما اور خوش منظر ہو جاتی ہیں جس سے ان کی طرف طبیعت کی رغبت بڑھ جاتی ہے چنانچہ حب جواہر جیسی قیمتی گولیاں مطلق اسی مقصد سے کچاتی ہیں۔

ورق چڑھانے کی تدبیر

گولیوں پر ورق چڑھانے کی ترکیب یہ ہے کسی چینی کے ہموار سطح برتن میں ورق پھیلا کر اس پر گولیاں ڈال دیجائیں۔ جو کسی قدر نم ہونے کے بالکل خشک پھر اس برتن کو دو ایک منٹ گولائی میں خوب گھمائیں لیکن ظرف مذکور کی اندرونی سطح صاف اور چکنی ہونی چاہئے اسی طرح ظرف مذکور کا گول ہونا بھی ضروری ہے تاکہ گردش کی حرکت آسانی کے ساتھ دیجاسکے۔ برتن ایسا ہو جس کے منہ میں مضبوطی کے ساتھ ڈھکن بھی لگایا جاسکے۔ برتن کے منہ کو خوب اچھی طرح بند کر کے گردش دیجائے۔ گولیاں اگر خشک ہوں تو ان کو صمغ عربی کے لعاب سے نم کر لیں چنانچہ لعاب مذکور کے دو تین قطرے اوسط درجے کی دس بارہ گولیوں کے لئے کافی ہوتے ہیں لیکن اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ گولیوں میں نمی اور چھپا ہٹ نہ ہو ورنہ اوراق بھی زیادہ خرچ ہو۔ تگے اور صفائی و خوبصورتی کے ساتھ ورق نہیں چڑھ سکیں گے۔

چاندی اور سونے کے ورق چھونے بڑے بھی ہوتے ہیں اور گولیاں ہمیشہ ایک ہی حجم کی نہیں ہوتیں اس لئے انداز کرنے میں دشواری ہے لیکن اگر ورق بڑے اوسط درجے کی ہوں تو ایک ورق دس بارہ گولیوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ لیکن ظرف مذکور میں اوراق اس انداز سے ڈالے جائیں جس سے گولیوں پر ورق چڑھنے کے بعد کچھ چھونے چھونے اجزاء باقی رہ جائیں جس کو پھونک مار کر اڑا دیا جاتا ہے۔

کبھی چینی یا دھات کے ظرف میں ورق ملا کر اور ان پر گولیاں ڈال کر ظرف مذکور کو چوبیس بغیر دھواں پر گرم کرنے گردش دیتے ہیں جس سے گولیوں پر ورق اچھی

طرح چڑھ جاتا ہے کبھی گولیوں کی ترکیب میں ایسے اجزاء ہوتے ہیں جس سے چاندی کا ورق کچھ عرصہ بعد سیاہ ہو جاتا ہے مثلاً گندھک پیگ اس لئے ورق چڑھاتے وقت اس بات کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح بعض اوقات گولی میں ایسے اجزاء ہوتے ہیں جن سے چاندی کا ورق نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔ پارہ اور چاندی کے اندر استخراج کی ایک ایسی خاص خصوصیت پائی جاتی ہے جن سے دونوں مل کر ملمہ بن جاتے ہیں اور چاندی کے اوراق کی چمکیلی سطح روپوش ہو جاتی ہے۔

شکر چڑھانا

بد مزہ گولیوں پر ان کے بد مزگی کو دور کرنے کے لئے اس پر شکر کا غلاف چڑھا دیتے ہیں جس کی آسان صورت یہ ہے تانبہ بیٹل یا کسی دوسری رحلت کے قلعی دار برتن کو یار کابی کو جس کی سطح ہموار ہو اس کو شکر کے سادہ شربت سے نم کر کے اس برتن میں خشک کی ہوئی گولیاں ڈال دیں اور ظرف مذکور کو کسی ڈھکن سے ڈھک کر خوب گھمائیں تاکہ شربت کا استر گولیوں پر چڑھ جائے اسی اثناء میں برتن کو کسی قدر گرم رکھیں اور شکر مسنونہ جو بہت باریک بسی ہوئی ہو اس پر چھڑکتے رہیں اس عمل سے گولیوں پر ایک سفید رنگ کا تخت غلاف چڑھایا جاتا ہے اگر غلاف حسب فضاء کافی نہ ہو تو دوبارہ یہی عمل کیا جائے۔

گولیوں پر صیقل یا طلائی کرنا

یعنی صیقل کر کے گولیوں کو موتی جیسا چمکا دیا جاتا ہے طلائی (موتی جیسا چمکدار) ہوتا ہے اس مقصد کے لئے درج ذیل تین امور کئے جاتے ہیں۔

۱۔ خشک گولیوں کی بیرونی سطح کو کسی قدر گول برتن میں شرابی لعاب سے نم کرنا۔

۲۔ نہایت نفیس اور باریک کھڑیا منی کا بنا ہوا مسنونہ اس پر چھڑکنا۔

۳۔ اس گول برتن کو گردش دینا۔

شر بتی لعاب

جو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس کے اجزاء کا تناسب یہ ہے، لعاب
مغ عربی چار گرام شربت سادہ ۳ گرام اس میں پانی اس قدر ملائی جائے کہ مجموعہ ۳۶ گرام
ہو جائے یا شربت سادہ ۳ گرام کثیر السراتی پانی اس قدر کہ مجموعہ ۳۶ گرام ہو جائے۔

گولیاں مکمل طور پر سوکھی ہوئی ظرف مذکور میں ڈالی جائیں اور لعابی شربت
کے چند قطرے ڈالیں پھر اس کو گول ظرف کو گھمایا جائے جس سے گولیوں کی بیرونی سطح
اور ظرف کی اندرونی سطح نم ہو جاتی ہے اس کے بعد تھوڑی تھوڑی گل قیولیہ یعنی کھڑیا
منی کا سنوف چھڑکتے رہیں اور ظرف کو گھماتے رہیں جس سے عام گولیوں پر استر چڑھ
جاتا ہے پھر ان گولیوں کو ظرف سے نکال کر دوسرے صاف برتن میں ڈال کر تیزی کے
ساتھ گردش دیتے ہیں جس سے ان کی بیرونی سطح پر چمک پیدا ہو جاتی ہے اس کو جس قدر
زیادہ دیر تک اور جتنی سرعت کے ساتھ گھمایا جائیگا اسی قدر ان میں چمک زیادہ ہوگی۔

بعض اوقات دوسرے ظرف کے بعد تیسرے ظرف میں یہی عمل کیا جاتا ہے
جس سے اس پر چمک زیادہ پیدا ہو جاتی ہے تیسری بار تیسرے ظرف کی اندرونی سطح پر
موم سفید کا ایک باریک استر سا لگاتے ہیں اور اس ظرف کو پہلے کسی قدر گرم کر لیا جاتا
ہے۔

روغن کرنا

کبھی خوب پر روغن بھی چڑھا دیتے ہیں جس سے وہ مزید چمکی چمکدار اور خوش
منظر ہو جاتی ہے۔ روغن سندروس عموماً انہیں مقصد کے لئے مستعمل ہے جس کے
چڑھانے کی ترکیب یہ ہے کہ شیشہ چمینی یا تانب چمینی کے برتن میں گولیاں ڈال کر روغن
سندروس (خندرس) کے چند قطرات اس میں گر لائیں اور گولیوں کو برتن مذکور میں خوب

اچھی طرح گھمائیں اگر بلاتا خیر تیزی کے ساتھ ان کو گھمایا جائیگا اور اس کے بعد کسی پلیٹ میں ان گولیوں کو پھیلا کر ہوا لگنے دیں گولیاں خشک چمکدار اور روغنی ہو جائیں گیں۔

غلاف نلمائی

ہلام سریش کو کہتے ہیں جو ایک رال دار مادہ ہوتا ہے ہلام ماکول ایک خاص قسم کا سریش ہوتا ہے بارہ گرام لیکر پچاس ملی لیٹر پانی میں گرم کر کے اس کا محلول تیار کریں گرم حالت میں ہی اس کو چھان لیا جائے اس کے بعد ٹھنڈا ہونے دیں اگر اس میں جھاگ یا بلبلے ہوں تو اس کو پھر گرم کریں حتیٰ کہ ہوا کے بلبلے غائب ہو جائیں ضرورت کے وقت محلول کو گرم کریں اور گولیوں کو سوئی کی نوک میں چڑھا کر ہلام ماکول کے گرم محلول میں ان کو ڈبو دیں اور نکال لیں اور ہوا میں چند سیکنڈ گھمائیں اسی طرح ہر ایک گولی کے لئے ایک سوئی مخصوص ہوتی ہے پھر ان سوئیوں کو جن کے سرے پر گولی پھنسی ہوتی ہے۔ دوسری طرف سے کسی نرم چیز میں گاڑ دیں تاکہ ہلام خشک ہو جائے اس کے بعد گولیوں کو سوئی سے الگ کر دیں سوئی کی نوک کا سوراخ الگ کرنے پر خود بخود بند ہو جاتا ہے۔

غلاف قرنی

کبھی گولیوں پر قرن یعنی سینک کا تیار شدہ محلول بھی چڑھاتے ہیں اس قسم کے غلاف دلی گولیاں معدہ میں حل نہیں ہوتی بلکہ مقصد ان کے اجزاء کو آنتوں تک پہنچانا ہے کبھی غلاف قرنی کے بجائے اسی مقصد سے چاول کی ساخت کے سخت کپسول بھی استعمال کئے جاتے ہیں جن کے اندر دوائیم نمجد یا مسنوفہ بھر دیا جاتی ہے۔

استر اور غلافوں کا معدہ میں انہضام

جب اس قسم کے استر کی ہوئی گولیاں معدہ میں پہنچتی ہیں تو شکر روغن اور ہلام وغیرہ معدے میں الگ ہو جاتے ہیں جس سے ان کے اجزاء آزاد ہو کر اپنا عمل شروع

کر دیتے ہیں چاندی اور سونے کے ورق اگرچہ معدہ و امعاء میں ہضم نہیں ہوتے اور ورق متفرق چٹکیے اجزاء براہ میں دکھائی دیتے ہیں مگر ان گولیوں کی سطح سے چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہیں اس لئے گولیوں کے عمل میں کوئی خرابی نہیں آتی۔

کوئنگ مشین برقی

گولیوں پر غلاف خواہ کسی طرح کے ہو کوئنگ مشین برقی کے ذریعہ بڑے صاف ستھرے طریقے پر خوبصورت انداز میں ان پر غلاف چڑھایا جاسکتا ہے جو زیادہ دیدہ زیب بنادیتا ہے۔

اس مشین کے اجزاء کے تحت اور غلاف کا طریقہ

دراصل اس میں ایک گول گنبد نما برتن ہوتا ہے جس کا تعلق برقی رو سے چلنے والی موٹر سے ہوتا ہے اس برتن کے اندر ایک لمبی ٹنگی لگی ہوتی ہے جس میں گرم ہوا برتن کے اندر کرتی رہتی ہے لعابی شربت قدرے ضرورت اس برتن میں پہلے چڑھ دیا جاتا ہے اس کے بعد خشک شدہ جینی مسور کی شکل میں درمیان سے ابھری ہوئی یا گول گولیاں ڈال کر مشین کو چالو کر دیتے ہیں اس درمیان لعابی شربت تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہتے ہیں مشین میں لگا ہوا یہ برتن تیزی کے ساتھ گھومتا ہے قدرے نشاستہ گندم گل کھڑیا کا باریک ستوف دوران گردش ڈالتے ہیں کچھ عرصہ بعد گولیوں میں شکر یا رنگ و روغن جس چیز کا غلاف دینا چاہیں ظاہر ہو جاتا ہے اور گرم ہوا سے خشک ہوتا رہتا ہے اس طرح آسانی کے ساتھ ایک بڑی مقدار میں تھوڑے وقت میں گولیوں پر غلاف حسب فضاء چڑھ جاتا ہے۔

مشین مذکور بجائے برقی رو سے چلنے کے اسی طرح کے گول ظرف والی ہاتھ سے بھی چلائی جاسکتی ہے لیکن اس میں وہ خوبی نہیں ہوتی جو برقی رو سے چلنے والی مشین میں ہوتی ہے اس میں غور کرنے کی بات لعابی شربت اور رنگ و روغن کا مناسب مقدار میں ہوتا ہے۔

اقراص

قرص کی جمع اقراس ہے جس کے لفظی معنی نکیہ کے ہیں یہ بھی چھوٹی بڑی حجم کی مقدار خوراک کے اعتبار سے ہوتی ہیں جو بالکل گول سڈول تو نہیں لیکن گول جیٹی یا گولبو تری ہوتی ہیں۔ قرص کارواج روز بروز بڑھتا چارہا ہے اور گولیوں کی شکل کم تر ہوتی جا رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ برقی آلات کی مدد سے مختلف حجم کی ڈائیموں کے ذریعہ اقراس تیار کئے جاسکتے ہیں چھوٹے بڑے قرص بنانے والے سانچے دوا کی مقدار خوراک کا خیال رکھتے ہوئے تیار کرائے جاتے ہیں اقراس کے سفوف کے قوانین وہی ہیں جو جیوب کے سلسلہ میں بیان کئے جاتے ہیں ایک اصول ہے جس قدر زیادہ باریک سفوف ہو گا اسی قدر زیادہ عمدہ اقراس تیار کئے جاسکتے ہیں۔

اقراص کی تیاری میں جہاں باریک ترین سفوف کی ضرورت ہوتی ہے وہاں اچھے قسم کا رابطہ اور اس سے تیار کردہ دانہ گریولس کی تیاری کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

اقراص میں سفوف کا دانہ بنانا

کسی مناسب رابطہ یا لعابی شربت میں پہلے سفوف کو خوب نم کر لیتے ہیں اور رطوبت جب سفوف میں جذب ہو جائے تو اس کی لگدی تو نہیں بناتے بلکہ اس کو ہاتھوں سے ملا کر بھر بھر کر لیا جاتا ہے اور اس قدر خشک کرتے ہیں کہ قدرے ان میں نرمی رہے یہ دانہ دار سفوف مشین میں ڈالتے ہیں جو مناسب سانچوں میں دباؤ کے تحت قرص کی صورت لمبی یا گول جیسا سانچہ یا ڈائی ہوٹے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بعض مشینوں میں ایک ہی وقت میں سانچوں کی تعداد کے مطابق سو گولی لعابی تک نکلتی ہیں جس سے ایک منٹ میں ہزار گولی یا قرص تک تیار ہو سکتے ہیں یہ اقراس چاول کے وزن سے لیکر ایک گرام ڈھائی سو ملی گرام اور پانچ سو ملی گرام تک کے اقراس تیار کرتے ہیں۔

اقراص کا قطرہ اور وزن

یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ بعض ادویہ وزنی اور بعض ہلکی ہوتی ہیں اسی اعتبار سے علیحدہ علیحدہ سائز کی اقرص ہلکے یا بھاری ہوتے ہیں۔

قطرہ اور حجم کی معیار بندی کے لئے درج ذیل امور ضرور یہ ہیں

۱۔ قطر میں یکسانیت ۲۔ اس کی رنگت اور خوشبو میں یکسانیت

۳۔ وزن میں یکسانیت ۴۔ غلاف و اسٹر میں یکسانیت

۵۔ اجزائے قرص کا مناسب اور متوازن وزن ۶۔ مدت تحلیل اقرص

مدت تحلیل خوب یا اقرص

خوب اقرص کے تحلیل ہونے سے مراد یہ ہے کہ جس مقصد سے وہ اعضاء ہضم میں استعمال کیجا رہی ہے اس حصے میں تحلیل ہونے کے لئے یہ اقرص تیار کئے گئے ہیں چنانچہ اسی مقام پر جا کر تحلیل ہوں چنانچہ اقرص کی جانچ مدت تحلیل کی معیار بندی کے لئے برقی رو سے چلنے والی ایک مشین ہے جس کو فی جی ڈی فی لیشن کہتے ہیں۔ چنانچہ اقرص کے اجزاء کی نوعیت اور ان کی تاثیر کی کیفیت کے اعتبار سے تحلیل کے لئے بعض ماہرین نے اوقات کا تعین کیا ہے جو ذیل میں ہے۔

۱۔ دافع تیزابیت اقرص صرف معدہ میں ۳۰ سے ۴۰ منٹ تک

۲۔ دافع درد و دافع حمی معدہ اور آنتوں میں ۳۰ سے ۶۰ منٹ تک

۳۔ صرف آنتوں کے لئے مخصوص اقرص ۶۰ سے ۱۳۰ منٹ تک

۴۔ کرم کش ادویات کے اقرص ۵۰ سے ۱۲۰ منٹ تک

- ۵۔ ملین اور مسبل اقراس ۶۰ منٹ سے ۱۳۰ منٹ تک
 ۶۔ معدہ میں کام آنوالے مسکن اقراس ۱۰ منٹ سے ۵۰ منٹ تک
 ۷۔ محرک اقراس ۳۰ منٹ سے پچاس منٹ تک
 ۸۔ مدربول و حیض اقراس ۳۰ منٹ سے ۶۰ منٹ تک

بعض مخصوص اقراس کا اوسطاً تحلیل درج ذیل ہے۔

قرص الکی ۶۰ منٹ، قرص تبخیر ۲۰ منٹ، قرص حکار ۳۰ منٹ، قرص حمی ۳۰ منٹ، قرص حابس ۲۵ منٹ، قرص انجلا خون ۳۰ منٹ، قرص دیدان ۵۰ منٹ، قرص کبریا ۱۰ منٹ، قرص ملین ۵۰ منٹ، قرص کبد نوشاوری ۳۰ منٹ، قرص فنت ۲۰ منٹ۔

اقراس کی تیاری کے پیسٹ بطور رابطہ

پسٹ ارادوت: ارادوت ۵۰۰ گرام پانی ۳۵۰ ملی لیٹر اشراج کو پانی میں اچھی طرح گھولیں پھر پانی کو بیٹر پر رکھ کر برابر چلاتے رہیں۔

پسٹ جلائین: جلائین پچاس گرام۔ پانی ۱۵۰ ملی لیٹر۔

پسٹ صمغ عربی پسٹ گوند کثیر: کیکر کا گوند ہار یک کیا ہوا ۲۵ گرام پانی پانچ سو ملی لیٹر سے بھی صمغ عربی کے رابطے سے تیار کرتے ہیں۔



چند ادویہ کی نوعیت ترکیب

چند ادویہ جو بازار میں عموماً تیار شدہ ملتی ہیں لیکن علم دوا سازی کو مکمل طور پر سمجھنے کے لئے ان کی نوعیت ترکیب کا تذکرہ ضروری ہے جو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

دار چکنی

سکھیا سفید ایک حصہ پارہ ایک حصہ نصف حصہ تینوں ادویہ کو ملا کر خوب کھل کریں اور لوہے کے برتن میں بند کر کے بطریق اس کو آٹھ د بجائے سرد ہونے پر نکال کام میں لائیں۔

ر سکپور

پارہ گل ارمنی یا گبر و پھٹکری نمک سنگ ہر ایک چھتیس گرام سب کو پانی کے ہمراہ کھل کر کے قرص بنا کر خشک کر لیں اور منی کی لعاب دار پلیٹ میں جو کہ منی اور آب دھتورہ سے بنائی گئی ہو ڈھانک کر گل حکمت کریں لعاب دار رکابی میں اس طرح رکھیں کہ پہلے نمک کی تہ دی گئی ہو اس کے اوپر دوسری رکابی ڈھانک کر گل حکمت کریں اور بہت سے جنگلی ایلو کی آٹھ دیں تین یوم تک آٹھ دیتے رہیں بعد ازاں نکال کر دیکھیں جو اجزاء رکابی کے اطراف میں لگے ہوں وہی ر سکپور ہے۔

ترکیب دیگر

پارہ پچاس گرام پھٹکری ۵۷ گرام دونوں کو خوب کھل کریں اور آتش شیشی میں بھر کر شیشی کا منہ بند کر کے اور گبر و نمک رکھ چاولوں کی بھوسی اور روٹی سب کو ملا کر شیشی پر گل حکمت کریں اور خشک کریں اس کو اوپر ایلو کی آٹھ میں پکائیں سرد ہونے پر شیشی سے نکال کر آب لیموں کے ہمراہ کھل کریں پھر بدستور آتش شیشی میں بھر کر اسکا منہ بند کر کے گل حکمت کریں اور خشک کرنے کے بعد بالو جنتر میں اس طرح رکھیں کہ

پوری شیشی ریت میں دب جائے اس کے بعد آج دیں جب ریت کا رنگ سرخ ہو جائے تو
خفہ کرنے کے بعد شیشی کی دوا نکال لیں۔

زنگار بنانا

تیز سرکہ ایک لیٹر نوشادر سو گرام تانبے کا براہہ ڈھائی سو گرام گندھک کا
تیزاب چالیس ملی لیٹر سب کو باہم ملا کر تانبے کے برتن میں بند کر کے زمین میں دفن
کر دیں چھ ماہ کے بعد نکالیں تمام براہہ اور نوشادر زنگار بن جائیگا۔

ترکیب دیگر

تانبے کے تیرے ایک کلو نوشادر سو گرام سرکہ تیز ڈھائی لیٹر دی ترش ڈھائی
سو گرام سب کو باہم خوب ملا کر تانبے یا مٹی کے برتن میں بھر کر اس کا منہ بند کر کے
زمین میں دفن کر دیں چالیس روز کے بعد دیکھیں اگر زنگار تیار ہو گیا ہے تو بہتر ہے ورنہ
پھر دوبارہ دفن کر دیں زنگار تیار ہو جائیگا۔

سفید کا شغری

سفید بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ قلعی یا جست کے تیرے لیکر انہیں ایک
ظرف میں رکھیں اور اس کے اوپر سرکہ انگوری بھر دیں حتیٰ کہ تیرے اس میں غرق
ہو جائیں پھر اس کا منہ خوب اچھی طرح بند کر کے آج دیں تیرے سفید بن جائیں گے اگر
کچھ باقی رہے تو ان پر پھر دوبارہ یہی عمل کریں۔

ترکیب دیگر

کڑی کے پی پوں میں کھنی اور تیز شراب ڈال کر اس کے اوپر سیسے کے ہارک
تیرے رکھیں اور چمڑے کے پرانے کڑے سے اس کو ڈھانک دیں اس کے اوپر لید اور
مٹی ڈال کر چھپا دیں تین ماہ کے بعد کھولیں جس قدر سیسے کے ٹکڑے ہو گئے سفید بن
جائیں گے ان کو علیحدہ نکال کر محفوظ کر لیں۔

سیندور بنانا

قلعی اور سیسہ دونوں کو کڑھائی میں ڈال کر اور چولہے پر رکھ کر اس کے نیچے آگ جلائیں اور اوپر بھی کوئلہ دیکتے ہوئے رکھیں اس کے اوپر نمک چھڑکتے رہیں اور ایسے ہلاتے رہیں اس سلسلہ میں اگر بانس کا کوئلہ ہو تو بہتر ہے جب قلعی اور سیسہ کسی قدر سرخ ہو جائیں تو دوسرے برتن میں لیکر اوپر نیچے چاروں طرف آگ دیں جس قدر آگ زیادہ ہوگی اسی قدر اس میں سرخی بھی زیادہ آجیگی اس کے بعد محفوظ کر لیں۔

ترکیب دیگر

سیسہ کو آگ پر گھا کر اس میں نیم کی نکڑی جلائیں جس سے سیسہ راکھ ہو جائیگا اس راکھ کو کھنڈی کے پانی میں تر کر کے آگ پر رکھیں جس سے یہ زرد ہو جائیگی اس کے بعد بند تاؤ کی بجھنی میں جو ڈبل روئی کے پکانے کے لئے تنور کی طرح ہوتی ہے۔ خوب تیز آگ جلائیں اور اس میں وہ زرد شدہ سیسہ لوہے کے برتن میں ڈال کر رکھ دیں اور کسی لوہے کی تیخ سے ہلاتے جائیں تھوڑے عرصہ میں آگ کے تاؤ سے سیسہ کارنگ سرخ ہو جائیگا۔ یہی سفیدہ ہے۔

شکرف سے پارہ حاصل کرنا

شکرف کو پہلے ایک دن لیموں کے رس میں کھل کریں اور ہار یک نکیہ بنالیں دو ہانڈیاں مٹی کی لیکر ڈمرہ جنتر کے طریقہ پر جو عمل تصعید میں بتایا جا چکا ہے شکرف سے تازہ جدا کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ لیموں کے رس میں سحق کر کے جو اقراص تیار کئے گئے ہیں ایک ہانڈی میں پھیلا کر رکھیں اور دوسری ہانڈی کو اس ہانڈی سے منہ کے بل دونوں کی ہمواری ہوئی سطح کو ملا دیں گل حکمت کریں دو ادوالی ہانڈی نیچے اور خالی ہانڈی اوپر رکھیں اور دو ادوالی ہانڈی کے نیچے تیز آگ دیں پارہ اڑ کر اوپر والی ہانڈی کے کناروں پر جمع ہو جائیگا تاکہ ہانڈی گرم نہ ہو اس پر گلیا کپڑا بار بار رکھتے ہیں غسل کے پورا ہونے کے بعد ہانڈی کو جدا کریں لیکن آہستہ اور پارہ کو جمع کر لیں یہ پارہ مصفی بھی ہوتا ہے اس کو مدبر یا مصفی کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ترکیب دیگر

شکرف کو دوسرے لیموں کے رس میں کھل کر اس کی طرح دو سیر نیم کے پتوں کے عرق میں کھل کر اس اور نکلیہ بنالیں اور شکرف سے دو گنی وزن کپڑے کی دھجیاں ان کے اوپر پیٹ دیں اور ایک چوڑے برتن میں رکھ کر آگ پر پکائیں اس کے اوپر ایک منگہ اونڈھا کر تین اینٹوں یا تپائی پر رکھیں تمام پارہ منگے میں اوپر جا لگے یا نیچے کے برتن میں جمع ہو گا پانی سے دھو کر پارہ علیحدہ کر لیں۔

بعض لوگ روغن بھلاناں میں کھل کر کے ترکیب مذکور کے مطابق عمل کرتے ہیں لیکن درحقیقت شکرف سے پارہ علیحدہ کرنے کے لئے لیموں کے رس یا دوسری چیزیں کھل کرنے کی ضرورت نہیں شکرف ہارپیک شدہ پر مذکورہ عمل کرنے سے پارہ جدا ہو جاتا ہے البتہ لیموں وغیرہ کے رس میں کھل کرنے سے پارہ کا تصفیہ ہو جاتا ہے اسی لئے اس کو دوبارہ مصفی کرنے کی ضرورت نہیں۔

میزمایہ حاصل کرنا

انگو

جانوروں کے اس منجمد دودھ کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہوتے ہی پیتا ہے دراصل یہ بی سی، یا کھیس ہوتی ہے کسی بھی دودھ دینے والے جانور کے بچے کی پیدائش کے بعد اس کی ماں کا پہلا دودھ بچے کو شکم سیر ہو کر پلا دیا جاتا ہے اور کم و بیش ایک گھنٹہ کے بعد اس بچے کو ذبح کر دیتے ہیں اور اس کے پیٹ کو چاک کر کے معدہ اور آنتوں سے منجمد شدہ دودھ علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور سایہ دار جگہ میں اس کو خشک کر کے محفوظ کر لیتے ہیں۔ دراصل یہ وہی کھیس یا بی سی ہے لیکن بچے کے معدہ اور آنتوں کی رطوبات سے مل کر اس کے مقصودہ فوائد حاصل ہوتے ہیں یہی میزمایہ یا انگو کہلاتا ہے عربی زبان میں انگو کہتے ہیں اس سلسلے میں مزید بچے کی قید لگائی گئی ہے لیکن وجہ معلوم نہ ہو سکی۔

طبعی کتب میں پنیر مائے شتر اعرابی کو زیادہ مفید بنایا گیا ہے لہذا وہ پنیر مائے جو عربی اونٹ کے بچے سے دودھ پلانے اور ذبح کرنے کے بعد حاصل کیا گیا ہو لیکن بعض اہلباء خرگوش کے بچے کی پیدائش کے بعد دودھ پلا کر معدے اور آنتوں سے ذبح کرنے کے بعد منجمد دودھ حاصل کرتے ہیں۔ ایسے پنیر مائے میں حدت کم ہوتی ہے۔ پنیر مائے کے خالص ہونے کی پہچان یہ ہے کہ کسی جانور کے تیار شدہ پنیر مائے میں کسی دوسرے جانور کے پنیر مائے کو شامل کر دیں اگر وہ گھل جائے تو خالص ہے اور بہتر شمار کرتے ہیں۔

دودھ دینے والے جانوروں میں خرگوش رچھہ بھیڑ بکریاں گدھی اور گائے بھیڑ کے دودھ سے موقع بموقع پنیر مائے تیار کر لیتے ہیں لیکن سب سے بہتر اور زیادہ مفید پنیر مائے شتر اعرابی ہی ہے۔

خواص اور فوائد

دو حجاز قوتوں یعنی ایک قوت خلط کو منجمد کرنے والی اور دوسری قوت منجمد خلط کو پگھلانے والی ہونے کی وجہ سے مزاجی اعتبار سے مرکب القوی ہوتا ہے۔ مذکورہ دونوں خصوصیات پنیر مائے کی اپنی مخصوص خاصیت کی بنا پر ہیں۔ اس میں کیفیات کو دخل نہیں۔ اس سلسلہ میں جالینوں کا قول ہے کہ جن مریضوں میں قبض کی عادت ہو ان میں پنیر مائے حارہ سے کام نہیں لیتے ہیں۔ سرطان پر لپ کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مرگی (صرغ) کے لئے مفید ہے سرکہ کے ساتھ پینے سے بھیڑوں اور مٹانہ کے منجمد شدہ خون کو پگھلا دیتا ہے نکسیر کو روکتا ہے اور اسہال کے لئے بالخاصہ مفید ہے۔ مقوی قلب و دماغ ہوتا ہے لیکن زیادہ گرمی کی وجہ سے دماغ میں چڑچڑاہٹ پیدا کرتا ہے۔ حشرات الارض کے زہروں کا دافع ہے پیٹ کے درد اور قروح امعاء میں مفید ہے۔ سیلان الرحم کو نفع بخش ہے۔ جنس کرختوں پر لگانے اور برتنے سے نکسیری خون کو بند کر دیتا ہے۔ مانع حمل ہے۔ نصف گرام سے ڈیڑھ گرام تک اس کی مقدار خوراک ہے۔ اس سے زیادہ کھانا معدے کو نقصان پہنچاتا ہے۔ زرد شک بہت اند اس کی مضرت کا مصلح ہے اور یز مائے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں دودھ دینے والے جانوروں کی کھیس یا بوسے سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

چند مخصوص اغذیہ کی تیاری

دال کا پانی

مومگ وغیرہ کی دھلی ہوئی دال سات سو پچاس گرام پانی میں ڈال کر نمک بقدر ذائقہ ملا کر یہاں تک پکائیں کہ دال بخوبی گل جائے اور پانی کم و بیش ڈھائی سو گرام تک باقی رہے اس کے بعد آگ سے اتار کر پانی چھان کر حاصل شدہ پانی کو ہی پلائیں کبھی ذائقہ کے لئے نمک کے علاوہ قلعہ سیاہ اور زیرہ بھی باریک چیس کر شامل کرتے ہیں۔

دلیاء

عمدہ گیہوں لیکر بھاڑ میں بھنوالیں بعد اس کا در درہ سنوف بنالیں اسی کو دلیا کہتے ہیں بوقت ضرورت تھوڑا دلیا لیکر تھی میں بھونیں اور دودھ یا پانی ملا کر جوش دیں۔ اور تھپے ہلاتے اور چلائے رہیں بعد ازاں حب دانہ بھون جائے اور تب پھر چاہیں تو قدرے شکر ملا کر مریض کو کھلائیں۔

ساگو دانہ

نصف لیٹر پانی یا دودھ قلعی دار دیکھی میں ڈال کر آگ پر پکائیں جب اس میں جوش آجائے تو ساگو دانہ بچیں گرام لیکر تھوڑا تھوڑا ڈالیں اور تھپے سے ہلاتے اور چلائے رہیں اس کا قوام قدرے ہلکا رہے آگ سے اتار کر شکر ملا کر مریض کو دیں۔

شوربہ

گوشت میں معجون مصالحہ اور نمک ملا کر پکائیں حب گوشت گل جائے تو تھی اور دی ڈال کر یا بغیر دی کے بھونیں اس کے بعد اس میں پانی ڈال کر پکائیں اور تھوڑی دیر کے بعد آگ سے اتار لیں اور صرف پانی جو شوربہ کی شکل میں ہو گا لیکر مریض کو پلائیں۔

فالودہ

نشاستہ بارہ گرام گائے کا دودھ ذرائی سو گرام چینی نصف کلو عرق گلاب بارہ گرام پہلے نشاستہ کو دودھ میں پکائیں جب دودھ خوب گاڑھا ہو جائے تو ایک ٹھنڈے پانی سے بھرے ہوئے برتن پر لوہے یا پیتل کی ٹھنڈی سے ہاتھ کی مدد لیتے ہوئے چھائیں تاکہ فالودہ چاول چاول ہو جائے اور ٹھنڈی کے سوراخوں سے گزر کر نیچے گرنا جائے اگر برتن کا پانی گرم ہو جائے تو دوسرا ٹھنڈا پانی بدل دیں۔ یہاں تک کہ تمام فالودہ تیار ہو جائے پھر چینی کی چاشنی یا قوام میں اسے تھوڑی تھوڑی چاشنی پیالہ میں ڈال کر اس میں تھوڑا دودھ یا ملائی اور عرق گلاب ملا کر رکھیں اگر چاہیں تو اس میں تھوڑی سی برف بھی ڈال دیں۔

فیرینی

۲۵ گرام عمدہ خوشبودار (بانس متی) چاول کچے دھو کر تھوڑی دیر کے لئے بھگو دیں پھر بغیر مصالحہ ہی ہوئی سل پر خوب باریک پیس کر سنوف مثلاً آنا تیار کریں اس میں تھوڑا سا پانی ملا کر باریک کپڑے سے چھان لیں پھر اس کو ایک لیٹر گائے کے دودھ میں ملا کر آگ پر تقریباً ایک گھنٹہ رکھیں اور جوش دیں اور تھپے وغیرہ سے ہلاتے اور چلاتے رہیں پھر قدرے شکر ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے منی کی شکوریوں میں منجمد کر لیں۔

نوٹ :- جب دودھ میں مسلم چاول پکائے جاتے ہیں تو اس کی کھیر کہتے ہیں۔

ماء الحبین

ہر جانور کے دودھ کو چھڑ کر ماء الحبین تیار کر سکتے ہیں بکری کا دودھ ضروری نہیں ہے لیکن ملتی اغراض سے زیادہ تر بکری کے ہی دودھ سے ماء الحبین تیار کرتے ہیں۔ اور اہلباء ماء الحبین شیر بڑی کو زیادہ مفید بناتے ہیں۔

تیاری

بکری جو کچھ ہی دنوں کی حاملہ ہو اس کو سردوتر چارہ، پالک خرفہ وغیرہ کھلائیں بچے کی پیدائش کے چالیس روز کے بعد جب کہیں کے اثرات بالکل ختم ہو جاتے ہیں اس

کے بعد اس کا دودھ لیکر ایک قلعی دار برتن میں جوش دیں جب اچھی طرح جوش آجائے تو اس میں سرکہ یا لیموں یا کسی ترش چیز مثلاً ہنری کا پھینا دیں تاکہ دودھ پھٹ جائے اور اس کی مائیت جبیت (نیر) اس سے علیحدہ ہو جائے پھر ٹھنڈا ہونے کے بعد سنگین کپڑے میں چھان لیں اسی صاف پانی کا نام ماء الحین ہے۔

ترکیب دیگر

رازی نے اپنی کتاب فاخر میں ماء الحین کی تیاری کی جو ترکیب تحریر کی ہے وہ حسب ذیل ہے شام کے وقت تندرست سرخ رنگ کی جوان اور چالیس روز بچہ جنی ہوئی بکری کا دودھ لیں جس کو دوران حمل کھیر اسبز و حنیاء کا ہو برگ خرمایا برگ اسپنول جیسا چارہ بطور غذا دیا گیا ہو اور حاصل شدہ دودھ کو چتر کی ہانڈی میں جوش دیں اور اتار لیں۔ ایک لیٹر اگر دودھ ہے تو ایک سو پچاس ملی لیٹر ترش سنگین یا آب انگور شامل کریں اور انجیر کی تازہ کٹڑی سے جس کو کوٹ کر برش کے طریقے پر پٹالیا گیا ہو لیکر اس دودھ کو خوب چلائیں تاکہ کٹڑی مذکور کا جز شرہ کی شکل میں ماء الحین میں شامل ہو جائے جب دودھ پھٹ جائے تو اس کو سنگین کپڑے میں چھان لیں وہ اس طرح کے سنگین کپڑے میں پیٹ کر اس کو کسی اونچے مقام پر رکھ دیں یا لٹکا دیں حتیٰ کہ اجزاء غلیظ علیحدہ ہو کر پانی نکل آئے اس پانی کو صبح کے وقت پھر جوش دیں اور جھاگ اتارتے رہیں جب جھاگ آنا بند ہو جائیں تو صاف کر کے سنگین کے ہموار استعمال کریں۔

ترکیب دیگر

امین الدولہ ابن حیم نے ماء الحین بنانے کی ترکیب یہ بیان کی ہے۔ کہ ایسی بکری جو سرد و تر چارہ دوران حمل کھاتی رہی ہو چالیس روز بچہ دینے کے بعد اس کا دودھ لیں جو کم و بیش ڈھائی لیٹر کی مقدار میں ہو اس میں تین گرام جوڑن گھول کر ملا دیں جب وہ جم جائے تو چھری کے ذریعہ لمبائی چوڑائی میں لکیریں کھینچ دیں اور ٹک لاهوری بے گرام نہیں کر چمڑک دیں جب وہ ٹھکل جائے تو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیں حتیٰ کہ صاف پانی اس سے جدا ہو جائے اس پانی کو کتوں کے کپڑے یا مچھلی میں چھان لیں قتر یا سات سوئی لیٹر میں

۲۵ ملی لیٹر سکیمین ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں اور جھاگ اترتے رہیں جب پانی سے جھاگ کی صورت میں اٹھتی ہوئی پکھنائی دور ہو جائے تو چھان لیں۔

کٹاں کا کپڑا

اسی کے چوں کے ریشوں سے زمانہ قدیم میں کپڑا تیار کیا جاتا تھا جو ریشم جیسا نرم ہوتا تھا اسی کو پارچہ کٹاں یا کٹاں کا کپڑا کہتے ہیں۔

بکری کے دودھ سے تیار شدہ ماء الحبین کی فضیلت

ماء الحبین کی تیاری کے سلسلہ میں بکری کے دودھ کو فسیات دیجاتی ہے گائے بھینس اور اونٹ کے دودھ سے تیار شدہ ماء الحبین دوائی استعمال میں مناسب نہیں اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ گائے بھینس اپنی کے دودھ کا ماء الحبین دست لاتا ہے رفع قبض کرتا ہے اور مقصد دودھ کی اس مائیت سے ہے جو پکھنائی کے ساتھ حاصل ہو۔ بکری کے دودھ میں رطوبت اور پکھنائی زیادہ ہوتی ہے بھینس کا دودھ بنیر کی زیادتی کی وجہ سے سرد اور غلیظ ہوتا ہے گائے کا دودھ پکھنائی کی زیادتی کی وجہ سے زیادہ غلیظ ہے اور گرم بھی ہوتا ہے۔ اونٹنی اور گدھی کا دودھ اگرچہ پانی زیادہ رکھتا ہے لیکن اس میں قوت تکثیف یعنی خصل اور وحوش کی قوت زیادہ ہوتی ہے بکری کا دودھ نہ کور تمام معاملات میں معتدل ہوتا ہے کیونکہ اس میں گائے سے پکھنائی اور بھینس بنیر اور گدھی اور اونٹنی کے دودھ سے مائیت زیادہ ہوتی ہے۔

ماء الحبین کے فوائد

اس کی قوت رقیق اور لطیف ہونے کی وجہ سے بدن کی گہرائی میں مقام مقصود تک گھس جانے سرایت کر جانے نفوذ کر جانے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ ماء الحبین کی پکھنائی سے اعضاء اور نالیاں ڈھیلی ہو جاتی ہیں جن سے معدہ آسانی کے ساتھ بھیل کر باہر آجاتے ہیں ماء الحبین سے غذائیت بھی حاصل ہوتی ہے دودھ، مائیت، دہیت اور جنہیت کا مرکب ہے اس سے جب بنیر علیحدہ ہو جاتا ہے تو پانی یا مائیت باقی رہ جاتی ہے جو مسبل اور لطیف ہے اس کی پکھنائی منجھ مواد اور ملیں ہے۔

ماء الشعیر، آتش جو

جو کے پانی کو عربی زبان میں ماء الشعیر اور فارسی زبان میں آتش جو کہتے ہیں۔ اس کی ترکیب تیاری یہ ہے کہ عمدہ قسم کے سونے جو لیکر پانی میں یہاں تک بھگوئیں کہ وہ پھول جائیں اس کے بعد پانی سے نکال کر دھوپ میں پھیلانے کے بعد جب یہ خشک ہو جائیں تو اوکھلی موصل کی مدد سے ان کا چھلکا اتاریں جب تمام چھلکا دور ہو جائے اور خالص جو کا مغز رہ جائے جو عموماً بازار میں باری کے نام سے پیکڈ ڈبو میں دستیاب ہوتا ہے۔ اچھی طرح دھو کر اس میں سے پچاس گرام لیکر سوائیز پانی میں پکائیں یہاں تک کہ پانی غلیظ ہو جائے اس پانی کی رنگت سرخی مائل ہوگی۔ جوش دینے کے بعد جب جو پھٹنے لگیں تو سرخ پانی کو اس سے چھان لیں یہی آتش جو یا ماء الشعیر کہلاتا ہے۔ بعض حضرات جو کو اول مرتبہ جوش دیکر پانی پھینک دیتے ہیں۔ پھر دوسرا پانی ڈال کر پکاتے ہیں۔

کشف الشعیر

آتش جو کو مزید غلیظ کرنے کے لئے اور تقویت کی خاطر جو کو پانی میں جوش اس قدر دیتے ہیں کہ جو بالکل گل کر پھٹ جائیں اس کے بعد گھونٹنے کی مدد سے جو کو گھونٹ کر پانی میں ملا کر غلیظ مادہ تیار کرتے ہیں جو کشف الشعیر کہلاتا ہے۔

ماء الشعیر ملحم

اگر مزید تغذیہ اور تقویت کے لئے ماء الشعیر میں گوشت داخل کر کے پکائیں (ملحم) گوشت۔ تو اس کو ماء الشعیر ملحم کہتے ہیں اس کی دو ترکیب ہوتی ہیں۔

۱۔ گوشت کو مثل قورمہ مناسب مصالح کے ساتھ پکائیں مگر اس میں کھی شامل نہ کریں اگر کھی ڈالا بھی جائے تو محض گوشت کو بھوننے کے لئے اور خوشبودار بنانے کے لئے اس کے بعد جو عمدہ چھرے ہوئے اور دھوئے ہو اور دو تین مرتبہ جوش دیکر بقدر ایک چھٹانک داخل کر دیں اور دوسرا جازہ پانی مثل شوربے کے ڈال کر پکائیں جب خوب

اچھی طرح گل جائے تو چھان کر محفوظ کریں۔

۲۔ چھڑے ہوئے اور دھوئے ہوئے جو میں آب بخنی ملا کر یہاں تک پکائیں کہ وہ گاڑھا ہو جائے پھر چھان کر کام میں لائیں۔

ماء الشعیر تخمض

جب جو کو بریاں کر کے ماء الشعیر تیار کیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں اس کو ماء الشعیر تخمض کہتے ہیں جو چھش اور دستوں کے مریضوں کو دیا جاتا ہے۔ اس ترکیب میں جو کو چھڑنے کے بعد بھون لیتے ہیں پوست خشکاش کو پوٹلی میں باندھ کر ماء الشعیر کے ہمرلو پکاتے ہیں۔

ماء العسل

شہد ایک حصہ کو چار حصہ پانی میں ملا کر جوش دیتے ہیں حتیٰ کہ تہائی پانی باقی رہ جائے اس کے بعد آگ سے اتار کر جھاگ صاف کر کے کام میں لاتے ہیں۔

ماء العسل مرکب

اگر ماء العسل میں کچھ ادویہ پکا کر تیار کرتے ہیں تو اس کو ماء العسل مرکب کہتے ہیں جب پانی کے بجائے عرق گلاب میں شہد کو پکاتے ہیں تو اس کو گلاب یعنی جل اور آب کہا جاتا ہے۔

ماء اللحم

گوشت کا پانی جب قرع انجیق کی مدد سے دیگر ادویہ کے ہمرلو اس کا عرق کشید کرتے ہیں تو ایسی صورت میں یہ عرق ماء اللحم کہلاتا ہے۔

بخنی

یہ بھی ماء اللحم ہی ہے جو گوشت کو پکا کر حاصل کرتے ہیں جب گوشت گل جائے تو پانی کو آگ سے داغ دیتے ہیں جس کی متعدد ترکیب ہیں۔

ترکیب اول :- یہ ہے کہ گوشت کے ہمراہ الائچی و حنیاں اور پیاز کی پونلی باندھ کر اور نمک بقدر ذائقہ ڈال کر پکاتے ہیں جب گوشت مکھل جائے تو پانی کو تھکی سے داغ دیکر اس کے بعد استعمال کریں۔

دوسرا طریقہ :- گوشت میں نمک ملا کر ایک روغنی مرتبان میں رکھیں اور مرتبان کے منہ کو سرپوش سے ڈھک دیں اور آنے سے مقام اتصال کی درزوں کو بند کر دیں بعد ازاں ایک دھبھی میں پانی بھر کر جوش دینا شروع کریں جب پانی جوش مارنے لگے تو مرتبان مذکور کو دھبھی کے اندر کر دیں اور تین گھنٹے اسی طرح جوش دیتے رہیں اس کے بعد مرتبان کو نکال کر اس کا منہ کھول کر گوشت کو علیحدہ کر دیں اور بخنی علیحدہ نکالیں۔



عملی حصہ

پریکٹیکل یونانی فارسی

حصہ دوم

حکیم محمد رفیق الدین سابق ریڈر شعبہ علم الادویہ
اجمل خاں طبیبہ کالج
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
حکیم سلیم اختر ایم۔ ڈی
(علم الادویہ) علی گڑھ

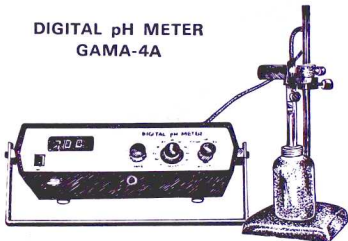
الکیمیاء۔ میڈیشنل کیمسٹری

حصہ دوم

رسان

حکیم محمد رفیق الدین
حکیم سلیم اختر

DIGITAL pH METER GAMA-4A



علم الکیمیاء کی تعریف

علم الکیمیاء وہ علم ہے جس میں ان تفصیلات سے بحث کی جاتی ہے جن کے ذریعہ کسی مادہ سے تیار شدہ اشیاء نئے خواص والی بن جاتی ہیں جو دراصل اس دوا کا جوہر اصلیہ ہوتی ہیں تجزیہ کے بعد حاصل شدہ جوہر قوی اثری ہو تا ہے۔

یوں تو دوا سازی کا پورا حصہ علم الکیمیاء ہی ہے لیکن سطحی طور پر دوا سازی کو اس سے خارج کیا جاسکتا ہے۔ علم الکیمیاں کے تحت صرف ان اعمال سے بحث کی جاتی ہے جن کو عموماً طبعی طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ تحلیل و تجزیہ کے بعد ہی استعمال کرتے ہیں ایسی ادویہ اگر طبعی حالت میں استعمال کی جائیں تو مضرت رساں ہوتی ہیں یا زیادہ مفید نہیں ہوتیں اور ان کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں۔ اس قسم کے اعمال عموماً درج ذیل چار مقاصد سے کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ادویہ کو قابل انجذاب بنانا۔

۲۔ ادویہ کو زود اثر بنانا۔

۳۔ زہریلی ادویہ کی اصلاح۔

۴۔ بعض ادویہ مختلف اجزاء کی حاصل ہوتی ہیں لیکن مقصد صرف ایک ہی جز سے ہوتا ہے۔ ایسے مواد ادویہ کو کیمیائی اعمال کے ذریعہ علیحدہ کر لیتے ہیں۔

گویا دوا سازی کے وہ تمام اعمال جن کا تعلق تحلیل و تجزیہ سے ہے۔ علم الکیمیاء میں ہی شمار کئے جاتے ہیں دراصل بحث کرتا ہے اس لئے علم الکیمیاء کا ایک خاص حصہ میڈیکل کیمسٹری کہلاتا ہے جس کا سمجھنا طب کے طالب علم کے لئے ضروری ہے۔

علم الکیمیاء کی ضرورت

وہ طاقت جو کسی کام کی انجام دہی کے لئے ہمیں جسم سے ملتی ہے جسمانی طور پر

کیمیائی تغیرات کا نتیجہ ہے جس سے صنعت و حرفت اور دوا سازی میں مدد ملتی ہے۔ بلکہ اس سے دفاعی قوتیں بڑھتی ہیں۔ یہ علم انسان کے اندر سائنس کے مطابق اصولی زندگی گزارنے کی عادت پیدا کرتا ہے۔

وہ نمک جو ہم روزمرہ استعمال کرتے ہیں سوڈیم کلورائیڈ ہے۔ جو دو چیزوں یعنی سوڈیم، کلورائیڈ یا کلورین کا مرکب ہے۔ سوڈیم ایک مضرت رساں دھات ہے اور کلورین ایک زہریلی گیس ہے۔ علم الکیمیاء ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ کوئلہ اور ہیرا ایک ہی عنصر کی دو شکلیں ہیں۔ اس علم نے انسانی بہبود و بھلائی کے لئے بہت سی چیزوں کا اضافہ کیا ہے جس سے انسانی زندگی میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو گیا ہے۔

علم الکیمیاء کی ابتدا

تاریخ کے اوراق گردانی سے پتہ ملتا ہے کہ علم الکیمیاء کی پیدائش زمانہ قدیم سے ہی ہے اگرچہ چند سالوں پہلے اس علم نے مکمل سائنس کا مرتبہ حاصل کیا ہے۔

قدیم حکماء یونان و مصر اس بات کے متلاشی رہتے تھے کہ دنیا کس طرح وجود میں آئی یہ یونانی فلاسفہ ارسطو جو سکندر اعظم کا استاد تھا ہماری دنیا کی بناوٹ کے بارے میں سوچتا رہا۔ ان ایام میں لوگ مادے کے بارے میں عجیب و غریب خیالات رکھتے تھے۔ ارسطو کا یہ خیال تھا کہ زمین پانی ہوا اور آگ صرف یہی چار عنصر ہیں اور ان کے اوصاف اس طرح بیان کئے کہ پانی کیفیت کے اعتبار سے ہار و رطب ہوا۔ ہار و رطب آگ حار یا بس اور زمین یعنی مٹی ہار و یا بس ہے۔

لوگوں کا یہ یقین تھا کہ مادہ مذکورہ چار عناصر کی ترکیب سے وجود میں آیا ہے کسی چیز کی بناوٹ میں ان میں سے جو بھی زیادہ شامل ہوتے ہیں اس کے اوصاف اس چیز میں ملتے ہیں۔

بعض فلاسفس نے اس قول کی تفصیل اس طرح بتائی ہے کہ آگ پانی مٹی اور ہوا سے دراصل وہ متعارف چیزیں مراد نہیں جن کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے بلکہ ان

سے مراد چار ہی خالص کیفیات ہوتی ہیں جو ایک دوسرے سے متضاد اور مخالف ہیں آگ وہ عنصر بسیط ہے جو حرارت اور بیوست رکھتا ہے ہوا وہ عنصر ہے جو حرارت اور رطوبت رکھتا ہے۔ پانی ایک ایسا عنصر ہے جو برودت اور رطوبت رکھتا ہے اور مٹی ایک ایسا عنصر ہے جو برودت اور بیوست رکھتا ہے۔

ہمارے اطراف و جوانب پانی جانوالی سب چیزیں مرکب ہیں۔ چنانچہ ہوا کے اندر مختلف گیس پائی جاتی ہیں پانی کے اندر متعدد اجزاء ہوتے ہیں آگ کا تو کوئی مستقل وجود نہیں بلکہ یہ تو کیا وی اعمال کے نتیجہ میں حاصل شدہ ایک قوت ہے۔

تمام موجودات عالم، کیفیات اربعہ حرارت برودت رطوبت اور بیوست کی حامل ہونے کی وجہ سے ان کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ نسبت عنصری کی وجہ سے وہ چیزیں جن میں حرارت کا غلبہ ہوتا ہے عنصر مادی ہے اور جو برودت سے نسبت رکھتا ہے عنصر مائی ہے رطوبت سے نسبت ہو تو عنصر ہوائی کی زیادتی ہے۔

عناصر کے متعلق حکماء ہند کے خیالات میں منو کا لفظ اصطلاحی طور پر استعمال کیا گیا ہے ویدوں کے قول کے مطابق ایٹور میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) آتما (۲) پراکرتی (مادہ یا قدرت) اس کے بعد اس پراکرتی میں بقدر نقطہ کثافت پیدا ہو کر پیمانوں (تخیر) ہوئی ہے اسی طرح جب کثرت سے پیمانوں پیدا ہو جاتے ہیں تو ان سے آکاش بنتا ہے۔ آکاش میں کسی قدر کثافت پیدا ہو کر ہوائی ہے۔ اور تدریجاً جب اس میں کثافت زیادہ ہو جاتی ہے تو ہوائی ہے۔ اور جب اس میں کثافت پیدا ہوتی ہے تو پانی بن جاتا ہے۔ اور جب یہی کثافت اپنی انتہا کو پہنچتی ہے تو خاکی عنصر مٹی بن جاتا ہے۔

قدیم زمانہ کے کیساں دانوں کا یہ بھی خیال تھا کہ عناصر سے پہلے جو چیزیں وجود میں آئیں وہ گندھک پارہ اور نمک ہیں۔ پہلی چیز ہاری اور ہوائی اثرات سے ہے دوسری چیز ہوائی اور مائی اثرات سے ہے۔ اور تیسری چیز مائی اور گلی اثرات سے ہے عنصر ارضی خود مؤثر نہ ہوا بلکہ متاثر رہا۔ یہ تینوں چیزیں ارکان کہلائیں۔ جو تمام مخلوق کی تخلیق میں ہیں۔ ارکان کا مقصد بھی دراصل صحران گندھک پارہ اور نمک نہیں جن کو ہم دیکھتے ہیں بلکہ یہ

چیزیں تو خود ہی ان ہی ارکان سے مرکب واقع ہوتی ہیں البتہ ہر ایک میں ایک رکن کا غلبہ ضرور ہوتا ہے کیا سیماپ یعنی پارہ سے ایک جوہر رطلوبی اور کبریت سے ایک جوہر ہوائی اور نمک سے ایک جوہر غلیظ اور ٹھوس مراد لیتے ہیں۔

ارسطو کے اصول اربعہ کا خاتمہ جب سے ہوا جب کہ یہ ثابت ہو گیا کہ آگ ایک توانائی ہے اور پانی اور ہوا زمین کے منفرد اجزاء ہیں۔

در اصل علم الکیمیاء کی پیدائش مصر میں ہوئی اور وہیں تیسری صدی عیسوی کے شروع میں سب سے پہلے اصل کیمیائی کتابیں لکھی گئیں۔

زمانہ قدیم کے کیمیاء گر محض کشید عرق اور عمل تصعید یعنی سبکی مشین سے واقف تھے مصر سے یہ علم روم اور اس سے بھی دور پھیلا اس زمانے کے کیمیادان الکیمی کہلاتے تھے وادی نیل کی سر زمین دو مٹ اور کالے رنگ کی ہے۔ جو علاقائی طور پر الکبٹ کہلاتی ہے۔ الکبٹ سے الکیمی بنا۔ الکیمی ایک سائنسدانوں اور اہل علم کا گروہ تھا جس نے دنیا کی سیر کی اور ہندوستانی عوام سے بھی فائدہ اٹھایا ان کا خیال تھا کہ معمولی دھات کو سونے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے ان علماء سائنس کے پیش نظر صرف تین ہی امور تھے۔

۱۔ پارس پتھر کی تلاش۔ ۲۔ عام محلول کی تحقیق۔

۳۔ آب حیات کی تلاش، جو آیوریدک اصطلاح میں سنجیدنی کہلاتی ہے۔

الکیمی کا خیال تھا جو کامل یقین کی حد تک پہنچ چکا تھا کہ پارس پتھر ایک دھات کو محض چھو کر (مس کر کے) سونے میں تبدیل کر سکتا ہے ان کا قول تھا کہ عام دھاتیں دراصل ایک ہی ہیں ان میں محض شکل کا فرق ہے اگر کسی آسان طریقے سے ان کا بیکار جز ان سے علیحدہ کر دیا جائے تو یہ سونے اور چاندی میں تبدیل کی جاسکتی ہیں انہوں نے عام دھاتوں کو بیکار ہوتا بتایا اور لوہا، سیسہ، تانبہ کو کوزھی دھات بتایا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ مذکورہ دھاتوں کو علاج کرنے کے بعد سونے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

ہندوستانیوں کو یقین تھا کہ اگر پارہ کو منعقد کر لیا جائے یا مار ڈالا جائے اور غیر

متحرک کر دیا جائے تو اس کے ذریعہ تانبے کو سونے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اور مرا ہوا یعنی غیر متحرک اور حقد پارہ بہت سی بیماریوں کو دور کر سکتا ہے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ انسان اس سے امر ہو سکتا ہے گو پارہ آب حیات یا خیموئی کا فعل انجام دے سکتا ہے قدیم ویدوں کے خیال کے مطابق پارہ بیہوش ہونے پر امراض کو اچھا کرتا ہے اور پارہ مردے کو زندہ کر سکتا ہے۔

ہزاروں سال تک علم الکیمیاء محض ان لایعنی باتوں پر مبنی رہا۔ جو علمی اور عملی طور پر سکھایا جاتا تھا اس لئے دھاتوں کی پرکھ کشتہ اور دیگر کیمیائی مرکبات بنانے کی ترکیبیں ایجاد ہوئیں۔ الکیمی کے ہاتھ نہ توپارس چتر ہی لگا اور نہ آب حیات کا ہی پتہ لگا سکے تاہم ان کیمیائی اعمال سے متعدد قسم کی نئی راہیں ہموار ہوئیں جو بعد میں بہت دلچسپ اور کار آمد ثابت ہوئیں اس طرح علم الکیمیاء کی ترقی میں شمع راہ بنیں۔

سوئٹ زر لینڈ کے کیمیاں داں ۱۵۴۱ء۔ ۱۵۹۳ء پر سلیس ہوتے ہیں۔ ان کی رائے یہ ہوئی کہ کیمیاء گروں کو اپنی تمام تر توجہات اودیہ کی تیاری میں صرف کرنا چاہیے جس سے نئی نوع انسان کی تکالیف کم کی جائیں موصوف کا قول تھا ہر ایک جاندار چیز ایک ہی کیمیائی مرکب ہے اور جسم کا اچھا رہنا پارہ گند حک اور نمک کی مقدار اور اس کے توازن پر منحصر ہے پر سلیس اور ان کے پیروکاروں نے علم الکیمیاء کی ترقی میں بڑی مدد کی کیونکہ اس وقت تک لوگ کیمیاء محض دھاتوں کو تبدیل کرنے اور اودیہ بنانے میں سیکھتے سکھاتے رہے مگر سترھویں صدی عیسوی میں کے آخری زمانے میں علم الکیمیاء محض علمی معلومات کے لئے پڑھایا جانے لگا۔ یہ تبدیلی رابرٹ بواکل ۱۶۹۱ء۔ ۱۶۹۳ء میں کی اسی وجہ سے ان کو قارہ آف کیمسٹری کہا جاتا ہے۔ چونکہ علم الکیمیاء کو موصوف نے علمی اصولوں پر قائم کیا۔ اور اسطو کے عناصر اربعہ کا خاتمہ کیا۔ موصوف نے زیادہ تر ہوا کے بارے میں تحقیقات کیں ان کے بعد یہ کام لیوا انزر اور جون میو نے انجام دیا ابتدائی تجربات میں سے ایک یہ تھا کہ بند جگہ پر پانی کے اوپر گند حک یا موسوم حق جلانے سے برتن میں پانی چڑھ جاتا ہے اور برتن کے اندر کی بقیہ ہوا چیزوں کو جلانے نہیں دیتی اسی وجہ سے انہوں نے ہوا کو دو قسموں میں تقسیم کیا۔

عامل ہوا چیزوں کو جلنے میں مدد کرتی ہے لیکن غیر عامل جلنے میں مدد نہیں کرتی۔ اس کے بعد کیمیا داں عامل ہوا تو علیحدہ کرنے کی جستجو میں لگے رہے۔ ۱۸۳۰ء میں پرنسٹن نے اس کو مرکب اور ک آکسائیڈ کو گرم کر کے تیار کیا مگر وہ اس کے نتیجہ کا مطلب کامل طور پر نہ سمجھ سکا اس نے اس کی اطلاع فرانسیسی کیمیا داںوں لیو انڈر کو دی۔ لیو انڈر نے پارہ کو ہوائی موجودگی میں ایسی بھی جگہ پر گرم کیا جو پارے سے بھری ہوئی ناند سے مل ہوئی تھی پارہ اوپر کو چڑھ گیا پھر انہوں نے اس آکسائیڈ کو گرم کیا اور اس میں جو گیس نکلی تو معلوم ہوا کہ ہوا میں ملا دینے سے وہ گیس فنی ہے جس کے اوصاف عام ہوا کے ہیں انہوں نے عامل ہوا کا نام آکسیجن اور غیر عامل ہوا کا نام برطانیہ میں نائٹروجن رکھا۔ اس طرح لیو انڈر نے ثابت کر دیا کہ عامل ہوا میں دو گیسیں ملتی ہیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا۔ پرنسٹن نے یہ معلوم کیا کہ آکسیجن اور نائٹروجن کو ایک مقدار میں ملا دینے سے دھماکہ کی آواز ہوتی ہے۔ وہ یہ تماشا دکھا کر عورتوں کو تفریح کرایا کرتا تھا۔ مگر انہوں نے یہ کبھی غور نہ کیا کہ اس دھماکے سے پانی تیار ہو جاتا ہے اس کے بعد کیونڈرس نے اس کے بارے میں تحقیقات کیں اس نے شیشے یا تانبے کا گول کھوکھلا برتن لیا یہ ایسی شکل کا تھا کہ اس میں بھری ہوئی نائٹروجن اور ہوائی آمیزش سے برقی شرارے گذر سکتے ہیں کسی بھی برتن میں وزن کم نہ ہو اور برتن کے اندر تیار شدہ چیزیں پانی کے اوصاف رکھتی ہوں انہوں نے یہ تجربہ کیا اگر دو حصہ نائٹروجن اور ایک حصہ گیس آکسیجن لیکر برقی شرارہ گزارا جائے تو محض پانی ہی پانی تیار ہوتا ہے۔ اور کوئی چیز تیار نہیں ہوتی دونوں گیس تمام کی تمام کام میں آجاتی ہیں۔ کیونکہ کیونڈرس اس تجربہ کو بخوبی نہیں سمجھ سکے تھے لیو انڈر نے پانی کی بناوٹ کو پورے طور پر سمجھ لیا تھا انہوں نے کیونڈرس کے تجربہ کو بڑے پیمانہ پر دہرایا اور بھاپ کو گرم لوہے پر سے گزار کر پانی کے اجزاء کو جدا کیا اس طرح پانی مرکب ثابت ہوا۔

آگ جس کا شمار عناصر میں کیا جاتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اس خیال کا قول تھا کہ تمام جلنے والی چیزیں ایک جز فلا جمین رکھتی ہیں۔ گندھک موسم جی نیل مگنیٹیم جیسی جلنے والی چیزیں جلنے سے فلا جمین باہر نکلتی ہے۔ لکڑی کا ٹکڑا جلتا

ہے مگر پتھر نہیں جلتا۔

جی۔ اسی اسخاں کی رائے تھی کہ لکڑی میں ایک خاص چیز سے جو پتھر میں نہیں پتھر کا کوئلہ لکڑی کا کوئلہ موسم تیل فاسفورس گندھک اور ہر جلتے والی چیزیں ایک جلتے والا مادہ رکھتی ہیں جس کو فلاشین کہتے ہیں۔ اس لئے تمام جلتے والی چیزوں کو مرکب جانتے تھے۔ جس کا ایک کانسٹی ٹیوٹ جز خاص فلاشین ہے۔ جلتے والی چیزوں میں جو آپس میں فرق ہے وہ زیادہ تر دیگر اجزاء پر مبنی ہے جب کوئی چیز جلتی ہے تو اس میں زیادہ تر فلاشین ہی جلتا ہے۔ اور جلتے وقت جو واقعات رونما ہوتے ہیں مثلاً دھواں، روشنی، گرمی یہ فلاشین کے جلتے سے رونما ہوتی ہیں اس کے مطابق جلتے میں دھاتوں کا وزن کم ہو جاتا ہے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ جلتے میں دھاتوں کا وزن بڑھ جاتا ہے تو اصول فلاشین کے چرو کاروں نے وزن کے اضافہ کا سبب یہ بتایا کہ فلاشین ہوا سے ملکی ہے اور یہ زمین کی جانب نہیں کھینچی ہے بلکہ اوپر اٹھنا چاہتی ہے اس وجہ سے دھاتوں کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

اس اصول کا خاتمہ فرانسیسی سائنسدانوں لیوازر نے کیا انہوں نے چیزوں کے گرم ہونے پر آکسیجن والے اصول کو اس طرح پیش کیا کہ وہ خاص مادہ خود دھاتوں کو ان کے جلتے وقت ملتا ہے اس سے ان کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ ہمارے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہوا کے اجزاء جو صاف ستھری ہوا میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں اس لئے آگ نہ تو ایک عنصر ہے اور نہ فلاشین کا باہر نکلتا ہے یہ ایک طرح کی توانائی ہے جو کیمیائی عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ جس میں حرارت بھی ہے روشنی دینے والی گیس بھی نکلتی ہے اور چمک دینے والی چیز ہے لیوازر نے اپنی اس تحقیق کے بعد اصول فلاشین جو علم الکیمیاء کے راستے میں ایک رکاوٹ تھا اس کا خاتمہ کیا۔

قدیم سائنسدان زمین یعنی مٹی کو اچھوتا مانتے تھے مگر تجربات کے ذریعہ یہ پوری طرح ثابت ہو گیا کہ زمین یعنی مٹی بھی بہت سے عناصر کا مرکب ہے جن عناصر کی ترتیب سے زمین بنتی ہے ان میں سے خاص خاص درج ذیل ہیں جن کے آگے ان کی مقدار بھی درج ہے۔

Oxygen	۴۷.۳	آکسیجن
Silicon	۲۷.۷	سلیکون
Iron	۳.۵	فولاد
Aluminium	۷.۸	الومینیم
Calcium	۳.۳	کیلشیم
Sodium	۲.۵	سڈیم
Others	۲.۸	دیگر

اسی وجہ سے اسحاب خلیط کے رائے بے شمار عناصر کی تصدیق ہوتی ہے۔

کیمیائی رغبت

مادہ میں بہت سی کیمیائی تبدیلیاں ہوا کرتی ہیں انسان کے لئے یہ دریافت کرنا قدرتی امر ہے اس لئے کیمیا دانوں نے ان کیمیائی تبدیلیوں کے بارے میں کچھ اصول بنائے امیڈ کلک نے یہ رائے پیش کی ہے کہ کیمیائی تبدیلیاں مادے کے درمیان محبت یا نفرت کی وجہ سے ہوتی ہیں اگر دو مادے آپس میں محبت رکھتے ہیں تو یہ ملکر یہ ایک تیسری قسم کا مادہ بناتے ہیں برخلاف اس کے اگر دو مادہ آپس میں ایک دوسرے سے نفرت رکھتے ہیں تو ان میں تفریق کی وجہ سے ڈی کمپوزیشن ہوتا ہے۔ درمیانی زمانے میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جو مادے آکسیجن میں ملتے ہیں وہ ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں جیسے پارہ دوہاتوں پر عمل کرتا ہے اس تعلق کے بتانے کے لئے کشش کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جیسے اگر ایک عنصر الف کسی دوسرے عنصر کی نسبت زیادہ کشش رکھتا ہو تو الف، ب، ج، مرکب کو توڑ کر اسے سی مرکب بنایا گیا اور ب اس میں سے الگ ہو جائیگا۔ اسی طرح $A+B \rightarrow CACB$ بعد میں یہ معلوم ہوا کہ مختلف اوصاف والے مادے مل کر وہ کہتے ہیں جیسے لوہا اور گندھک اس کے علاوہ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بہت سے کیمیائی عمل دونوں سمتوں میں چلتے ہیں۔ حالانکہ اب بھی اس طاقت کو جس کی وجہ سے کیمیائی عمل ہوتے ہیں کیمیائی کشش ہی کہتے ہیں۔ لیکن اس طاقت کی اصل شکل معلوم نہیں۔

مادہ اور اس کے اوصاف

مادہ

دنیا میں ہونے والے عمل اور زندگی میں ہونے والی تبدیلیاں طاقت اور مادہ کی وجہ سے ہی ہوا کرتی ہیں ان میں کچھ چیزیں اور ان کی موجودگی کو ہم دیکھنے اور کچھ کو چھونے سے اور کچھ کو دیگر واقعات سے تعلق ہے یہ خیال رکھنا لازمی ہے کہ کوئی مادہ بھی ہمارے ہر ایک احساس پر اثر نہیں ڈالتا بہت سے مادوں کو دیکھ سکتے ہیں جو چیزیں دیکھی نہیں جاسکتیں وہ چھوٹی جاسکتی ہیں تیزی سے چلتی ہوادیکھی نہیں جاسکتی لیکن محسوس کی جاسکتی ہے نگلی سے نکلتی ہوئی گیس محض سوتکھی جاسکتی ہے۔

ہر ایک طرح کے مادے کا وزن ہوتا ہے۔ وہ جگہ گھیرتا ہے ان میں کچھ ہلکے کچھ بھاری ہوتے ہیں لوہے کی سلاخ لکڑی کی سلاخ سے وزنی ہوتی ہے اس لئے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا یہ مادہ ہے یا نہیں اس بات کا پتہ لگایا جاتا ہے کہ اس میں وزن ہے یا نہیں۔ حرارت میں وزن نہیں ہوتا اس لئے اس کو مادہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ سورج کی روشنی میں کسی چیز کا وزن اتنا ہی ہوتا ہے جتنا کہ اندھیرے میں جس چیز میں وزن ہوتا ہے وہ جگہ گھیرتی ہے۔

مادہ کی تین حالتیں

لوہا پانی اور ہوائیوں کی حالتیں ایک جیسی نہیں لوہا محسوس ہے پانی رقیق ہے اور ہوا گیس ہے اس لئے مادہ کو تین حالتوں میں تقسیم کیا گیا ہے مادہ کے ملنے سے برف پانی اور بھاپ ایسی ہی چیزیں ہیں مگر ان کی طبعی حالت الگ الگ ہے روزمرہ کام آبیروالی لا تعداد اشیاء مذکورہ تینوں حالتوں میں سے کسی ایک حالت پر ملتی ہیں وہ چیزیں جو ان اشیاء کو ان حالتوں میں تبدیل کرتی ہیں ان میں خصوصیت کے ساتھ برف معمولی حرارت سے پانی

بن جاتا ہے اور گرم کرنے پر بھی پانی بھاپ بن جاتا ہے بھاپ کے سرد ہونے پر پانی بن جاتا ہے۔

مادہ کے اوصاف

جن حالتوں میں کوئی مادہ پہنچایا جاتا ہے ان کو اس مادہ کے اوصاف کہتے ہیں۔ کچھ اوصاف ایسے ہوتے ہیں جو ہر ایک مادہ میں مشترک ہوتے ہیں ان کو اوصاف عامہ کہا جاتا ہے اور بعض اوصاف ایسے ہوتے ہیں جو خاص خاص چیزوں میں ہی پائے جاتے ہیں وہ اوصاف خصوصی کہلاتے ہیں

اوصاف عامہ

اوصاف عامہ میں مادہ جگہ گھیرتا ہے۔ ہر ایک مادہ وزن رکھتا ہے۔ مادہ ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

اوصاف خصوصی

ہر اوصاف ہر ایک مادے میں نہیں ملتے بلکہ کوئی صفت کسی میں اور کوئی صفت دیگر اشیاء میں ہوتی ہے ان ہی اوصاف کے ذریعہ مادہ کو پہچانا جاسکتا ہے مثال کے طور پر چینی مٹھاس رکھتی ہے نیلا تھو تھا اپنے مخصوص نیلے رنگ سے اسی طرح کاجج سے آرپار دکھائی دینا۔ امتیازی خصوصیات ہیں۔ کچھ ایسے ہی اوصاف ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ حالت: جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے مادہ کی تین حالتیں ہوتی ہیں رقیق، ٹھوس، گیس۔

۲۔ رنگت: بعض اشیاء رنگ دار اور بعض بے رنگ ہوتی ہیں۔

۳۔ شفافیت: یعنی اشیاء سے آرپار دیکھا جاسکتا ہے۔

جیسے شیشہ غیر شفاف جن کے آرپار یہ دیکھا نہیں جاسکتا شذا لکڑی، پتھر، کوئلہ، نیم شفاف ان اشیاء کے آرپار کسی قدر دیکھا جاسکتا ہے۔ جیسے تیل لگا ہوا کاغذ پگھلی ہوئی کاجج جیسی چیزیں۔

۳۔ تورق: وہ اشیاء جو ہتھوڑا مارنے سے ٹوٹی نہیں بلکہ پھیل جاتی ہیں مثلاً سونا چاندی لوہا اور وہ چیزیں جو ہتھوڑا مارنے سے آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں جیسے شیشہ اور اچار وغیرہ۔

۵۔ چک: ایسی چیزیں موڑی جاسکتی ہیں لیکن چھوڑنے پر برابر پہلی حالت میں آجاتی ہیں۔

۶۔ کھینے والی اشیاء: کھینے سے بڑھ جاتی ہیں اور دباؤ چھوڑنے پر اپنی اصلی حالت میں آجاتی ہیں۔

۷۔ جلنے والی اشیاء: جو ہوا میں آسانی سے جل جاتی ہیں مثلاً کوئلہ گندھک نہ جلنے والی اشیاء مثلاً لوہا پتھر۔

۸۔ مسادہ یا غیر مسادہ: وہ چیزیں جن میں چھوٹے چھوٹے باریک مسام ہوتے ہیں جن سے پانی رس سکتا ہے مثلاً مسادہ کاغذ یا غیر مسادہ جیسے لوہا، سنگ مرمر۔



موالید ثلاثہ

عناصر اور ارکان سے جو چیزیں وجود پذیر ہوتی ہیں ان کو اجسام کہتے ہیں ان میں بھی کچھ امتیازی خصوصیات ہیں مثلاً بعض چیزیں ایسی ہیں جس میں تغذیہ اور نوم کہیں ہوتا ایسی چیزیں کو جمادات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے بعض ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن میں تغذیہ اور نمو کی خصوصیت ہوتی ہے لیکن ان میں حرکت ارادیہ نہیں ہوتی اور نقل مکانی کے لئے یہ خود مختار نہیں ایسی چیزوں کو نباتات کہتے ہیں بعض چیزیں ایسی ہیں جن میں تغذیہ اور نمو کے ساتھ ارادی حرکت بھی ہوتی ہے۔ اور نقل مکانی کے سلسلہ میں ایسی چیزیں خود مختار ہوتی ہیں جن کو حیوانات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دراصل مذکورہ اجسام ہی موالید ثلاثہ کہلاتے ہیں اگرچہ بظاہر تینوں اقسام کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا اور یہ ایک دوسرے سے مذکورہ بنیادوں پر بے تعلق نہیں کی جاسکتیں۔ ہوائی چیزوں سے لیکر اشرف المخلوقات تک ایک مسلسل رابطہ دکھائی دیتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے زندگی زمین بہ زمین جز حقیقی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور کسی بلند ترین مقام پر بندرتج چلی جارہی ہے چنانچہ معدنیات میں نمو نباتات میں حرکت ارادی اور حیوانات میں تمدن حیوانی سے اعلیٰ کی طرف ترقی کے مظاہرے پائے جاتے ہیں۔ نباتات میں لاجوتی کو دیکھے اور خود انسان عہد قدیم کے انسانوں سے بہت مختلف ہے اسی وجہ سے آجکل نظریہ ارتقاء ایک مسلم حقیقت سمجھا جاتا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ انسان کبھی میمون زندگی کے دور سے گزر چکا ہے۔ قدیم حکماء اگرچہ اس مابیت کو نہیں پاسکے لیکن ایسی چیزوں کا وجود ضرور تسلیم کرتے تھے جس میں ایسی ہی صفات ہوتی ہیں فلاسفس کا خیال ہے کہ زمین کی تمام زندگی اور زندگی کے تمام مظاہرے کے لئے سورج ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ نظام شمسی یا سولر سسٹم کا ہی ایک جز ہماری زمین ہے۔ قدیم ماہرین فلکیات علاوہ سورج کے مزید چند سیارے بھی ایسے بتاتے ہیں جن کے اثرات زمین اور اس کے اندر پائی جانے والی تمام مخلوقات پر پڑتے ہیں ان سیاروں کو مجموعی حیثیت سے سیدہ سیارات کہتے ہیں جن کے نام

درج ذیل ہیں۔

(۱) زحل (۲) مشتری (۳) مریخ (۴) زہرہ (۵) عطارد (۶) قمر (۷)

شمس

ان سیاروں کی دوری حرکت ہے جو مشرق سے مغرب کی طرف چلتی ہے جو حرکت مشرق سے مغرب کی طرف چلتی ہے اس کو اصطلاح نجوم میں زمانہ مشرق کہتے ہیں اور یہی حرکت جب مغرب سے مشرق کی جانب واپس ہوتی ہے تو اس کو زمانہ بیوط کہتے ہیں۔

وہ میدان جس میں مذکورہ سیاروں کی حرکت ہوتی ہے اصطلاح علم نجوم میں مدار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ہر حصہ برج کہلاتا ہے۔ ان برجوں کے درج ذیل نام ہیں۔

(۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ

(۷) میزان (۸) مقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) جدت

زمانہ مشرق میں بعض سیاروں کا کسی برج میں اور بعض کا کسی دوسرے برج میں ہوتا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے زحل کا مشرق میزان میں، مشتری کا مشرق سرطان میں مریخ کا مشرق جدی میں شمس کا مشرق حمل میں زہرا کا مشرق جدت میں۔ عطارد کا مشرق سنبلہ میں اور قمر کا مشرق ثور میں ہوتا ہے۔

یہ تمہیدی گفتگو تھی جس کی مزید تفصیلات علم نجوم میں ملتی ہے یہاں مختصراً تذکرہ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ زمین میں پائی جانے والی جملہ مخلوق، نظام شمسی کے تحت ہے اور ان چیزوں کو مختلف سیاروں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ گویا کہ مختلف سیاروں کا اثر مختلف چیزوں پر ہوا کرتا ہے اور ان چیزوں کے اثرات اور خاصیتیں نیز تمام کارکردگی انہیں سیاروں کے اثرات کی طالع ہے اور ان کے اثرات سیاروں کے زمانہ مشرق میں ہوا

کرتے ہیں اس لئے سیاروں کی نسبت کے اعتبار سے موالید علائقہ میں سے کوئی چیز اس کے زمانہ مشرف میں لی جاتی ہے۔ تو اس کے فوائد زیادہ بہتر دکھائی دیتے ہیں۔

کسی مادہ کی سیاروں سے نسبت اپنی کیفیت کی بنا پر ہوتی ہے۔ مثلاً جس سیارے کے اثر سے سردی پیدا ہوتی ہے لادیات بار دہ یا مولو بار دہ اس سے منسوب ہوتے ہیں لیکن ان کیفیات کے مدارج بھی مختلف ہوتے ہیں اس لئے ایک مزاج رکھنے والے تمام مولو ادویہ ایک ہی سیارے سے منسوب نہیں ہوا کرتیں بلکہ کیفیت کی کمی و بیشی سے کوئی دوا کسی سیارے سے نسبت رکھتی ہے تو کوئی دوسری دوا کسی دوسرے سیارے سے منسوب ہوتی ہے۔

بعض مولو ادویہ مرکب القوی ہونے کی وجہ سے متعدد سیاروں سے نسبت رکھتی ہیں اور ایک ہی مختلف اجزاء کی نسبتیں مختلف ہوتی ہیں ذیل میں سیاروں کی نسبت سے ان کی مزاجی کیفیت بیان کی جاتی ہے اور کچھ مولو ادویہ کے نام مثالی طور پر دیئے جاتے ہیں تاکہ بخوبی سمجھا جاسکے۔

نسبت از سیارہ زحل

اس سیارہ کی طبیعت سرد خشک ہے اور کیفیت کے اعتبار سے سرد خشک مواد ادویہ اس سے نسبت رکھتی ہیں۔ مثلاً نباتاتی مولو ادویہ، الگ سیاہ خاکی اور مزے کے اعتبار سے کسبلی اور کھنی بدبودار اور خاردار مولو ادویہ، حیوانی بافتوں میں، حشرات الارض دریائی پرندے اور دیگر دریائی جانور سیاہ رنگ کے چوپائے جمادات میں، خبث المہدیہ مردار سنگ، سیر اور سیاہ رنگ کے پتھر اس سیارے سے نسبت رکھتے ہیں۔

نسبت از سیارہ مشتری

یہ سیارہ باعتبار مزاج اعتدال کے ساتھ گرم تر ہے جس کے منسوبات، نباتات میں سے تمام گرم تر مولو مشمولہ، پھٹی اور میٹھی چیزیں، خوش ذائقہ اور بے ضرر اشیاء

حیوانات میں کھردار جانور چوپائے، بڑیاں اور دانہ کھانے والے پرندے اور اکثر بے ضرر جانور جمادات میں، بھرا، توتیا، گندھک، بڑیاں، اقلیمیا، طلاء، چوتہ تمام زرد اور سفید پتھر۔

نسبت از سیارہ مریخ

اس سیارہ کا مزاج نہایت گرم خشک ہے اور اس طرح کی کیفیت والی اشیاء اس سے منسوب ہوتی ہیں نباتات میں، کھردری اور خاردار چیزیں، تلخ اور ٹھنکین اشیاء، سہوی اثرات رکھنے والی چیزیں اور وہ پودے جن کی ساخت میں دودھ ہوتا ہے حیوانات میں، تمام گوشت خور اور صغرت رساں جانور جمادات میں، لوبا اور تانبہ۔

نسبت از سیارہ آفتاب

اس سیارے کا مزاج گرم خشک ہے۔ اور اس کے منسوبات اس طرح پر ہیں پودے عموماً تمام پھل اور مغزیات، حیوانات میں بھیڑ، بکری، گھوڑا، بھرن، پرندوں میں باز اور کوا جمادات میں یا قوت، سوتا۔

نسبت از سیارہ زہرا

یہ سیارہ باعتبار مزاج سرد تر ہے۔ اور اس کے منسوبات درج ذیل ہیں۔ نباتات میں، تاسلی امراض میں کام آنوالی ادویہ بالخصوص وہ ادویہ جو امراض نسواں میں مستعمل ہیں حیوانات میں بعض کھر رکھنے والے جانور جن کا گوشت بطور غذا مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ دانہ چکنے والے جانور بیشتر آبی جانور اور پرندے جمادات میں۔ زمر، موتی، تانبہ، سیمس۔

نسبت از سیارہ عطارد

مزاج کے اعتبار سے یہ سیارہ سرد خشک ہے۔ اس کے منسوبات درج ذیل ہیں۔ نباتات میں مرطوب زمین میں پیدا ہونے والے جڑ پودے اور روئید یگان، جن کے پتے

ملائم ہوں، اس کے علاوہ حوشیو دار نباتات مثلاً صندل اگر وغیرہ حیوانات میں انسان سے مانوس جانور اور انسانی نقل کر نیوالے جانور جمادات میں پارہ چوتنا ہڑ تال اور فیروزہ۔

نسبت از سیارہ ماہتاب

یہ سیارہ سرد تر باعتبار حال ہے۔ اس کے منصوبات نباتات میں تمام سرد و تر نباتات پانی میں پیدا ہونے والے نباتات ذیل دار پودے اور دودرخت جن کی ٹہنیاں بہت کافی اور تنہ مختصر ہوتا ہے۔ حیوانات میں دودھ دینے والے جانور اور بعض پرندے جمادات میں سفید نرم اور صاف پتھر، اور چاندی وغیرہ۔

معدنیات

اجسام کی ساخت میں عناصر کی موجودگی سے تمام نباتی حیوانی اور معدنی بنیادیں قائم ہیں اور ان کی چیز سے اعلیٰ چیز تک ایک سلسلہ وار ہے۔ عناصر کی بنیادی حیثیت جمادات پر ہے۔ بائو کیمک کا اصول ہے کہ ہر جسم کی ساخت میں بارہ قسم کے نمک ہوتے ہیں یہی نمک جب کم و بیش ہوتے ہیں تو وہ جسم بیمار ہو جاتا ہے اگر کسی طرح ایسے نمکیات جسم میں متوازی کر دیے جائیں تو وہ جسم صحت مند ہو جاتا ہے۔ جمادات کی تین صورتیں ہوتی ہیں اول گیس یعنی بخاری دوم سیال اور سوم ٹھوس۔ لیکن گیس یا بخارات کو دیکھا نہیں جاسکتا۔ محسوس کیا جاسکتا ہے ان کی کوئی معینہ شکل نہیں ہوتی۔ دوسری قریبی شکلوں کو قبول کر لیتی ہیں ٹھوس چیزوں کی اپنی ایک شکل ہوتی ہے جیسے لوہا پتھر لیکن ٹھوس چیزیں دو صورتوں میں عموماً دستیاب ہوتی ہیں۔ اول وہ ٹھوس اشیاء ہیں جو صدمہ یا ضرب کو برداشت کر لیتی ہیں اور دباؤ یا حرارت کے تحت پھیل جاتی ہیں ایسی چیزوں کو فلزات کہا جاتا ہے جیسے سونا، چاندی، لوہا، تانبہ اور جست وغیرہ۔ وہ چیزیں جو صدمہ یا چوٹ کو برداشت نہیں کر سکتیں اور دباؤ سے متاثر ہو کر بکھر جاتی یا ٹوٹ جاتی ہیں ان کو جھریات کہتے ہیں۔

در اصل معدنیات زمین سے برآمد ہو نچوالی چیزوں کو کہا جاتا ہے۔ اعمال کیمیاء کی اصطلاح میں ان کی تین اقسام ہیں۔ اول ارواح، دوم انفاس، سوم اجساد۔

ارواح

وہ چیزیں ہیں جو تمام فلزات کے لئے روح کا درجہ رکھتی ہیں یعنی ان کی کمی سے ہر دھات ناقص رہتی ہے۔ یہ ارواح جس قدر مناسب ہو نکلیں اسی قدر وہ فلزات مکمل ہو گئے جو اپنے طبعی خواص میں تاثیر اعتبار سے درست ہو گئے ارواح چونکہ فلزات کے لئے روح کا درجہ رکھتی ہیں لطیف ہونے کی وجہ سے زود اثر اور سریع المنفذ ہوتی ہیں اہل کیمیاء ان کی تعداد میں اختلاف کرتے ہیں۔ تاہم شکر، سیسہ، سم الفار، زرخ، رسکپور، دار چکنہ۔ ارواح میں شمار کیجاتی ہیں یہ سب چیزیں فراری ہوتی ہیں جو معمولی حرارت پر بخاری صورت اختیار کر لینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

انفاس

وہ چیزیں ہیں جو ارواح اور اجساد کے درمیان واسطہ بنتی ہیں اور ارواح کی قوتیں اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں اور خود اجساد میں نفوذ کر جاتی ہیں ایسے موازنہ فراری ہوتے ہیں یعنی حرارت سے متاثر ہو کر کچھ حصہ بخاری صورت اختیار کر لیتا ہے اور کچھ باقی رہ جاتا ہے ان کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ نوشادر، پھٹگری، قلمی شورہ، کافور، انفاس میں شمار کئے جاتے ہیں۔ کافور ایک نباتی مادہ ہے لیکن اپنی قوت نفاسیہ کی وجہ سے اس جگہ اس کا بھی تذکرہ کرنا ضروری ہے۔

اجساد

وہ تمام دھاتیں اور فلزات جو حرارت پا کر پگھل جاتے ہیں اور پگھل جانے کی خصوصیت رکھتے ہیں اور بخاری صورت اختیار نہیں کرتے اجساد کہلاتے ہیں۔

تحفظ مواد ادویہ

موالید علاج کی تفصیلی گفتگو کے بعد ایک دوا ساز کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے دواخانہ میں ہر قسم کی ادویہ مفردہ اور مرکبہ پر نظر رکھے کہ وہ خراب اور بے اثر نہ ہو سکیں چنانچہ جملہ مواد ادویہ کو ایسے سازگار ماحول میں اور ایسے صاف ستھرے برتنوں میں رکھے جو ان کے مزاج کے مطابق ہوں یہ بندوبست اسی وقت ممکن ہے جب کہ دوا ساز مختلف ادویہ کی طبعی خصوصیت سے واقف ہو جس کی تفصیل ادویہ مفردہ اور کلیات ادویہ کی کتابوں میں ملتی ہے اور اس سے دوا ساز بخوبی واقف ہو کہ فلاں مادہ کو کس طرح کا ماحول ضروری ہے۔ جس سے دوا اپنی تاثیرات پر قائم رہے اور خراب ہونے سے بچ سکے۔

تازہ پھل، گوشت ادویہ لطیفہ، نمکیات اور وہ مواد جو کھلی فضاء میں فراری صورت اختیار کر لینے کی صلاحیت کی زیادہ محتاج ہیں کہ ان کے رکھ رکھاؤ کا خیال رکھا جائے ذیل میں ایسی تمام ادویہ کے تحفظ کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے جن پر عمل کرنا ایک دوا ساز یا اسٹور کیپر خازن ادویہ کیلئے ضروری ہے۔

لحمیات و شحمیات

گوشت اور چکنائیاں چربی وغیرہ جلد خراب ہو جانے والی اشیاء ہیں جو متعفن ہونے کے بعد اپنے خواص میں تبدیلی پیدا کر لیتی ہیں ان میں بعض بالکل خراب ہو جاتی ہیں اگرچہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان میں بعض نئے خواص بھی پیدا ہو جاتے ہیں جن کا علم نہیں ہوتا۔ ایسی چیزوں کو محفوظ کرنے اور اپنے طبعی و مستند خواص پر قائم رکھنے کے لئے ریفری جبر یا آلات برد کا استعمال ضروری ہوتا ہے یا ایسے مقامات پر رکھا جائے جہاں بردت ہو تمذت آفتاب سے بچنا بھی ضروری ہے تاکہ اپنے طبعی افعال و خواص پر قائم رہ سکیں۔ گوشت کو بریاں کر کے نمک لگا کر بھی محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ پھلوں کو سربئی کی شکل میں محفوظ کر سکتے ہیں۔

نواکھات تروتازہ

تازہ پھل اپنی رطوبت کی وجہ سے جلد خراب ہو جاتے جب ان کے طبعی افعال میں بظان پیدا ہو جاتا ہے پھلوں اور ترکاریوں کے لئے۔ کولڈ اسٹورج سے کام لیا جاتا ہے۔ یاریفر بکریز استعمال کر سکتے ہیں اس کے علاوہ ترکیب خاص سے اگر تازہ پھلوں کو شکر کے قوام یا شہد میں غرق کر دیا جائے تو یہ اپنے طبعی افعال پر قائم رہ سکتے ہیں عدم توجہی سے تازہ پھل عموماً ہفتہ عشرہ یا اس سے کم دنوں میں ہی بعض پھل گل سڑ جاتے ہیں۔

بخاری اور مواد لطیفہ

بعض ادویہ اس درجہ لطیف ہوتی ہیں کہ وہ بخاری صورت اختیار کر لیتی ہیں اور کم و بیش معدوم ہو جاتی ہیں مثلاً کافور، ست پودینہ وغیرہ ایسی ادویہ محفوظ الیو اینڈ شیشوں اور ایر ہائٹ جاروں میں ربر کی کارک سے بند کر کے رکھی جاتی ہیں مختصر ایہ کہ ایسی ادویہ کو ہوا سے بچا کر رکھنا چاہئے۔

گندھک موم، مصطلکی، سلاجیت

ایسی ادویہ گرمی سے پگھلنے لگتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ان کو سرد مقامات پر ہی رکھا جائے۔ تاکہ وہ پگھل کر خراب نہ ہو سکیں۔

ادویہ مشمومہ

خوشبودار ادویہ میں ایک لطیف روغن ہوتا ہے۔ مثلاً مشک، عنبر، زعفران، بانجھڑ لوہک، معطر پھول اور ان سے حاصل شدہ عطریات کو کھلی ہوا میں نہیں رکھنا چاہئے۔ اور ایر ہائٹ یعنی محفوظ الیو اینڈ عسکوں کو شیشی یا جاد میں لگا کر مضبوطی سے بند کر کے رکھیں عدم توجہی سے ان کے خوشبودار فراری اجزاء غائب ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بیکار ہو جاتی ہیں۔

مواد ادویہ پر کیمیائی اعمال

مواد ادویہ پر کیمیائی اعمال یعنی تحلیل و تجزیہ سے فعل ادویہ کے محلات، پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مواد ادویہ کی بعض چیزیں محض پانی میں آ جاتی ہیں خواہ

ان کو جوش دیا جائے یا ضیاع تیار کر لیں جس کے نتیجہ میں ملتی استعمال میں آنے والے تمام عرقیات اور عصارہ جات اور منصاعہ حاصل ہوتے ہیں ان بخاری اجزاء جو پانی میں حل پذیر ہیں ان کو مختلف تراکیب سے حاصل کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ مختلف قسم کے مولو ادویہ کے محلات جدا گانہ ہیں بعض چیزیں محض پانی میں حل نہیں ہوتیں ذیل میں ایسے محلات کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کو وقتاً فوقتاً حصول مقصد کی غرض سے عمل میں لائے جاتے ہیں ایسے محلات درج ذیل ہیں۔

(۱) الکول (۲) ایتر (۳) پتروئن (۴) پیٹرولیم ایتر

(۵) پیٹرولیم (۶) کلوروفارم (۷) ایسیٹون (۸) واٹر (پانی)

مذکورہ محلات ایسے ہیں جن میں ایک ہی دوا کے بعض اجزاء حل ہو جاتے ہیں چنانچہ ضرورت کے مطابق مناسب محلات کا استعمال کرنا چاہئے۔

ارواح پر کیمیائی عملیات

موالید خلاش میں ارواح، انفاس، اجزاء ہیں معدنی ادویہ کو تین گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے چنانچہ ابتداً ارواح پر کیمیائی عملیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے یہ ایسے اجزاء ہیں جو معمولی حرارت پر بخاری صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں پھر ترکیب خاص سے ان کو منجمد کر کے ان کے جوہر اصلیہ فاعلہ کو ان سے جدا کر لیتے ہیں جو کثافتوں اور دوسری غیر ضروری چیزوں سے ملہر اور مصفی ہوتے ہیں۔ ان میں گندھک پارہ، شکر ف، سنگھیا، ہڑ تال طبعی، رسکپارہ و دیگرہ شمار ہوتے ہیں ان کو اپنی طبی شکل و صورت میں داخل استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے اس لئے ان پر کچھ تدابیر اعمال کر کے کیمیائی تجزیہ کے ذریعہ جوہر ادویہ اور اجزاء موثرہ کو حاصل کر لیتے ہیں۔

گندھک پر کیمیائی عملیات

گندھک کو فارسی زبان میں گوگرد اور عربی زبان میں کبریت کہا جاتا ہے جو

سونے کی کانوں میں اکثر سونے کے ساتھ بعض پہاڑوں پر ملتی ہیں یہ زرد رنگ کی ذلیوں کی صورت میں دستیاب ہوتی ہے۔ گندھک کی پانچ اقسام بتائی جاتی ہیں لیکن زرد اور سفیدی مائل دوسری اقسام عموماً دستیاب ہوتی ہیں سبز زردی مائل یا غنشی رنگ کی گندھک کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ملتے ہیں جس کو گندھک آلمہ سار کہتے ہیں۔ اسی گندھک کو زیادہ بہتر سے شمار کیا جاتا ہے جس کی مزاجی کیفیت حار یا بس بتائی جاتی ہے۔

گندھک پر عمل تصعید سے اس کا جوہر حاصل کرنا

گندھک کو سفوف کر کے اس کو چار گنا روغن زرد میں ملا کر ہلکی آگ پر پکھلائیں پھر ایک پیالہ میں اس قدر دودھ لیں کہ گندھک اس میں غرق ہو جائے پیالہ کے منہ پر کپڑا باندھ دیں پکھلی ہوئی گندھک اس پر ڈالیں۔ دودھ والے پیالے کے نیچے آگ دیتے رہیں گندھک پکھل کر چھن کر دودھ سے بھرے ہوئے پیالے میں گرے گی جو سرد ہونے پر منجمد ہو جائیگی اس کو نکال لیں اور مزید چھ بار بھی عمل کریں اس عمل کو گندھک کے تصفیع کے علاوہ اس کی تدبیر تربیت و اصلاح کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔ اور ایسی گندھک کو گندھک مصفیٰ مدبر کہتے ہیں۔

تدبیر و تصفیع کے بعد اس پر عمل تصعید اس طرح کرتے ہیں کہ فی دس گرام گندھک مصفیٰ ۵ گرام اقلیمیاں مصفیٰ ملا کر شامل کرنے سے اس کے کثیف اجزاء محفوظ رہتے ہیں جو بخاری شکل میں اڑ نہیں سکتے۔

قد رین

ایک شیشے کی طشتری کو جس کے وسط میں ایک شیشے کی پیالی جس میں گندھک کا سفوف ہو رکھی جاتی ہے اور ایک کپڑے کی پوٹلی گندھک کے سفوف سے آلودہ کر کے عمودی طور پر رکھ دیں اور اس کے اوپر ایک شیشے کا مہدب سرپوش بلندی پر آویزاں کر دیں کہ آگ کی لودھاں تک نہ پہنچ سکے سرپوش کو خنڈے پانی کے کپڑے سے خنڈا کرتے رہیں۔ اس طرح گندھک کے بخارات سرپوش کی اندرونی سطح سے خنڈے ہو کر عرق کی شکل میں زیریں طشتری میں جمع ہو جائیں یہی دراصل گندھک مملول یا عرق

گندھک کہلاتا ہے جو اس کا جوہر ہے۔

روح گندھک

مذکورہ بالا عرق کو قرع انہیق کے ذریعہ ٹکمرار کے ساتھ کشید کیا جائے اور جب قاطر مشتعل ہونے لگے تو ایسی صورت میں اس کو روح گندھک کہا جاتا ہے۔

روحن گندھک

بن بھاجو تا نصف کلو نوشادر دو کلو گندھک سات سو پچاس گرام کو باہم حلق کر کے نمکین محلول جس میں ایک لیٹر پانی اور ۲۵ گرام نمک ہو کر کیا جائے پانی کا مجموعی وزن دوا کے وزن سے آٹھ گنا ہو چاہئے اور پھر اس پر عمل تقطیر کیا جانے قاطر بصورت عرق آتا ہے اور جب یہ ختم ہو جاتا ہے تو روحن آنے لگتا ہے روحن آنے کی صورت میں عمل بند کر دیں قرع میں جو کچھ بچتا ہے وہ روحن گندھک کہلاتا ہے۔

روحن گندھک بنانے کا دوسرا طریقہ

گندھک آٹھ سار دو سو پچاس گرام لیکر اوسط درجے کے پان ۵۰ عدد کے ہمراہ کھل کریں اور اس کی گلدی کو لوہے کی سلاخ میں کباب کی طرح چڑھا کر اس کے اوپر ۵۰ گرام دھنی ہوئی روٹی پیٹ کر اس کو سرسوں کے تیل میں تر کر کے آگ لگادیں اور اس سلاخ کے نیچے چینی یا کانچ کا برتن رکھ دیں آگ روشن ہوتے ہی سلاخ میں لگی ہوئی دوا سے روحن نکلنے لگے گا۔

تیسرا طریقہ

ایک روحن بھرنے والی جھلی کی پکی لیکر اس میں نوشادر کا سنوف جس قدر آئے بھر دیں اور اس کے منہ کو خوب مضبوطی کے ساتھ بند کر دیں اور کھوپڑیا چاول میں جو ہلکے گرم ہوں دبا دیا جائے چند روز میں منہ میں نوشادر تحلیل ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے اس کو نکال کر وزن کر لیں اور اس کے وزن سے دو گنی گندھک سنوف کر کے نوشادر سیال میں گوندھ کر گولیاں بنالیں اور بذریعہ تپال جنتر روحن کشید کر لیں۔

پارہ کے کیمیاوی عملیات

پارہ کو فارسی میں سیماب اور عربی میں زہق کہتے ہیں اور ہندی میں اس کو پارہ کہا جاتا ہے جو پانی کی طرح سیال اور چاندی کی طرح سفید براق ہوتا ہے فراری ہونے کی وجہ سے زیادہ حرارت پر بخاری صورت اختیار کر کے اڑ جاتا ہے اسی طرح زیادہ سردی پر منجمد ہو جاتا ہے لیکن عام حالت میں یہ سیال ہی رہتا ہے۔ خشک اور اس قسم کے سرخ سنگ ریزوں میں ملا رہتا ہے جس کو بذریعہ عمل تصعید علیحدہ کر لیا جاتا ہے اس کی خصوصی صفت یہ ہے کہ تانبہ چاندی سونا، جست جیسی دھاتوں میں نفوذ کر جاتا ہے اسی وجہ سے اس کو کسی دھات کے برتن میں نہیں رکھتے ہیں کیونکہ پارہ ان میں جذب ہو جاتا ہے اور برتن مستعملہ کو خراب کر دیتا ہے۔ کیفیت اس کی حار یا بس ہے۔

تصفیہ سیماب

ایک موٹے کپڑے کی تین چار تہوں میں سے پارہ گزار کر چھان لیں دوسری ترکیب اس کی یہ ہے کہ دس گرام پارہ کو چار سو گرام پانی اینٹ کے برادہ میں بارہ گھنٹہ کھل کریں پھر اس کو پانی میں گھول کر صاف کر لیں یہ عمل کم و بیش بار کیا جاتا ہے۔

پارہ سفوف

پارہ کو ہموزن گندھک آملہ سار کے ساتھ اس قدر کھل کریں کہ یہ کھل سے چپک جائے اور دستہ کی رگڑ سے آواز پیدا ہوتا بند ہو جائے اس کے بعد اگر آگ پر ڈالیں تو بلا آواز جل جائے اس طرح اس کا سیاہ رنگ کا سفوف بن جاتا ہے۔ جس کو اصطلاح طب میں صلابہ یا کجلی کہتے ہیں۔

تکلیس سیماب

سیماب مصفی دس گرام، جینی کے پیالے میں ڈال کر اس پر تین ملی لیٹر گندھک

کا تیزاب ڈالا جائے اور حمام رٹلی میں ریت یا بالو میں دبا دیں بالواسطہ حرارت دیجائے جب یہ تیزاب خشک ہو جائے تو میں لیٹر تیزاب مذکورہ اور ڈالیں عموماً اس طرح چار بار عمل کرنے سے اور اسی ملی لیٹر گندھک کا تیزاب اس میں جذب کر دینے سے سیماہ سفوف ہو جاتا ہے اس کے بعد اس کو گل حکمت شدہ آتش شیشی میں ذال کر حرارت بالواسطہ یا حمام ہار یہ یاد اذرا تھ میں رکھ کر آنچ دیں۔ جب اس میں سے دھواں بند ہو جائے تو سفوف کو نکال کر صاف کر لیں۔

اس کی دوسری ترکیب یہ ہے: چھ سو پچاس گرام ہلدی کے سفوف میں پانی ملا کر گوندھ کر ایک لگدیکا گولہ بنایا جائے اس میں قلم سے سوراخ کر کے بیس گرام سیماہ مصفی بھر دیں باقی سوراخ میں اگر جگہ رہے تو لگدیکا کو دبا کر سوراخ کو بند کر دیں پارہ اس انداز سے بھرا جائے کہ دو گولے کے (وسطی حصہ میں رہے) اس کے اوپر ڈھائی کلو کپڑے کی دھجیاں لپیٹ کر محفوظ کر لیں اور ہوا سے بچکر کسی محفوظ البوا مقام پر زمین میں گہرا گندھا کھود کر تین اینٹوں پر گولہ رکھ چار پہر سپٹ سے آنچ دیجائے جو بیس گھنٹہ کے بعد خاستر علیحدہ کر کے سیماہ نکالا جائے یہی سیماہ مکلس ہو گا۔

دیگر

اس کے مکلس کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ دس گرام سیماہ مصفی تین سو پچاس گرام انفر وہ مرزنجوش میں اس قدر تھق کریں کہ یہ سفوف بن جائے پھر اس کو دو سو پچاس گرام رتن جوت کے غندہ میں رکھ کر کسی آنجور سے میں بند کر کے گل حکمت کرنے کے بعد جب یہ خشک ہو جائے ایک کلو اُپلوں کی محفوظ البوا مقام پر آنچ دیں سرد ہونے پر نکال لیں۔

جوہر سیماہ

آٹھ گرام سیماہ مصفی کو ۵۷ گرام بیش یا بھناک سیاہ کے ساتھ کمرل کریں

اور دو صراحیوں کے اندر رکھ کر گل حکمت کر کے خشک کریں اور دھنڑ کی طرح تیار کر کے اس میں تیز آنچ دیجاںگی جو ہر سیماب دوسری جڑی بوٹی خالی صراحی میں کپڑے کی ٹھنڈ پھپھا کر منجمد کر لیا جاتا ہے عمل کے پورا ہونے کے بعد ٹھنڈا ہونے پر صراحی کے منہ کو کھول کر جوہر محفوظ کر لیں۔

روغن سیماب

بغیر بجا چونہ (آب آب تار سیدہ) ۱۲۰ ایک سو میں گرام نوشادر پینتیس گرام خلق کرنے کے بعد ایک کلو ایلو کی آنچ دیں پھر مصاعد میں بچھیں گرام نوشادر اور اضافہ کر کے ایک کلو ایلو کی آنچ دیں اور دوبارہ عمل تصعید کریں اس طرح چار بار عمل کرنے کے بعد دوا کو بارہ یوم حمام ناریہ میں رکھیں یہ روغن کی شکل میں ملے گا اس میں بچھیں گرام سم الفار خلق کر کے دوبارہ پھر بارہ یوم حمام ناریہ میں رکھیں پھر نکال کر بیس گرام سیماب کو اس قدر خلق کریں کہ روغن جس کو نوشادر سیال بھی کہتے ہیں خشک ہو جائے پھر مزید سنوف بارہ یوم حمام ناریہ میں رکھیں اور نکال کر دیکھیں سیماب بالکل روغن ہوگا۔

عقد سیماب

دس گرام سیماب مصفی کو آب انسدہ مولیٰ میں اس ترکیب سے منعقد کرتے ہیں کہ جل جنتز میں رکھ کر حرارت بالواسطہ دیجائے۔

اس کی ایک دوسری ترکیب یہ ہے کہ نیلا تھو تھا میں بیس گرام نمک سنگ ساخہ گرام علیحدہ علیحدہ سنوف کر کے ایک کڑھائی میں نصف نمک اور نصف نیلا تھو تھا بچھا کر اس پر سیماب مصفی بیس گرام رکھا جائے اوپر سے باقی نیلا تھو تھا بچھا کر اس پر سیماب مصفی بیس گرام رکھا جائے اس کے اوپر ایک مٹی کا پیالہ بطور سرپوش ڈھانک دیں اور حرارت محبوسہ دیجائے لیکن آنچ ہلکی ہونی چاہئے۔ حرارت محبوسہ کو ہی بندی میں جل جنتز کہتے ہیں۔ جس میں جلد مدہ کا استعمال کیا جاتا ہے جس کی تفصیل گذشتہ اوراق میں درج کی جا چکی ہے۔

طریقہ عمل حرارت محبوسہ

کڑھائی میں سیماپ مصفی پیالے کے اندر بند کر دیں اور اس میں جلندہ لگانے کے بعد پہلے ایک گلاس پانی کڑھائی میں ڈالیں جب پانی نصف خشک ہو جائے تو نصف گلاس پانی اور ڈالیں اس طرح کم و بیش دو گھڑے پانی تقریباً پندرہ لیٹر پانی کو خشک کرتے رہیں پھر پیالے کو نکال کر جو منعقد ہو گا اس کے پہلے شورہ محلول میں جو اس طرح پر محلول ہو گا کہ شورہ قلمی دس گرام پانی دو سو پچاس ملی لیٹر خلیق کر کے دھویا جائے اور پھر پھٹکری کے محلول میں چوبیس گرام پھٹکری اور دو سو پچاس ملی لیٹر پانی میں کریں پھر شکر سرخ کے محلول جس میں بیس گرام شکر سرخ اور دوسری پچاس گرام پانی پھر خلیق کر کے دھولیں اور گولی بنا کر بیس یوم لعاب اسپنول میں رکھیں پھر نکال کر دودھ میں جوش دیں سیماپ منعقد ہو جاتا ہے اب اس میں سمیت باقی نہیں رہتی۔ دودھ بھینک دیں کیونکہ یہ زہریلا ہوتا ہے۔

اخراج سیماپ

کبھی سیماپ منکس کھالینے سے کسی اثرات رونما ہوتے ہیں ایسے موقع پر اس کا خارج بدن کرنا مناسب عمل ہے۔ جس کا طریقہ درج ذیل ہے۔

(۱) پیٹھ یا اس کا مربئی استعمال کریں۔

(۲) درخت جامن کی برگ نورشتہ کو ٹپلیں بیس گرام پانی ایک سو بیس ملی لیٹر میں ملا کر مریض کو پلائیں۔

(۳) لیموں کاغذی کے چے بطریق نورشتہ جامن برگ پلائیں۔

(۴) ہدایا اکوا کی کلزی کا کوئلہ ہموزن شکر کے ساتھ سفوف کر کے ۶ گرام کی مقدار میں صبح و شام کھلائیں۔

شکرف کے کیمیاوی اعمال

شکرف فارسی زبان کا لفظ ہے عربی زبان میں اس کو زخرف کہتے ہیں۔ قدرتی شکرف سونے اور چاندی کی کانوں سے برآمد ہوتا ہے۔ دراصل شکرف گندھک ہڑتال اور پارہ کا مرکب ہے جو قدرتی طور پر ترکیب پالیتا ہے لیکن مصنوعی طور پر بھی شکرف تیار کیا جاسکتا ہے یہ پرت دار سرخ رنگ کے وزنی ٹکڑوں میں دستیاب ہوتا ہے جس میں پارہ کی چمک دکھائی دیتی ہے شکرف جس قدر وزنی اور چمکدار ہوگا اسی قدر بہتر ہوگا اس میں دوسری اود یہ کو جذب کر لینے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس لئے اس سے مٹھا طبعی فوائد حاصل کئے جاتے ہیں کیفیت کے اعتبار سے حار یا بس ہے۔

تدبیر و تربیت

چھ گرام شکرف سنوف لیکر ایک لیٹر گائے کے دودھ میں ملا کر یہاں تک پکائیں کہ دودھ کھویا بن جائے پھر اس کی گولیاں تیار کر لجائیں۔

تدبیر و تربیت کی دوسری ترکیب یہ بھی ہے کہ ریوازی جو مسور کے کھیتوں میں مسور ہی کی طرح گول ہوتے ہیں پودے خود رو ہیں مذکورہ بیجوں کو شکرف کے ہموزن لیکر دونوں کو علیحدہ علیحدہ باریک سنوف کر لیں۔ اور محض آپس میں ملا کر سختی کر دینے سے مدد ہو جاتا ہے۔

شکرف پر تشویہ

بارہ گرام شکرف کو ۷۵ گرام روغن زرد میں اور ۲۵۰ گرام شہد میں رکھ کر لوہے کی کڑھائی میں بھی آگ پر بھوتا جائے جب یہ خشک ہو جائے دوبارہ شہد اور آگھی ملا کر بھونیں عموماً تین بار یہ عمل کرنے سے شکرف مٹھوئی ہو جاتا ہے۔

ترکیب دیگر

اس کو مٹھوئی کرنے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ پچیس گرام شکرف کو دھتورے

کے چوں میں پیٹ کر گوندھے ہوئے گیہوں کے آنے سے ملخوف کریں اور گرم رکھ میں دباویں جب آٹا سرخ ہو جائے نکال کر دھتورے کے پھل میں ڈال کر آٹا پیٹ کر پھر مشوی کریں۔

ترکیب دیگر

شکرف کو مشوی کرنے کی تیسری ترکیب یہ ہے کہ بارہ گرام شکرف لیکر لوہے کے برتن میں رکھ کر نیچے آگ جلائیں اور اوپر سے سبزہ ادرک تین کلو قطرہ قطرہ ڈالتے رہیں حتیٰ کہ تمام شجرہ جذب ہو جائے اس کے بعد اس کو سنوف کر لیں۔

تکلیس شکرف

دس گرام گل سورج مکھی سرخ کے شیرہ میں دس گرام شکرف کو سخت کر کے اس کے قرص بنالیں اور دو عدد گل سورج مکھی کے سرخ پھولوں میں رکھ کر ساٹھ گرام کچا سنوف اس میں پیٹ دیں اور محفوظ الہوا مقام پر اس کے چاروں طرف آگ دیں سرد ہونے پر نکال لیں حاصل شدہ سنوف کشتہ ہوتا ہے۔

ترکیب دیگر

شکرف کے کشتہ بنانے کی دوسری ترکیب یہ ہے ایک سو پچیس گرام برادہ کچلہ کو دو سو گرام شیر ہار میں گوندھ کر نقدہ بنالیا جائے اور اس نقدہ کے درمیان دس گرام شکرف کی ڈلی رکھ کر کوزہ گلی میں بند کر کے کپڑوتی کے بعد پانچ کلو ایلوں کی آنج دیں۔

ترکیب دیگر

شکرف کو کشتہ کرنے کی ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ ساٹھ گرام پھکری اور ساٹھ گرام جانتل ہیں کر کسی ٹھورے میں رکھیں اس کو کوزہ گلی میں بند کر کے گل حکمت کرنے کے بعد خشک کر لیں لیکن یہ سات بار گل حکمت کیا گیا ہو اور خشک کیا گیا ہو۔

پھٹکری اور چائفل کے ساتھ شگرف پچیس گرام ڈال کر گل حکمت میں بند کیا جائے ۲۵
کھو ایلوں کی آنچ دجائے سرد ہونے پر اس کو کھول کر شگرف کے سفید ٹکڑے اس میں
سے چن لئے جائیں۔

جوہر شگرف

شگرف کا جوہر پارہ معنی ہے۔ جو عمل تصعید سے حاصل ہوتا ہے۔ شگرف کو
پہلے لعاب گھیکوار میں کھل کر کریں اور قدرین یعنی آلہ تصعید (ذمر و جنتر) کے ذریعہ
مصاعد حاصل کریں۔ بعض اوقات شگرف کو پہلے لیموں کے رس میں خوب ملا لیا جاتا ہے
اور عمل تصعید سے اس کا جوہر حاصل کرتے ہیں۔

روغن شگرف

پارہ دس گرام شگرف ۲۵ گرام کو ساغھ گرام لہسن کے نغہہ میں کھل کر کے
گولیاں بنالیتے ہیں اور پتال جنتر کے ذریعہ اس کا روغن کشید کر لیا جاتا ہے۔ شگرف میں
روغن نہیں ہوتا اس لئے اغذے کی زردی اور لوہک ہاریک چیں کر لہسن کے ساتھ چیں
کر اس کا روغن حاصل ہو جاتا ہے۔

سنگھیا پر کیمیاوی اعمال

سنگھیا و ہندی میں مرگ موس فارسی اور سم الفار عربی زبان میں کہلاتا ہے۔ از
قسم جہریات ہے کانوں سے نکلتی ہے رنگت کے اعتبار سے اس کی چھ قسمیں بتائی گئی ہیں
لیکن عام طور پر بنفشی نیلگوں سیاہ اور سفید دستیاب ہوتی ہے۔ اس کی شناخت پھٹکری کے
مانند ہوتی ہے۔ جو کافی وزنی ہوتی ہے۔ اور اس کو بے مزہ بتایا جاتا ہے۔ مطلقاً سم الفار سے
سفید رنگ کی سنگھیا ہی مراد ہے۔

تدبیر و تربیت

پارہ گرام سنگھیا اور پارہ گرام طباشیر کبود قسم اعلیٰ ملا کر کم و بیش چار گھنٹہ کھل

کرنے سے یہ تربیت یافتہ ہو جاتی ہے اس کی تدبیر اس طرح کرتے ہیں ایک چٹیلی جو گہرے اور تنگ منہ کی ہو اس میں بارہ گرام رال سفید کا سفوف بچھا کر اس پر بارہ گرام سکھیا کی ذلی رکھ دیں اس کے اوپر بارہ گرام سفوف رال سفید مزید ذال کر فرش دلخاف بنا کر بوزن ۱۳۵ گرام روغن بید انجیر بھر دیں اور پھر برتن مذکور کے نیچے آگ جلائیں پیری کی ٹکڑی کی آٹھ ہو۔ ۳۵ منٹ آٹھ دینے کے بعد جو متوسط درجے کی ہوتی ہے۔ سکھیا موم کی طرح نرم ہو جائیگا۔

سکھیا مشوئی

۲۰ گرام سم الفار ۲۵ گرام حتم بید انجیر کے نغہ میں رکھ کر آہنی کر پتھے میں ذال کر نیچے خوب تیز آٹھ دیں حتیٰ کہ نغہ میں آگ لگ جائے اس کے بعد کر چھا آگ سے علیحدہ کر کے نغہ سے سم الفار علیحدہ کر لیں۔

ترکیب دیگر

اس کے مشوئی کرنے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ سم الفار، افیون زعفران ہر ایک بارہ گرام تینوں کو لیکر ۳۷۵ گرام آب پیاز کے ساتھ مل کر بنائیں اور تکیہ بنا کر ایک بڑی پیاز میں خلاء کر کے بھر دیں اور پیاز ہی کے ٹکڑے سے اس کو بند کر دیں اس کے بعد گھل سکت کر کے کم و بیش چار گھنٹہ کے لئے گرم رکھ یا بھو بھل میں دہاویں اس کے بعد اس کو نکال کر صاف کر لیں۔

سکھیا پر عمل تکلیس

بارہ گرام سم الفار ۲۵ گرام پھلکری کے سفوف میں رکھ کر بوتل میں بند کریں گھل سکت کر کے خشک کرنے کے بعد پانچ کو جنگلی ایلوں کی آٹھ دیں اس کا کشتہ تیار ہو جائیگا۔

ترکیب دیگر

سکھیا کا کشتہ تیار کرنے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ بارہ گرام سکھیا کو آب

افسردہ شلجم میں اس قدر پکایا جائے کہ سم الفار گھلتا ہو جائے پھر تقریباً ۱۵۰ گرام شلجم میں خلاء کر کے سم الفار اس طرح رکھیں کہ اس کے وسط میں خلاء رہے اور بالائی سوراخ کو شلجم کے ٹکڑے ہی سے بند کر دیں گل حکمت کر کے خشک کرنے کے بعد دس کلو ایلوں کی آج دیں۔

جوبہر سٹکھیا

بارہ گرام سم الفار لیکر ساٹھ گرام شیر مار میں تخلیق کریں اور اس میں ۲۵۰ دو سو پچاس ملی لیٹر شراب برانڈی ڈالتے رہیں اور جذب کراتے رہیں۔ اس کے بعد قرص بنالیں اور عمل تصعید سے دُمر و جنت کے طریقے پر اس کا جوبہر حاصل کریں۔

ترکیب دیگر

اسکی دوسری ترکیب یہ ہے کہ گلاب کے پودے کی سبز چپاں دو سو پچاس گرام اور بھنگ خشک دو سو پچاس گرام بطور فرش و لحاف بچھا کر سم الفار نیم کوب اس میں ڈال کر عمل تصعید سے اس کا جوبہر حاصل کریں۔

عرق سم الفار

چھ گرام سم الفار چھ گرام جواکھا نصف لیٹر آب مقطر میں ملا کر بلی آج پر مخلول کر گرم کریں حتیٰ کہ دونوں چیزیں پانی میں حل ہو جائیں پھر فلٹر جیسے سے اس کو چھان کر محفوظ کریں۔

ترکیب دیگر

بارہ گرام سم الفار ۲۵ گرام شورہ قلمی کے ساتھ کڑھائی میں ڈال کر اس کے اوپر ایک سو پچیس گرام روغن کنجد ڈالیں اور نیچے تیز آج دیں جب روغن کو آگ لگ جائے اور تیل جل کر شعلے بجھ جائیں تو اوپر سے نیچے شفاف سفید رنگ کا سم الفار جدا کر لیں اور اس کو ایک بڑی پیٹی، (صدف) میں بند کر دیں نمناک زمین میں دفن کر دیں رات بھر دفن رہنے کے بعد صبح کو نکال لیں صدف کے اندر مخلول سم الفار بصورت عرق ملیگا۔

اگر کچھ مجھ ہو جائے تو عرق علیحدہ کر کے پھر زمین میں دفن کریں نکالنے کے بعد تمام عرق ہوگا۔

روغن سم الفار

ایک کلو ہریل کا بالائی چھلکا جس سے ریشہ صاف کر لیا گیا ہو نیم کوب کر کے اس میں تازہ گرم سکھیاء کا صوف ملا کر روغن باندی کے ذریعہ پتل جنتر کے طریقے پر روغن کشید کر لیں۔

ترکیب دیگر

روغن سکھیاء حاصل کرنے کی دوسری ترکیب یہ ہے۔ بارہ گرام سکھیاء سفید کو جس کو زردی بیض مرغ میں کھل کر لیں اور گولیاں بقدر مضر بنالیں اس کے بعد بذریعہ پتل جنتر روغن کشید کر لیں۔

روغن سم الفار دراصل روغن سکھیاء نہیں ہوتا کیونکہ اس میں کوئی روغن نہیں دوسری ایسی چیزیں جن کے اندر روغن ہوتا ہے سم الفار کو شامل کر کے روغن حاصل کرتے ہیں ایسی صورت میں حاصل شدہ روغن کے اندر سم الفار کا جوہر شامل ہو جاتا ہے۔

ہڑتال پر اعمال کیمیاء

ہڑتال کو عربی زبان میں زرخ کہتے ہیں سکھیاء کی مانند یہ بھی معدن سے نکلتا ہے۔ جسکی متعدد قسمیں ہیں یعنی ان میں بعض زرد بعض سرخ سبزی مائل اور بعض سیاہ رنگ ہوتے ہیں اس کی ہر قسم التفصیل کہلاتی ہے لیکن ہڑ اور سیاہ کیاب ہیں۔ عام طور پر زرد رنگ کی ہڑ تالست ہے۔ جو سنہری چمکدار اور پرت دار ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو ہڑتال ورتی یا ہڑتال طبعی کہتے ہیں جو اودیہ سمیہ میں سے ہے اس کی مزاجی خصوصیت حار یا پس ہے۔

تدبیر و تربیت

دو فنکچر کھانیکا نمک ایک اس قدر بڑی ہانڈی لیں کہ اس میں پورا نمک آجائے اس ہانڈی میں نصف تک اتار کی چٹاں رکھ کر ابرک کے ایک ٹکڑے پر ہڑتال رکھ کر جو نیمکوب ہو بچھا دیں اوپر سے ابرک کا دوسرا ٹکڑا رکھ کر اتار کے چٹوں سے ہانڈی اوپر تک بھر دیں اس پر سرپوش رکھ کر اس کے کناروں کو گھلی حکمت سے بند کر دیں اور نصف گھنٹہ اوسط درجے کی آج دیں اس کے بعد سرد ہونے پر نکال کر محفوظ کر لیں۔

تشوہ ہڑتال

حسب ضرورت ہڑتال طبعی کسی ظرف گلی میں ڈال کر کسی سرپوش سے نچھنے کے بعد گھلی حکمت کریں اور سرپوش کے دست میں ایک سوراخ کر دیں پھر آج دیجائے جب تک سرپوش پر بنائے گئے سوراخ سے دھواں نکلتا رہے آج جاری رکھیں جب کہ دھواں سفید معلوم ہو سوراخ بند کر دیں اور آج بھی موقوف کر دیجائے سرد ہونے پر کھول کر سفوف کریں عمل تشوہ ایک طرح کی تدبیر بھی ہے کیونکہ اس طرح اس کی مضرت کا پہلو دور ہو جاتا ہے۔

ہڑتال پر عمل تکلیس

۲۵ گرام ہڑتال طبعی ۱۲۵ گرام شیر مدار میں خنق کریں اور قرص بنالیں اور رینڈی نرم اور سرخ پتے میں پیٹ کر پھیل کے چٹوں کی ایک کلو راکھ میں رکھ کر کسی مٹی کے ظرف میں تین گھنٹہ تک اوسط درجے کی آج دیں سرد ہونے پر معکس ہڑتال اس سے جدا کر لیں۔

ترکیب دیگر

ہڑتال کو معکس کرنے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ بارہ گرام ہڑتال کو خار خشک تازہ مع برگ دھار کے تھدہ میں رکھ کر گھلی حکمت کوڑہ گلی میں کر کے خشک کرنے کے بعد جنگلی ایلوں کی آج دیجائے۔

ترکیب دیگر

اس کا تیسرا طریقہ ہے کہ بارہ گرام ہڑتال کو ساٹھ گرام شیر مدار میں خلیق کر کے قرص بنالیں اور پچاس گرام بھنگ کے پتوں کے نقدہ میں رکھ کر تین مرتبہ اس پر کبرونی کر کے دو خانگی اُپے میں رکھ کر آٹھ دیکھائے کشتہ تیار ہو جائیگا۔

جوہر ہڑتال طبعی

اس کا جوہر حاصل کرنے کے لئے بارہ گرام ہڑتال طبعی ۲۵ گرام نیم کے پتوں کے آب افسردہ میں ارو شہد خالص دو سو گرام میں اس قدر کھل کر یں کہ ۲۵ گرام محلول خشک ہو جائے پھر اس کو مائل الرقبہ کے لمبی گردن والی شیشوں میں عمل بتایا جا چکا ہے ان دونوں شیشوں کو ربر کی ٹکلی کے ذریعہ باہم واصل کر دیا جاتا ہے دوا دلی بوس آگ پر اور دوسری بوس پانی میں رکھتے ہیں اس میں ہلکی آٹھ آکر دائرہ ہاتھ کی ہو تو زیادہ بہتر ہے ورنہ ہلکے کوٹوں کی آٹھ سے بھی کام لے سکتے ہیں۔ حاصل شدہ جوہر سیاہی مائل ہوتا ہے۔

مائل الرقبہ

شیشے کی ساخت کا مخصوص برتن ہوتا ہے جس میں دوا بھر دی جاتی ہے اس کو اصطلاح جدید میں ربارڈ کہتے ہیں۔

روغن ہڑتال

بارہ گرام ہڑتال طبعی کو دس عدد مغز ختم بید انجیر کے ساتھ تین گھنٹہ خلیق کریں اور پتال جنت سے روغن کشید کر لیں۔

طریقہ دیگر

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہڑتال کے ہموزن بارود ملا کر خلیق کریں اس کو ایک چھوٹی گھڑیا میں ڈال کر آٹھ دیں آٹھ کو اس قدر تیز کریں کہ بارود جل جائے اس کے بعد ہڑتال موم کی مانند نرم ہو جائیگا اس کو کسی مرطوب مقام پر دفن کر دیں تو یہ سیال ہو جاتا ہے اس سیال کو عمل تقطیر سے روغن بنالیتے ہیں۔

رسکپور کے کیمیاوی اعمال

رسکپور کی بھاری وزنی قلمی ڈالیاں ہوتی ہیں جس کا ذائقہ تیز کیلا ہوتا ہے۔ گرم پانی میں حل پذیر ہے پارہ نمک اور گندھک کا مرکب ہے۔ لیکن اس کی ترکیب میں پارہ کی زیادتی ہوتی ہے عموماً مصنوعی ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ یہ معدنی بھی ہو۔ جس کا ترکیب تیاری گذشتہ صفحات میں گذر چکی ہے۔

رسکپور کی تدبیر و تربیت

دو گرام رسکپور کو دو سو ملی لیٹر دودھ میں حل کر کے خشک کر لیا جائے۔

تشوہ

ایک کلو شیر مدار آٹھ گرام رسکپور کی ثابت ڈالیاں ڈال کر اس قدر بجلی آج پڑ جائے کہ تمام شیر مدار خشک ہو کر اس میں جذب ہو جائے۔

تکلیس رسکپور

بارہ گرام رسکپور مٹل کے کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر نصف کلو شیر مدار میں ڈال کر بجلی آج پڑ شیر مدار جذب کر انہیں پھر رسکپور نکال کر نصف لیٹر عرق لیموں کے ساتھ کھول کریں جب تمام عرق جذب ہو جائے تو اس کی بقدر منر گولیاں بنائیں اور سایہ دار جگہ میں خشک کر کے کوزہ گل میں بند کریں گل حکمت کریں اور خشک کریں اس کے بعد دو کلو جنگلی ایلوں کی اس میں آج دیں مکس تیار ہو جائیگا۔

جوہر رسکپور

بارہ گرام سنیدور کے فرش و خلاف میں ۲۵ گرام رسکپور ڈال کر عمل تصعید سے جوہر حاصل کیا جائے بعض لوگ اس کو شراب یا ایٹکول میں حل کر کے قرص تیار کرنے کے بعد خشک کر کے عمل تصعید سے جوہر حاصل کرتے ہیں۔

دار چکنہ پر کیمیاوی اعمال

رسکھار کی مانند وزنی سفید رنگ کی نکلیاں ہوتی ہیں یہ پارہ اور نکلیا کا مرکب ہے ترکیب خاص سے تیار کر لیتے ہیں جس کا تذکرہ گذشتہ صفحات میں ہو چکا ہے یہ معدنی بھی ہوتا ہے لیکن عموماً مصنوعی طریقے پر تیار شدہ دستیاب ہوتا ہے۔ ایک آسان ترکیب دار چکنہ کی تیاری کی یہ ہے کہ نو حصہ پارہ اور سات حصہ نکلیا باہم ملتی کریں اور شیشے کے برتن مائل الرقبہ کے ذریعہ تصعید کیا جائے۔

تدبیر تشویہ اور تصعید یعنی جوہر

کے تمام طریقے رسکھار کی مانند ہی کئے جاتے ہیں۔

عمل تکلیس

مغز حب السلاطین یعنی جمال کوئہ لبسن مقشر بلادور ہر ایک چالیس گرام شیر مدار میں چسکر نقدہ بنالیں اور اس نقدہ میں بارہ گرام دار چکنہ رکھ کر کوزہ گل میں بند کر کے گل حکمت کریں اور خشک کر لیں اس کے بعد بیس کلو ایلوں کی آنچ دیں سرد ہونے پر مزید دس کلو ایلوں کی آنچ دیجائے۔ ٹھنڈا ہونے کے بعد راکھ وغیرہ سے صاف کر کے کوزہ گل کھولیں اور مکلس دار چکنہ محفوظ کر لیں۔

انفاس اور اس کے کیمیاوی عملیات

انفاس

نوشادور، شورہ قلمی، پھنگری، کانور ایسی چیزیں جن کو موصل بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ موالیدہ ثلاثہ کے ضمن میں اس بات کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ اجساد کو بروااست اچھی طرح متاثر نہیں کیا جاسکتا ہے جب تک کہ انفاس کو واسطہ کے طور پر نہ شامل کیا جائے۔ انفاس اپنی فطری شکل میں اتصال کا کام زیادہ اچھا نہیں دیتا اس لئے ان میں کیمیاوی

عملیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ خود ان کو اپنے اثر و فائدہ کی غرض سے ان پر کیمیائی عملیات کی چند ضرورت نہیں ہوتی عملیات کے زیر اثر ان کا فائدہ زیادہ ہو جاتا ہے اور یہ ذود اثر بھی ہو جاتی ہیں نوشادر، پھٹکری، شورہ، کافور جیسی چیزیں انھاس میں شمار کی جاتی ہیں۔

نوشادر کے کیمیائی عملیات

جدید کیمیائی اصطلاح میں یہ ایمونیا کہلاتا ہے اس کا دوسرا نام عتاب بھی ہے عربی زبان میں اس کو ملع کہتے ہیں ایمونیا کا فارملا۔ $\text{NH}_4 \text{CL}$ یا امونیم کلورائیڈ ہے۔ جو ایک طرح کا سفید مخمد شدہ نمک ہے پانی میں حل ہو جاتا ہے اس کی معدنی، آبی، اور مصنوعی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ کیفیت مزاجی حار یا بس ہے معدنی گرم ممالک کے بعض معدن سے دستیاب ہوتا ہے۔

آبی: بعض قدرتی چشموں اور آبشاروں میں پانی کے ہمراہ ملا ہوا ملایا جاتا ہے۔

مصنوعی: عموماً دستیاب ہوتا ہے جو ایمونیا گیس سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور یہ گیس حیوانی مواد فضلات بول و براز کے سڑنے لگنے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یا بعض جمادات میں بھی پائی جاتی ہے جس کو حرارت کے ذریعہ جدا کر لیا جاتا ہے پھر اس کو تیزاب نمک کے ساتھ ملا کر نمک بنا لیتے ہیں۔

عملی: طریقہ یہ ہے کہ حیوانی مواد مثلاً سیٹنگ کھر چڑا اور فضلات بول و براز وغیرہ کو پہلے سڑا کھا لیتے ہیں اس میں سوڈا کاسٹک یا چوڑا آب نار سیدہ ملا کر حرارت دیتے ہیں۔ اس طرح ایمونیا گیس بنتی ہے۔ جو اپنی تیزبو سے پہچانی جاتی ہے۔ اس کو پائپ کے ذریعہ پانی میں گزار دیتے ہیں کیونکہ یہ پانی میں حل ہو جاتی ہے پھر اس محلول کو نمک کے تیزاب میں ملا دیتے ہیں اس طرح ایمونیا گیس جو کھاری چیز ہے تیزاب سے ملکر نمک بن جاتی ہے۔ عمل تبخیر سے خشک کر کے نوشادر باقی رہ جاتا ہے۔

پتھر کے کونے اور بعض مقامات کی مٹی میں بھی یہ گیس ہوتی ہے چنانچہ

پنجاب میں ایک مخصوص مٹی ہے جس سے نوشادر تیار کیا جاتا ہے۔ یورپ میں پتھر کے کوکے سے نوشادر تیار کرتے ہیں۔

تدبیر و تربیت

نوشادر کا ایک ٹکڑا بوزن ۲۵ گرام گندھک کا سفوف تیس گرام روغنی سر شرف نصف کلو بلیکے آنچ پر نوشادر کو تیل میں گرا کر جب اچھی طرح گرم ہو جائے تو آہنی چینی سے نکال کر پھر اس پر گندھک کا سفوف چھڑکا جائیگا اس میں سے کچھ گندھک پکھل کر نوشادر میں جذب ہو جاتی ہے باقی ماندہ ایک کر لیں اور دوبارہ پھر یہی عمل کریں تکرار عمل سے گندھک اس میں جذب ہو جاتی ہے پھر اس کو ایک موٹے کپڑے میں ملفوف کر کے بادن دستہ سے سفوف کر لیں اور سات سو پچاس ملی لیٹر پانی میں حل کریں اس محلول کو کپڑے سے چھان کر ایک شیشی یا چینی کے ظرف میں ڈال کر منہ پر کپڑا باندھ کر کھلی جگہ پر رکھ دیں تاکہ پانی خود بخود خشک ہو جائے اس طرح گول ٹکیوں کی صورت میں مدہر نوشادر حاصل ہوتا ہے جو اپنے اثرات کے اعتبار سے قوی ہوتا ہے اس میں مضرت کا پہلو کم تر ہوتا ہے۔

جوہر نوشادر

نوے گرام نوشادر ساٹھ گرام نمک لاہوری باہم تعلق کر کے اس پر عمل تصعید کیا جائے جس میں دس کلو پیری کی ٹکڑی کی بلیکے آنچ دیں۔ ڈمرو جنتر کی بالائی بانڈی کو آب کافور کے محلول سے سرد کریں مصاعد جوہر نوشادر ہوگا۔

عرق نوشادر، نوشادر سیال

ایک مٹی کے ظرف میں ۲۵۰ دو سو پچاس گرام مدار کے چوں کا فرش دیکر ساٹھ گرام نوشادر کا سفوف رکھ کر اس کے اوپر بھی مدار کے چوں کو ڈھک کر بذریعہ پتال جنتر عرق کشید کریں۔

روغن نوشادر

ساتھ گرام نمک سیاہ جیس کر اس میں آنا شامل کر کے دو قرص بنائے جائیں اور دونوں قرصوں کے درمیان بارہ گرام نوشادر کی ڈلی رکھ دیں قرص کے کنارے باہم ملا کر آہنی کنڑھائی میں رکھیں اور ایک گھنٹہ اوسط درجے کی آگ دیں پھر نوشادر کو پیس کر ایک ایسی شیشی میں جس میں شیشے کی ہی ڈاٹ ہو لگا کر گھل حکمت کر کے نمناک زمین میں دفن کر دیں جو ایک ہفتہ تک دفن رہے جب اس کو زمین سے نکال کر گھل حکمت کھول کر ڈاٹ شیشے کی جہا کر کے دیکھیں گے تو یہ سیال روغن ہوگا۔

شورہ پر کیمیاوی عملیات

شورہ ایک تیز کیمیاوی مادہ ہے جو شورہ مشینوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ پرانی دیوار کی بونی جو مینوں کے درمیانی حصہ میں بھری رگت میں خاکستر سرخی مائل ہوتی ہے یا قدیم مکان کے کھنڈ رات کی مٹی اس مٹی کو پانی میں گھول کر نضار لیتے ہیں اور پھر اس نحرے ہوئے پانی میں عمل تبخیر پیدا کر کے پانی کو بھاپ کی شکل میں اُڑا دیتے ہیں باقی شدہ تہہ نشین مادہ دانہ دار سنوف کی شکل میں حاصل ہوتا ہے یہی شورہ کہلاتا ہے اس کو پانی میں پھر گھولتے ہیں اور دوبارہ عمل تبخیر کرتے ہیں جس کے بعد یہ قلمی براق شکل اختیار کر لیتا ہے شورہ حرارت پا کر پگھل جانے کی خصوصیت رکھتا ہے اور نیم فراری ہونے کی وجہ سے اس کا کچھ حصہ ضائع بھی ہو جاتا ہے۔ شورہ آگ میں ڈالنے سے چنگاری پیدا کرتا ہے۔

تدبیر و تربیت

۱۲۵ گرام شورہ قلمی کو ایک لیٹر آب درخت کیلا میں ملا کر مٹی کی ہانڈی میں رکھ کر اس کا منہ بند کر کے اس قدر پکائیں کہ مائیت خشک ہو جائے اس کے بعد اس سنوف کو محفوظ کر لیں اس عمل سے اس کی حدت اور تیزی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

جوہر شورہ

ایک کلو قلمی شورہ لیکر ایک کلو سفید چھبیلی یا پیمین سفید کا سنوف شامل

کر کے دو لیٹر پانی ملا کر عمل تبخیر سے اسکو عقد یا منجمد کریں اور پھر عمل تصعید سے جوہر حاصل کر لیں۔ اس جوہر میں لطافت زیادہ ہوتی ہے۔

پھٹکری پر اعمال کیمیاویہ

پھٹکری کو فارسی میں زاج عربی میں شب یمانی اور جدید چیتھی یا علم الکیمیاء کی زبان میں اہلم کہا جاتا ہے۔ یہ معدنیات کی قسم سے ہے۔ جو نرم سفید بلور سرخ سبز سیاہ اور گلابی رنگ کی ہوتی ہے لیکن عموماً سفید اور گلابی دو ہی رنگ کی دستیاب ہے۔ طبیعت کے اعتبار سے حار یا بس ہے۔

تدبیر و تربیت

پھٹکری کو ہوزن قد سفید کے ساتھ اچھی طرح خنق کریں۔ پھٹکری کو آگ میں ڈال کر خشک کریں۔

تشو یہ شب یمانی

کسی مٹی کے برتن میں پھٹکری کو چار سو درجہ فارن ہائٹ کی حرارت پر رکھا جائے وہ پہلے پگھلتی ہے پھر رطوبت خشک ہو کر سفید ہو جاتی ہے اسکو پھٹکری خشک بھی کہتے ہیں۔

تکلیس

ساتھ گرام پھٹکری شیر مدار میں تین گھنٹہ تک کھل کریں اس کے بعد اس کے اقراص بنائے جائیں اور دو مٹی کے سکوروں میں بند کر کے گھل حکمت کریں خشک کرنے کے بعد اس پر چھ گلو آپلوں کی آنچ دیجائے پھر سرد ہونے پر اس کو نکال لیں اور بارہ گرام سیماب اضافہ کر کے شیر مدار میں پھر خنق کریں اور تیسری بار بغیر سیماب کے شیر مدار میں کھل کریں پھٹکری کا کشتہ تیار ہو جائیگا۔

روغن پھٹکری

ساتھ گرام پھٹکری نیم کوب کر کے آتش شیشی میں ڈال کر اور انسان کے بال کتر کر نیچے اوپر فرش لحاف دیکر شیشی کو مکمل بھر دیں اور تپل جنتر کے طریقے پر روغن کشید کریں۔

روح پھٹکری

حسب ضرورت پھٹکری لیکر عمل تثنویہ سے اس کو سرخ کر لیں پھر خلق کر کے وزن سے نصف پختہ اینٹ کا چورہ ملا کر مائل الرقبہ، یعنی ذمرد جنتر کے ذریعہ بجلی آج پر عمل تقطیر کیا جائے قابلہ یعنی معصرہ کافی بڑا ہونا چاہئے ورنہ گیس بھر کر پھٹ جائیگا آگ جلانے کے تین گھنٹہ بعد قاطر پکے لگتا ہے اس کے بعد آج تیز کر دیجائے اور چوبیس گھنٹہ اسی طرح رہنے دیں پھر سرد ہونے کے بعد قاطر کو ٹانکر حمام بخاریہ پر دوبارہ تقطیر کریں تو لطیف اور سفید سیال حاصل ہو گا اسی کو روح پھٹکری کہتے ہیں۔

کافور پر اعمال کیسایہ

آتش غیر فراری سفید رنگ بوتیز خوشکوار ہلکے وزن کے ٹکرے ہوتے ہیں۔ کافور پانی میں حل پزیر نہیں لیکن روغن اور اسپرٹ میں حل ہو جاتا ہے۔ اور دوجہ دار کی طرح کے درخت سے گوند یا رال کی طرح تراوش پا کر منجمد ہو جاتا ہے اس کے درخت جزائر فارموسی جنوب مشرق ایشیائی ممالک میں پائے جاتے ہیں چینی میں کافور کی کٹڑی منجمد کر کے بھی کافور بنایا جاتا ہے۔ اگر شیشے کے ظرف میں رکھ کر حرارت پہچائیں تو یہ پکھل جاتا ہے۔

سفوف کافور

بارہ گرام کافور بارہ ملی لیٹر براڈی یا اسپرٹ میں خلق کریں حتیٰ کہ یہ خشک ہو جائے اس کو دہر کرنے کا بھی یہی طریقہ ہے۔

تصحید

بارہ گرام کافور بارہ ملی لیٹر براڈی یا اسپرٹ میں خلق کر کے قدردین کے ذریعہ

حمام سراجیہ پر عمل تصعید کریں۔ مصاعد سفید رنگ کا باریک سنوف ہوگا۔

روغن کا فور

ایک حصہ کانفور کو دو حصہ کسی مٹی کے ساتھ چس کر پانی میں گوند کر شیافات بنائے جائیں اور بذریعہ قرع انہی تقطیر کیا جائے قاطر میں نیچے پانی اوپر روغن ہوگا۔ اسی طرح کانفور کو حسب ضرورت لیکر شراب میں حل کریں شراب کے ہموزن پانی شامل کر کے پھر عمل تقطیر کریں شراب جب اپنے وزن کے مطابق تقطیر ہو جائے تو قرع میں پانی اور روغن رہ جاتی ہے سپرینٹ فنل Separating Funnel سے روغن کو جدا کر لیں۔

اجساد پر کیمیائی عملیات

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، جسد کے معنی اجساد جمع کے ہیں یہ وہ دھاتیں ہیں جو حرارت کے اثر سے پگھل جاتی ہیں اور سردی پا کر سکتز جاتی ہیں انسانی جسم مختلف عناصر کا مجموعہ ہے جن کی کئی ویشی سے انسانی ساخت میں تعمیر و تخریب ہوتی ہے اسی نقصان کی صفائی کے لئے ایسے اجزاء کو جسم حیوانی میں پہنچانا ضروری ہوتا ہے سو روٹی طور پر یہ عناصر اجزاء حیوانی کی ساخت میں داخل ہیں مثلاً فولاد کی کمی کی وجہ سے ہڈی کے اندر گودے کی کمی ہیشی کیلا، اتار اور سیب سے پوری کی جاسکتی ہے لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ معدنی اجزاء عنصری برادر است جسم میں پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن کو اپنی طبیعت میں جسم کے اندر پہنچانا دشوار عمل ہے کیونکہ اپنی اصلی حالت میں یہ اس قائل نہیں ہوتے کہ داخل جسم ہو کر انکا انجذاب ہو سکے اور ایک جسم کے اندر کار آمد ثابت ہو لو ہے کو اپنی طبیعت میں جسم کے اندر ہرگز نہیں پہنچایا جاسکتا ہے ایسی اسے معدنیات کی طبیعت شکل کیمیائی اعمال کے ذریعہ تبدیل کر کے ان کو قائل انجذاب بنانے کی کوشش کی جاتی ہے جس کے بعد میدان عمل میں ان سے خاطر خواہ فائدہ پہنچتا ہے کبھی ان کے اندر کیمیائی عملیات کے جوہر خاص حاصل کرتے ہیں جو دوا کا کام کرتی ہیں اور ایسے معدنیات کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔ اس طرح تمام معدنیات اس وقت تک قائل انجذاب نہیں

ہو سکتے جب تک تراکیب خاص سے ان برکیہادی اعمال کر کے قابل انجذاب نہ بنادیا جائے کبھی اندرونی رطوبات جسمانی تراوش پا کر بھی کیہادی تبدیلی پیدا کر کے ان کو قابل انجذاب بنا دیتی ہیں۔ سونے چاندی کے اوراق تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ جسم میں داخل ہونے کے بعد جذب نہیں ہوتے جس کا مشاہدہ خارج شدہ براز میں کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ امراض کے علاج میں نتیجہ کے اعتبار سے یہ چیزیں کم و بیش اپنے اثرات ضرور رکھتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جن ادویہ کے ساتھ یہ ملائے جاتے ہیں ان کے کیہادی تغیرات ان کو قابل انجذاب بنا دیتے ہیں۔

تمام ذوی الاجساد پر اگرچہ مختلف کیہادی اعمال کئے جاتے ہیں لیکن زیادہ تر ان کو تکلیس ہی کرتے ہیں۔ تکلیس میں بنیادی طور پر دو طرح کی تبدیلیاں ہوا کرتی ہیں دراصل نضاء میں مختلف قسم کی گیسیں پائی جاتی ہیں ان میں دو گیسیں ایسی ہیں جو ذوی الاجساد مادہ کو مکلس کر دیتی ہیں۔

(۱) آکسیجن (۲) کاربن ڈائی آکسائیڈ

یہ دونوں گیسیں دھاتوں کے اندر نفوذ کر جاتی ہیں۔ اور ان کے جوہر کلس یا اجزاء ہلکے کو منتشر کر دیتی ہیں اس طرح ان کا باہمی اتصال کمزور ہو جاتا ہے۔ اور دھات کی سختی نرمی میں تبدیل ہو جاتی ہے جو اس عمل کے بعد جسم کی رطوبات میں حل ہو جانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اصطلاح کیہاد میں آکسیجن کے ذریعہ بننے والے عام مکلسات یا آکسائیڈ کہلاتے ہیں۔ اور خان یعنی کاربن کے عمل سے بننے والی ایسی ہی مولو ادویہ کی کیفیت و صورت کاربوائس کہلاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے بعض اوقات بوٹیوں کے رس میں خلق کئے جاتے ہیں یا دھاتوں کو بجالایا جاتا ہے یہ سب اس وجہ سے ہوتا ہے۔ کہ ان بوٹیوں میں دھات کو شامل کر کے بوٹیوں کے اندر موجود آکسیجن یا دھان محفوظ ہوتی ہے اور حرارت پا کر ان کا نفوذ مکمل ہو جاتا ہے۔ اور کسی دھات کا مکلس بعض اوقات صرف ایک ہی بار آنچ دینے پر تیار ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اس عمل کو بار بار بھی کرنا پڑتا ہے اس کے بعد دھاتوں کی تکلیس مکمل ہوتی ہے۔

عمل تکلیس کے لئے زیادہ تر حرارت کا ہی استعمال ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں بہت سے کشتہ بغیر حرارت کے ترکیب خاص سے بھی تیار ہوتے ہیں ایسی صورت میں تریاق فاروق یا تیزاب فاروق سے بھی کام لیتے ہیں تیزاب فاروق دو تین تیزابوں کا مرکب ہے جس کی ترکیب میں تیزاب گندھک تیزاب نمک اور تیزاب شورہ شامل ہو کر ایک مرکب تیزاب تیار کیا جاتا ہے جس کو تیزاب فاروق یا اچکارے جیا کہتے ہیں۔ اس کی مدد سے زیادہ تر وہ خالی کشتے تیار ہوتے ہیں جو کار بن ڈائی اکسائیڈ کے عمل کے بعد ہوتے ہیں اور ان کا رنگ قدرے پیلا سرخی مائل زرد ہوتا ہے لیکن آکسیجن کے عمل سے جو کشتے تیار ہوتے ہیں وہ سفید رنگ کے ہوتے ہیں جن میں کسی قدر شفافیت ہوتی ہے۔

دھاتوں کے تصفیہ کا عام اصول

کسی کیمیائی عمل سے پہلے دھاتوں کو غیر ضروری آمیزشوں سے مصفی کرنا بھی ضروری امر ہے اور تمام دھاتوں کو صاف کرنے کا عمومی طریقہ درج ذیل ہے جو دھاتیں اوسط درجے کی حرارت پر پگھل جاتی ہیں مثلاً قلعی سیسہ چاندی سونا وغیرہ ان کو پگھلا کر اور جو دھاتیں سخت ہیں اور زیادہ حرارت انکو پگھلانے کے لئے درکار ہوتی ہیں ان کے پتروں کو آگ میں جلا کر سرخ کر کے بالترتیب حسب ہدایت درج ذیل چیزوں پر بھجایا جاتا ہے۔ مثلاً روغن کنجد تین تین بار دہی میں تین بار بول مادہ گاؤ میں تین بار جو شانہ کلونچی میں تین بار جو شانہ حب القلقل میں تین بار بھجاؤ دیتے ہیں۔

پگھلی ہوئی دھاتوں کو بھانے میں احتیاط بھی ضروری ہے کہ جس برتن میں بھائیں اس کا منہ تنگ اور چھوٹا ہو اس کے علاوہ چند دھاتوں کا تصفیہ مختلف جداگانہ طریقے پر بھی کرتے ہیں کہ جو محلول ان کے بھجاؤ دینے کے لئے بحرین کے تجویز کردہ ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر وہ اس مخصوص دھات پر اعمال کیمیا کے زیر تحت بتایا جائیگا۔

طلاء یعنی سونے پر اعمال کیمیا

سونے کو عربی زبان میں ذهب اور فارسی زبان میں طلا کہتے ہیں اس کو فارسی میں زر بھی کہتے ہیں اور انگریزی میں گولڈ کہلاتا ہے۔ اس کی کیفیت معتدل مائل پہ

حرارت ہے معدن سے مخصوص شکل و صورت کی دھانگی شکل میں دستیاب ہوتا ہے اس کو مصفی کر کے جو پگھلانے کے بعد ہوتا ہے چھوٹی اینٹوں باچورے کی صورت میں بنا لیتے ہیں خالص سونے میں ناقص اور مضراثرات بہت کم ہوتے ہیں اس لئے اس میں تصفیہ کی ضرورت چنداں نہیں ہوتی ثقل اضافی Specific Gravity کے اعتبار سے پلانٹیم کے علاوہ سب دھاتوں سے وزنی ہوتا ہے اور اس کے اندر گرمی یا پگھلنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ نہایت براق زرد رنگ دیدہ زیب ہوتا ہے۔

سونے پر تدبیری عمل

سوالیہ روح گلاب میں ۲۵ گرام سونے کے پترے یا ورق ملا کر اس قدر خنقی کریں کہ گلاب کی روح خشک ہو کر اس میں جذب ہو جائے یہ سنوف کی شکل اختیار کر لے گلاب کے اثر سے سونے کے اندر قوت الجذاب یہ پیدا ہوتی ہے۔

عمل تکلیس

بارہ گرام سونے کا برہ ۱۲۵ ملی لیٹر عرق گلاب دو آتھ میں اس قدر خنقی کریں کہ عرق جذب ہو کر یہ خشک ہو جائے اس کی بعد اس کو تکیہ کی صورت میں بنا کر مٹی کے سکورے میں رکھ کر دوسرے سکورے سے بند کر کے گل حکمت کے بعد خشک کر لیں اور دس کلو ایلوں کی آنچ دیں اس عمل کو چندہ مرتبہ کرنے سے کشتہ یا منکس طلاء برنگ سفید تیار ہو جائیگا۔

ترکیب دیگر

اسکے منکس کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ ۱۲۵ گرام بنگہ پان کے آب انسدہ میں بارہ گرام سونے کے ورق خنقی کریں اور اس کے قرص بنائے جائیں اس کے بعد ڈھائی سو گرام بنگہ پان کے تھدہ میں رکھ کر گل حکمت کے بعد خشک کر کے دیں جس کو ایلوں کی آنچ دیں منکس ہو جائیگا۔

شناخت منکس طلاء

سونے کے معکس کو آب لیوں میں کھل کریں اگر یہ سرخ رنگ اختیار کر لے تو یہ سونے کا کثہ ہے۔

جوہر طلاء

بارہ گرام برادہ طلاء ۲۵ گرام پارہ دونوں کو ملا کر خوب خنق کریں کہ یکساں سنوف ہو جائے پھر اس میں بارہ گرام نوشادر کا اضافہ کریں اور معمولی طریقے پر چار گھنٹہ عمل تصعید کریں عمل کے پورا ہونے کے بعد آگ تصعید کو کھول کر دیکھیں جو کچھ جوہر بالائی برتن میں جمع ہو جائے اس کو وزن کریں مجموعی وزن سے جس قدر کم ہو جائے پارہ ملا کر پھر عمل تصعید کریں یہاں تک کہ پارہ سنوف جوہر بن کر بالائی برتن میں اکٹھا ہو جائے یہی اس کا جوہر ہو گا۔

تحلیل طلاء

شورہ اور نمک کا تیزاب اور گندھک کا تیزاب یعنی تیزاب فاروق جس کو اچھوڑے جیا کہتے ہیں ایک بڑی بوتل میں ڈالکر ۵ گرام سوتا اسی کے اندر ڈال دیں کچھ دیر بعد سونے کی ڈلی تیزاب میں حل ہو جائیگی اس میں ڈھائی ملی لیٹر آب مقطر ڈال دیں دراصل اصطلاح کیمیاء میں یہی محلول ماء الذهب کہلاتا ہے جو مختلف دھاتوں میں سونے کا پانی چڑھانے کے کام آتا ہے۔ اور بعض مواقع پر طبی علاج میں بھی اس سے کام لیتے ہیں لیکن زیادہ تر طبی اصطلاح میں جس کا معالجاتی استعمال داخلی طور پر ہوتا ہے وہ سونے کو آگ میں تپا کر آب مقطر یا عرق گلاب میں بجا کر محفوظ کر لیا جاتا ہے یہ سونے کا بجھا ہوا پانی ہے۔

تحلیل طلاء کی دوسری صورت

اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ چھ گرام ورق طلاء چھ ملی لیٹر آب لیوں کاغذی یا سرکہ مقطر میں خنق کریں ہلکی آنچ پر اس کی رطوبت خشک کر بجائے عمل کے ٹکڑا سے ورق طلاء غلیظ محلول میں تبدیل ہو جاتے ہیں ہر اگلوس اس طریقہ پر تحلیل شدہ سونے کو ردغن طلاء کہتا ہے۔ اگرچہ ترکیبی اعتبار سے یہ بھی ماء الذهب ہی ہے۔

چاندی، فضہ

چاندی کو عربی زبان میں نقرہ یا فضہ اور فارسی میں سیم انگریزی میں سلور کہا جاتا ہے۔ معدنیات کی قسم سے ہے قدیم کیماہر گرمندھک اور پارہ کے ہموزن مرکب کو چاندی کہتے ہیں ثقل اضافی کے اعتبار سے سونے سے کم تر ہے لیکن اس میں پھیلنے اور دباؤ سے بڑھ جانے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ کیفیت کے اعتبار سے اس کی مزاجی خصوصیت بارہ رطب ہے۔

چاندی پر عمل تصفیہ

برگ گند ۲۵ گرام پانی ۲۵۰ ملی لیٹر میں عین کر بارہ گرام چاندی کو تیار کر مذکورہ محلول میں بھالیتے ہیں اس کا تصفیہ ہو جاتا ہے۔

تدبیر و تربیت

ورق نقرہ مباشرت سے گلودانہ نعل خورد تمام چیزوں کو ملا کر عرق گلاب میں خلق کرتے ہیں اس کا منوف مدبر اور تربیت یافتہ ہو جاتا ہے۔

تکلیس فضہ

بارہ گرام چاندی کے پتروں کو آگ پر تپا کر آب اتار ترش میں بھائیں اس عمل کو کم و بیش اکیس بار کریں اس کے بعد ڈھائی سو گرام برگ اتار ترش کے نقدہ میں رکھ کر کوزہ گلی میں بند کر کے گل حکمت کرنے اور خشک کرنے کے بعد دس کلو ایلو کی آٹھ دیں مکس چاندی تیار ہو جائے گا۔ صرف اتار ترش کے چوں کے نقدہ میں بند کر کے دس کلو ایلو کی آٹھ سے بھی تیار ہو جاتا ہے۔

چاندی کا کشتہ ترکیب دیگر

اس کے کشتہ کرنے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ ہڑتال طبعی بجی کھار دونوں کو سنوف کر کے ایک کوری مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر ہانڈی کا منہ بند کر کے چھوڑ دیں ایک ہفتہ کے بعد ہانڈی کے باہر کافی مقدار میں نمک نکل کر جمع ہو جائیگا اس کو بحفاظت علیحدہ کر لیں ایک گرام کی مقدار میں اس نمک کو لیکر خالص چاندی کے روپیہ میں لعاب دہن لگا کر اس نمک کو اس پر لپ کریں اور روپیہ مذکور کو دواؤں کے درمیان رکھ کر اس کو آج دیں روپیہ کشتہ کی شکل میں تبدیل ہو جائیگا۔

کشتہ چاندی کی شناخت

چاندی کے کشتہ کو اگر لوہے کے مہرہ کھل کریں تو منکس چاندی سیاہ رنگ اختیار کریگا۔

چاندی کا جوہر

برادہ چاندی دس گرام نوشادر پانچ گرام ملا کر تین گھنٹہ کھل کریں اور معمول کے مطابق اس پر عمل تصعید کریں۔ اس کا جوہر حاصل ہو جائیگا۔

تحلیل سیم

برادہ چاندی تین گرام تیزاب فاروق (ایکڑے جیا) ۲۵ ملی لیٹر ڈال کر شیشی کو مضبوطی کے ساتھ بند کر دیں اور دھوپ میں رکھیں تھوڑی دیر میں چاندی کا برادہ تیزاب میں حل ہو جائیگا اس کے محلول میں عرق گلاب ساٹھ ملی لیٹر مزید شامل کریں یہی ماء الفضة کہلاتا ہے جو معمولی حالت میں چاندی کو تیار کر آب مقطر یا گلاب میں بجا کر بھی بنایا جاسکتا ہے۔

روغن سیم

نوشادر ایک کلو چکنی موخ دو کلو پاہم ملا کر عمل تقطیر کریں اس طرح سے نوشادر کا تیزاب حاصل ہوتا ہے اس تیزاب میں ساٹھ گرام ورقہ ذال کر کسی بند بوتل میں رکھیں اور دھوپ میں رکھ دیں جب چاندی کے ورق اس میں حل ہو جائیں تو ہلکی آنچ پر

رطوبت کو خشک کر کے حاصل شدہ سنوف کو متحدہ پانی سے دھو کر صاف کر لیں تاکہ تیزاب کا اثر ختم ہو جائے پھر اس سنوف کی پارے سے ڈھک کر گرم جگہ پر رکھ دیں لو کم دہش دو ہفتہ تک رکھا رہنے دیں یہ غلیظ روغن میں تبدیل ہو جائیگا اس سے پارہ کو علیحدہ کر لیں۔ اور روغن محفوظ کریں۔

تانہ پر کیمیاوی عملیات

تانہ عربی میں نحاس اور فارسی میں مس کہلاتا ہے اور انگریزی میں اس کا معروف نام کا پر ہے جو سرخی مائل زرد رنگ کی ایک دھات ہے۔ یہ اپنی نرمی اور پھیلاؤ کی صلاحیت کی وجہ سے زیادہ تر برتن بنانے کے کام آتا ہے کیفیت مزاجی کے اعتبار سے یہ حار یا بس ہے۔

تصفیہ اور تدبیر

روغن کتیاں، ترش دی، بول مادہ گاؤ آب نمک والا پتھی میں اس کے تیرے بنا کر آگ پر تپا کر ترتیب وار یکے بعد دیگر گرم کرتے اور بچھاؤ دیتے ہیں۔

چونکہ تانہ خام حالت میں داخل بطور دوا مستعمل نہیں اس کے سی اثرات بھی ہوتے ہیں اس لئے اس کی تدبیر کے سلسلہ میں بھی۔

نورس

اس کا مکمل یا عرق مستعمل ہے اس کے دو طریقے ہیں۔ اول طریقہ یہ ہے کہ دار قفل لوہے جو زباد اور چینی نمک دانہ ہل خورد ذر خشک زعفران خشک بارس کے ساتھ برابر وزن میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ اس سنوف کو نورس کے نام سے جانتے ہیں اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے بلیہ سیاہ آملہ برنگ کابی مٹک قفل سیاہ دار قفل زنجبیل ہموزن ملا کر سنوف کر لیں اور اس میں ہموزن تانہ مخلوط ملا کر خلق کریں بعض لوگ اس کو بھی نورس کہتے ہیں۔ نورس کے نام سے اکثر اطباء کا معمول ہے۔

تشوہ

چھ گرام تانبے کے پترے کو کوٹ کر کم دبیش چندرہ سینٹی میٹر لمبا چوڑا مربع پترا بنا کر کڑھائی میں رکھ کر بیچل کی گھڑی کی آگ دیجائے اور بیچ کنز کا شیرہ ایک ایک قطرہ چھتیس گھنٹہ تک پکائے اس حد تک کہ تانبہ سفید رنگ اختیار کر لے۔

احراق

تانبے کا ایک گول ٹکڑا جو برٹش کے پیسے کے برابر ہو لیکر آگ میں سرخ کر لیں اس کو گندھک کے سنوف میں رکھ کر اوپر سے گندھک ڈال کر تیزی کے ساتھ منی کے کوزہ میں ڈال دیں اور ڈھک دیں اس کو چاروں طرف سے منی سے بند کر دیا جائے تاکہ دھواں نہ نکل سکے جب منی کا کوزہ ٹھنڈا ہو جائے تو پیسہ نکال کر تپائی پر رکھ کر ہتھوڑے سے کوئیں اس طرح اس میں سے محرق شدہ برادہ اس سے الگ ہو جائیگا بار بار اسی عمل سے پورا پیسہ محرق ہو جاتا ہے۔

تکلیس تانبہ

برادہ تانبہ ڈھائی سو گرام لیکر لعاب مھیکوار میں جو ہموزن ہو کھل کریں اور دو کوزوں میں بند کر کے گھل حکمت کریں اور خشک کر لیں اس میں دس کلو اُپلوں کی آج دیجائے اسی طرح کم دبیش سو بار یہی عمل کریں تکرار عمل سے تانبہ کا کشتہ تیار ہو جائیگا۔

ترکیب دیگر

برطانیہ کے زمانے کا تانبے کا پیسہ یا اس کے برابر تانبہ کا ٹکڑا لیں جس کو لعاب دہن میں تر کر کے سمندر سوکھ کا سنوف اس کے ہر دو جانب چپکا دیں پھر اس کو بجی کے سنوف کے اندر یا کسی لعاب کی مدد سے بجی کے سنوف کاغذ بنا کر اس کے اندر بند کورہ پیسے کو رکھیں اور دس کلو اُپلوں کی آج دیجائے اکیس بار تکرار عمل کرنے سے یہ کشتہ ہو جائیگا۔

شناخت

تانے کے کشتہ کے اصلی ہونے کی شناخت یہ ہے کہ اس کو ترش دہی میں ملا کر تھوڑی دیر رکھ چھوڑیں یہ ہنز رنگ کا منظر پیش کرے گا۔

روغن تانبہ

منکس تانبہ کو نمک ملے ہوئے سرکہ مقطر میں بھگو دیں اگر اس میں ہنری ظاہر ہو تو سرکہ بدل کر دوسرا سرکہ استعمال کریں اس طرح جب تک ہنز رنگ ظاہر ہوتا رہے ٹھکار عمل کرتے رہیں جب اس کی ہنری غائب ہو جائے تو قرع انہیق کی مدد سے اس پر عمل تعریق کریں ایسی صورت میں مائل قاطر کی صورت میں شے خارج ہو جائیگی اور قرع کے اندر سیال تانبہ بصورت روغن باقی رہ جائیگا۔ اسکو علیحدہ کر کے محفوظ کر لیں۔

رانگہ یا قلعی کے کیمیاوی عملیات

رانگہ کو عربی میں رسام اور فارسی میں قلعی کہتے ہیں اس کی کیفیت مزاجی بار دیالس ہے۔

رانگہ یا قلعی کا تصفیہ و تدبیر

اس کا تصفیہ تانے کی مانند کرتے ہیں ایک طریقہ تدبیر اس کی یہ بھی ہے کہ قلعی یا رانگہ کو پگھلا کر ہموزن سیاب ملا دیجائے اور اس کا سنوف تیار کریں اس کا سنوف کندھک ہموزن شامل کرنے اور خلن کرنے سے ہو گا اس کے بعد اس سنوف کے ہموزن قفل سیاب ملا کر بارہ گھنٹے خلن کریں یہ مدد ہو جائیگا۔

احراق قلعی

بارہ گرام قلعی مٹی کے برتن میں گھا کر اس میں ساٹھ گرام قر قفل کا سنوف

تھوڑا تھوڑا ڈالیں اور اس کو نیم تازہ کی لکڑی سے چلاتے رہیں یہاں تک کہ تمام سفوف قر نفل اس کے اندر جل جائے اس کو ایک شیشی میں بند کر کے ایک ہفتہ نمناک زمین میں دبا دیں اس کے بعد نکال کر کام میں لائیں۔

تکلیس قلعی

بارہ گرام قلعی کو باریک کرنے کے بعد ایک سو پچیس گرام دودھی خورد کے غصہ کے درمیان رکھیں اور دو سکوروں میں بند کر کے محل حکمت کریں خشک کرنے کے بعد پانچ کلو ایلوں کی آٹھ دیں کشتہ تیار ہو جائیگا۔

سیسہ پر اعمال کیمیاویہ

عربی میں اس کو بھی رصاص ہی کہتے ہیں معدن کے مقام کا فرق ہے۔ اہل فارس اس کو سرب کہتے ہیں ہلکے پلے رنگ کی وحالت کی شکل میں معدن سے ملتا ہے جو گندھک کے ساتھ ملا رہتا ہے۔ حرارت پہنچا کر اس کو گندھک سے جدا کر لیا جاتا ہے۔ گندھک جل جاتی ہے اور سیسہ باقی رہ جاتا ہے۔ کیفیت مزاجی کے اعتبار سے یہ بارد یا بس ہے۔

تصفیہ سیسہ

لوہے کے برتن میں رکھ کر حرارت کی مدد سے اس کو پہلے پگھلا لیا جاتا ہے اس کی پگھلی ہوئی سطح پر جو میل آجائے اس کو صاف کر لیتے ہیں پھر ٹھنڈا کرنے کے بعد محفوظ کر لیتے ہیں اس سلسلہ میں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ سیسہ کو زیادہ تیز آٹھ نہ دجائے۔ ورنہ اس کے جل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

مذہبیر سیسہ

پہلے سیسہ کو کوٹ کر پتلے نلے ورق بنالیں پھر قینچی سے کتر کر چھوٹے چھوٹے ذرات میں کر لیں اور کھمرل میں ڈال کر لعاب اسپرٹل کے ساتھ خلط کریں جب اس میں

دودھ جیسے جھاگ آنے لگیں تو خشک کر کے حاصل شدہ سنوف کو محفوظ کر لیں۔

احراق

ساٹھ گرام سیسہ لوہے کی کڑھائی میں حرارت کی مدد سے پگھلا لیں اور اس میں شہدہ قلمی ڈھائی سو گرام کا سنوف ملائیں اس کے بعد گرم کریں اس طرح احراق سیسہ ہوتا جاتا ہے۔

تکلیس سیسہ

یہ منکس کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بارہ گرام سیسہ کے پتروں کو سو گرام پینل کے پتروں (کوئلوں) کے تغدہ میں رکھ کر گھل عکث کر کے خشک کرنے کے بعد پانچ کلو ایلوں کی آٹھ دیں۔

ترکیب دیگر

سیسہ کو لوہے کے برتن میں پگھلا کر شہدہ کی لکڑی سے اس کو چلاتے رہیں یہاں تک کہ تمام سیسہ ہیز مائل ہو جائے اور اس کا سنوف بن جائے۔

شناخت

سیسہ کے کشتہ کی پہچان ہے کہ اس کو حرارت پہنچانے پر یہ سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے۔

سیسہ کا نمک

اس کے بڑے بڑے پترے شور زمین میں دفن کر دیئے جاتے ہیں دو سال دفن رہنے کے بعد اس کو نکالا جائے سیسہ کی سطح پر نمک کی تہہ جمی ہوئی طے کی نکال کر بلیمہ کریں اور محفوظ کر لیں۔

جست پر کیمیاوی عملیات

جست معروف دھات ہے معدن میں گندھک کے ساتھ تھکتی ہے پھر اس کے ساتھ کوئلہ ملا کر عمل تقطیر کے ذریعہ جست حاصل کرتے ہیں اس عمل سے یہ خالص ہو جاتی ہے جس کی رنگت سفید ہوتی ہے اور کیفیت مزاجی اس کی یاد دیا جس ہے۔

جست کا تصفیہ و تدبیر

جست کو پگھلا کر روغن کچھ شامل کر کے اس کا تصفیہ کرتے ہیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایک سو پچیس گرام براہ جست بارہ گرام نوشادر اور تین سو پچھتر ملی لیٹر عرق لیموں سب چیزوں کو تانبے کے بغیر قلعی والے برتن میں لوہے کے دستے سے پیس کر سنوف کر لیتے ہیں۔

احراق جست

لوہے کے ظرف میں جست کو ذال کر تیز آئچ پر پگھلاتے ہیں اور اس میں تھوے کے ساگ کا نیچوڑا ہوا پانی قدرے قدرے پکاتے ہیں حتیٰ کہ یہ سنوف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تکلیس جست

بارہ گرام توتیا پانی میں گھولیں پھر بارہ گرام جست کا براہ اور بارہ گرام پارہ لیکر اس کو پانی کے ہمراہ خلق کریں اور اس کے قرص بنالیں دو کوزوں میں بند کر کے گل عکت کریں اور خشک ہونے کے بعد پانچ کلو ایلوں کی آئچ دیں تکلیس جست تیار ہو جائیگا محفوظ کر لیں۔

فولاد پر کیمیاوی عملیات

عربی زبان میں حدید اور فارسی زبان میں آهن کہا جاتا ہے یہ لوہے کی اعلیٰ قسم ہے ایک معدنی دھات ہے جو گندھک اور آکسیجن کے ساتھ مل کر زمین کے اندر ہوتا ہے حرارت پہنچا کر گندھک اور آکسیجن اس سے جدا کر لیتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ نری اختیار کر لیتا ہے اور اس کو خام لوہا کہا جاتا ہے اگلی سانچوں میں پھیلا کر ڈھل لیتے ہیں اس عمل سے یہ پھر سخت ہو جاتا ہے۔ لیکن ٹکڑے کرنے کے قابل ہوتا ہے پھر اس کو گرم کر کے بھاری بھاری بیٹنوں میں دبا دیتے ہیں جس سے اس کا شکل کم ہو جاتا ہے اور اس میں قدرے چمک پیدا ہو جاتی ہے ایسی صورت میں یہ کلیا ہوا لوہا کہلاتا ہے اس کو مزید گرم اور سرخ کر کے پانی میں بجھا لیتے ہیں تو یہ بہت سخت ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ فولاد کہلاتا ہے۔ فولاد کی بعض اقسام ایسی بھی ہوتی ہیں جس میں سفید رنگ کے جوہر چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ جوہر فولاد کہلاتا ہے جو اعلیٰ قسم کا تصور کیا جاتا ہے۔ متناطیس بھی لوہے کی ایک قسم ہے جو فولاد سے بھی اعلیٰ قسم کی ہوتی ہے۔ فولاد کیفیت مزاجی کے اعتبار سے جاریا بس ہے۔

تصفیہ فولاد

فولاد کے پتروں میں پہلے قلعی چیز حائی جاتی ہے پھر ان کو آگ میں گرم کر کے جب قلعی پھیلنے لگے تو اس پر جو شانہ پوست جامن اور جو شانہ تربلہ میں بالترتیب بھلایا جاتا ہے مجموعی طور پر یہ عمل پانچ بار کرتے ہیں اس کا تصفیہ مکمل ہو جاتا ہے۔

تدبیر

برادہ فولاد سانچہ گرام نوشادر ہموزن لیکر چار گھنٹہ بھگوئیں اور کوٹھا آہنی میں کھل کریں سفوف بن جاتا ہے۔

تکلیس فولاد

برادہ فولاد سانچہ گرام گندھک آملہ سار اور نوشادر ہر ایک ۲۵ گرام ملا کر ۱۲۵ ملی لیٹر سرکہ جامن میں ایک سو پچیس گرام لعاب گھسکار میں خلن کر کے کوزہ گل میں رکھ

کر گل حکت کر کے خشک کرنے کے بعد میں کھو اُپلوں کی آٹھ دیں مکس تیار ہو جائیگا۔

ترکیب دیگر

اس کو کشتہ کرنے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ ساٹھ گرام فولاد کو چھوٹی جامن کے آب افسردہ میں اس قدر سخت کریں کہ سوا دو لیٹر پانی اس میں جذب ہو جائے یہ بغیر آئل کے مکس ہو جاتا ہے۔

تحلیل فولاد

بارہ گرام برادہ فولاد کو ایک سو پچاس گرام آب اتار قدحاری میں ڈال کر ایک شیشے کی بوتل میں ڈالت لگا کر کسی کھلی جگہ پر رکھیں جہاں دھوپ کا گذر ہو تقریباً ایک ہفتہ میں فولاد مٹھول ہو جاتا ہے۔

تقطیر فولاد

لوہے کی کڑھائی میں ساٹھ گرام فولاد کے تار ڈال کر آب اتار ترش آب جامن شاہترہ برگ نور شتہ جامن ڈھائی کلو تر میلہ نیم کو ب ڈیزھ کھو الا پٹی خورد بھکوب بارہ گرام ہر روز اضافہ کریں اور ہر روز اس کو جلا دیا کریں ایک ہفتہ کے بعد اس کو موٹے کپڑے میں چھان لیں اور قرع اینق کے ذریعہ عمل تقطیر کر کے قاطر حاصل کر لیں۔

روغن فولاد

برادہ فولاد کو نمک ملے ہوئے سرکہ میں بھگو دیں جب سرکہ کی رنگت تبدیل ہو جائے تو اس کو علیحدہ کر کے تازہ مقطر سرکہ ڈال دیں یہ عمل چار مرتبہ کریں پھر صاف پانی سے دھو کر بارہ گرام برادہ فولاد کے لئے ایکسو بچیس ملی لیٹر ماء الکبریت (گندھک کا پانی) جس میں ایک حصہ پانی ایک حصہ کبریت ڈال کر کسی گرم جگہ پر رکھ دیں چند یوم کے بعد اس میں فولاد حل ہو جائیگا اس کے بعد اس کو ہلکی آٹھ پر خشک کر لیں سنوف باقی رہ جاتا ہے۔ اس پر عمل تصعید کرتے ہیں اور پھر حاصل شدہ مصاعد کو مرطوب جگہ پر رکھ دیں تو یہ سیال ہو کر روغن کی صورت اختیار کریگا۔

خبث الحديد کے کیمیاوی اعمال

خبث الحديد عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی میل یا زنگ کے ہیں اور جدید لوہے کا عربی نام بھی ہے یہ زنگ یا میل رطوبت کے اثر سے فولاد یا لوہے کی سطح پر جمع ہو جاتا ہے دراصل یہ آئرن آکسائیڈ ہے جس کو فولاد تکلیس بھی کہتے ہیں لیکن پھر بھی اس پر عمل تکلیس کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ادویہ کی قوت و اثرات بھی اس میں لینا ہوتا ہے اور اس کی تکلیس مکمل ہو جاتی ہے۔

تدبیر خبث الحديد

خبث الحديد کو آٹھ روز تیز سرکہ میں تر رکھتے ہیں پھر عمل تنخیر سے اس کو خشک کر لیا جاتا ہے۔

تشویہ خبث الحديد

ساتھ گرام خبث الحديد سفوف کر کے کڑھائی میں ڈال کر ایک کلو ترش دی اس کے اوپر ڈالیں اور آگ جلائی جائے آہنی دستے سے اس کو حرکت دیتے رہیں جب دی بالکل خشک ہو جائے تو ایک کلو گائے کا دودھ ڈال کر اسی طرح خشک کریں۔ مثنوی ہو جائیگا۔

تکلیس خبث الحديد

ڈھائی سو گرام سفوف بخ مدار کو شیر مدار میں تر کر کے خشک کر لیں اور ایک منی کی ہانڈی میں اس میں سے آدھا سفوف بچھا کر اس پر ہار یک شدہ خبث الحديد ایکسو بچیس گرام کی مقدار میں بچھا دیا جائے پھر اس پر بھگ کے تازہ پتے نصف کلو رکھ کر مزید ایکسو بچیس گرام خبث الحديد کا برادہ بچھاویں اور بخ مدار کا باقی ماندہ سفوف اس کے اوپر ڈال کر دو ہانڈیوں میں بند کر کے گل حکمت کریں اور خشک کر لیں پھر چوبیس گھنٹہ ابلو کی آٹھ اس میں دیجائے عکس خبث الحديد سرد ہونے پر گل حکمت چنا کر نکالیں۔

نمک پر کیمیادی اعمال

سوڈیم اور کلورین گیس کا مرکب ہے جو قدرتی طور پر ترکیب پا جاتا ہے۔ سوڈیم سفید رنگ کی بہت نرم اور ہلکا معدنیات میں سے ہے۔ جس کو انگلیوں سے موزا جاسکتا ہے۔ اور بہت کم حرارت پر پگھل جاتا ہے۔ کلورین ایک تیزابی گیس ہے۔ سوڈیم پانی سے ہلکا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے پانی پر یہ تیرنے لگتا ہے جب اس کو کاٹا جائے تو اس کی سطح چاندی کی مانند چمکتی ہے۔ سوڈیم سے کپڑا دھونے اور کھانے کا سوڈا تیار کرتے ہیں۔ آکسیجن کو اپنے اندر جذب کرنے کے بعد اس کا مکس ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہوائے مرطوب ہو تو اجزاء مائیہ اس میں کیمیادی تبدیلی پیدا کر کے اس کو سوڈا کانسک میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ بنیادی طور پر نمک کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ اول معدنی جو پتھر کی طرح زمین سے نکلتا ہے دوسرا آبی، جو سمندر اور بعض جمیلوں کے پانی میں محلول حالت میں رہتا ہے۔ پانی کو بخاری صورت میں اُڑا کر نمک حاصل کر لیتے ہیں سانجر جمیل سے نمک سانجر خاصی مقدار میں حاصل ہوتا ہے جو نمک طعام بھی کہلاتا ہے اگرچہ معدنی نمک بھی غذائی استعمال میں آتا ہے۔

ایسے پانی کو جس کی ترکیب میں نمک ہوتا ہے علیحدہ ایک حوض میں اکٹھا کر کے محفوظ کر لیتے ہیں کچھ دنوں بعد یا بخاری صورت میں پانی لڑکریا تبخیر ہو کر نمک باقی پھوڑ دیتا ہے بعض نباتات کے اندر بھی نمک ہوتا ہے مثلاً مولی، چرچر، جو، خربوزے وغیرہ ترکیب خاص سے اس نمک کو جدا کر لیا جاتا ہے موقع بموقع اس کو دوائی استعمال میں لیتے ہیں۔

تشو یہ نمک

نمک کی ڈالی آگ میں پہلے گرم کرتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے کہ کسی برتن میں رکھ کر اس قدر حرارت دیا جاتی ہے کہ وہ جلنے سے محفوظ رہے اس طرح کا عمل کرنے سے اس کی خشکی بڑھ جاتی ہے۔

روح نمک

پہلے نمک کو پانی میں حل کر لیں پھر حرارت کے ذریعہ اس کو منجمد کر لیا جائے یہ عمل تین مرتبہ کیا جاتا ہے پھر حاصل شدہ نمک کو پانی سے نم کر کے ہموزن گل ملتان یا گل ارمنی کے ساتھ سنوف کر لیتے ہیں اور اس کی گولیاں تیار کر لی جاتی ہیں۔ خشک ہونے پر مائل الرقبہ کے ذریعہ عمل تقطیر کرتے ہیں اور حرارت بتدریج بڑھاتے ہیں پہلے عرق آتا ہے پھر اس کی روح آتی ہے اس کو اشتعال پذیری سے بنایا جاسکتا ہے۔ قاطر کو تقطیر کر کے زیادہ قوی بنایا جاسکتا ہے۔

روغن نمک

ذریعہ کلو نمک تین کلو پچنی مٹی ۲۵ گرام بارود سب چیزوں کو ایک لمبی گردن کی قرع انبیق میں ڈال کر حرارت بتدریج تیز سے تیز تر دی جاتی ہے اور قاطر کو جمع کریں اس میں اول تو پانی آتا ہے عمل کو بند کر دیں کیونکہ قرع میں صرف روغن رہ جاتا ہے۔ دراصل یہ نمک کا تیزاب ہوتا ہے جس میں بیشتر معدنیات حل ہو جاتے ہیں لیکن برائلوس نے اس کو روغن بھی تحریر کیا ہے۔

مائل الرقبہ

ذمرد جنترا کا دوسرا نام ہے



کیمیشم کے حصول کا طریقہ

ایک زرد رنگ کی دھات ہے جو خالص شکل میں دستیاب ہوتی ہے چونکہ یہ ہوا کے لئے ایک زبردست کشش رکھتی ہے اس لئے ہوا سے نسیم بارد (آکسیجن) کو جذب کر کے غفلت ہو جاتی ہے اور اس کو عموماً چونا کہا جاتا ہے جدید کیمیائی اصطلاح میں اس کو کیمیشم آکسائیڈ کہتے ہیں کھریا منی سنگر است چونے کا پتھر بیشتر حجریات حیوانات کی ہڈیاں سب میں چونے کے اجزاء ایک معقول مقدار میں پائے جاتے ہیں ان میں بعض اجزاء دھانیہ کسی میں فاسفورس بعض میں کبریتی اجزاء پائے جاتے ہیں اسی اعتبار سے ماہرین کیمیا اس کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔

طریقہ حصول

سنگ مرمر، چونے کا پتھر کھریا منی کو تیز قسم کی آگ دیجائے تو یہ چونے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں دراصل ان کے اندر بخارات نسیم، اور کیمیشم تین چیزیں ہوتی ہیں حرارت سے بخارات دھانیہ اُڑ جاتے ہیں اور نسیم کا مرکب باقی رہ جاتا ہے جو چونا کہلاتا ہے چونا کو عربی زبان میں نودہ اور فارسی زبان میں آہک کہتے ہیں۔

اقلیمیاء

در اصل اقلیمیاء سونے اور چاندی کی کھڑیں ہوتی ہیں چاندی کی کھڑ کو اقلیمیاء فضہ یا روپا منکھی کہتے ہیں۔ اور سونے کی کھڑ کو سونا منکھی یا اقلیمیاء طلا کہلاتا ہے۔

تدبیر

اس کی ہر دو اقسام تدبیر کے اعتبار سے ایک ہی طرح مدیر کجاتی ہیں۔ یعنی بارہ

گرام اقلیماء کو لے کر انگو ترش کے رس میں اس قدر سخی کریں کہ اس میں انگو ترش ۷۵۰ گرام جذب ہو جائے۔

سفوف اقلیماء

اس کو دس گنا پانی میں ملا کر کے خوب کھل کریں جب پانی رنگین ہو جائے نضار لیں اور دوسرا پانی ڈال کر کھل کریں حتیٰ کہ پانی میں رنگ آتا موقوف ہو جائے، سفوف خشک کر لیں۔

تکلیس

سانحہ گرام اقلیماء کو کوزہ چلی میں بند کر کے بھل حکمت کرنے اور خشک کرنے کے بعد پندرہ کلو ایلوں کی آٹھ دیں کشت ہو جائیگا۔

مختلف جہریات پر کیمیاوی اعمال

جہریات وہ معدنی اجسام میں جوتا تو آگ پر دھواں دیتے ہیں اور نہ دباؤ سے بڑھتے اور پھیلتے ہیں ان میں عموماً بیشتر ٹوٹنے کی صلاحیت ہوتی ہے چنانچہ اجبار پر زیادہ تر عمل تکلیس ہی کیا جاتا ہے۔ اور بہتر وہ سمجھا جاتا ہے جو پھول کر جہم میں کسی قدر بڑھ جائے اور نہایت آسانی کے ساتھ اس کا سفوف تیار کیا جائیگا۔

ہیرا پر کیمیاوی عملیات

قیمتی پتھر ہے فارسی زبان میں الماس کہلاتا ہے جو زرد سفید سیاہ اور سرخ تین رنگوں میں عموماً ملتا ہے لیکن سفید رنگ کا ہیرا قیمتی اغراض کے لئے زیادہ مستعمل ہے۔

ہیرا اس قدر سخت چیز ہے کہ اس کو کسی دوسری دھات کے بنے ہوئے آلات سے کاٹا نہیں جاسکتا بلکہ ہیرے کو صرف ہیرے سے ہی کاٹتے ہیں اس کو اگر اکسیجن سے بجھا کر حرارت پہنچائی جائے تو یہ بالکل متاثر نہیں ہوتا نہ تو جلتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی

تبدیلی آتی ہے لیکن آکسیجن کی موجودگی میں اس میں کیمیائی تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔

تکلیس ہیرا

ہیرے کو کشتہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آگ میں تیار کر سرخ کرنے کے بعد لیوں کے رس میں بجالائیں اس طرح سات بار تکرار عمل سے اس کی تکلیہ یا قرص بنائے جاسکتے ہیں۔ قرص تیار کر کے پھلوں کے نقدے میں رکھ کر (یہ نقدہ بھٹ کنیاء کے پھلوں کا ہو) مضبوط گل حکمت کریں اور اس میں چالیس گلو ایلوں کی آج و بجائے اس طرح تین بار آج و بیکر اسکا مکس تیار کر لیں۔

دیگر طریقہ تکلیس ہیرا

ہیرے کو کشتہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ شورہ قلمی دو حصہ سم الفار چار حصہ سہاگہ چوکیہ نصف حصہ قینوں اودیہ کو خوب اچھی طرح تخلیق کر کے کسی چینی کی پیالی میں نصف تک بھر کر اس میں پانچوں ملی گرام الماس یا ہیرے کے ٹکڑے چمچ میں رکھ کر باقی پیالی کی غلاء میں تیس گرام سفوف سے زیادہ اس کو چینی کے ڈھکنے سے بند کر دیں گل حکمت کریں اور بارہ گلو ایلوں کی آج و دیں ایک مرتبہ میں اگر نہ ہو سکے تو تکرار عمل کریں مکس ہو جائیگا۔

یا قوت پر اعمال کیمیائیہ

ہیرے کے بعد سخت ترین پتھر یا قوت ہے جو مختلف رنگوں کا ہوتا ہے یعنی سرخ زرد نیلا سیاہ، لیکن دوائی اغراض کے لئے یا قوت سرخ ہی مستعمل ہے جس کو یا قوت زمانی بھی کہتے ہیں اس کی کیفیت حراتی حار یا بس مائل بہ اعتدال ہے۔

تکلیس یا قوت

بارہ گرام یا قوت کی گھنٹہ تک عرق گلاب میں اور چھ گھنٹہ دار بلد کے سفوف

کے ساتھ خلق کریں۔ اور پھر اس کے قرص بنالیں جن کو کوزہ گلی میں بند کر کے گھل
حکمت کے بعد میں کھو اُپلوں کی آٹھ دیں۔ تکرار عمل سے یہ کشتہ ہو جائیگا۔ میں کھو اُپلوں
کی دوبارہ آٹھ دیجائے۔

نمک یا قوت

یا قوت کو مذکورہ طریقے پر خلق کرنے کے بعد آتش شیشی میں ڈال کر اس میں
تیز مقطر سرکہ اس قدر ڈالیں کہ وہ کم و بیش چار انگشت اوپر تک رہے پھر بارہ گھنٹہ حمام
سراجیہ کی آٹھ دیجائے پھر محلول لیکر باقی ماندہ سفوف پر مزید سرکہ ڈال کر پھر بارہ گھنٹہ
یہی عمل کریں حتیٰ کہ تمام محلول ہو جائے اس محلول کی عمل تبخیر سے خشک کریں تو
حاصل شدہ نمک یا قوت ہو گا۔

عقیق کے اعمال کیمیاویہ

عقیق زرد رنگ کا پتھر ہے جو زرد یا سیاہی مائل زرد ہوتا ہے۔ یہ بھی سخت پتھر
ہونے کی وجہ سے اس کے اعمال کیمیاویہ میں اونچے درجے کی حرارت سے کام لیا جاتا ہے۔

تکلیس

بارہ گرام عقیق کو نیم کوب کر کے ساتھ گرام گھل نیلو فر اور ساتھ گرام برگ بار
تھک تازہ کے نغدہ میں رکھ کر دس کھو اُپلوں کی حرارت دیجائے خام رہنے پر تکرار عمل
کریں۔

ترکیب دیگر

عقیق کو کشتہ کرنے کی دوسری ترکیب ہے کہ ڈھائی سو گرام مولی تازہ یا برگ
پودینہ تازہ کے نغدہ میں رکھ کر دس کھو اُپلوں کی آٹھ دیں۔ تکرار عمل سے عقیق مکلس
ہو جائے گا سرد ہونے کے بعد محفوظ کر لیں۔

یشب سبز کے کیمیاوی عملیات

سبز رنگ کا پتھر ہے جس کے سبزی کے درجات متعدد ہیں اس کی ایک قسم سفید بھی ہوتی ہے جس کو یشب کا فوری کہتے ہیں ان میں قسم اعلیٰ زیتونی ہے جو سبز زردی مائل ہوتی ہے۔ کیفیت مزاجی کے اعتبار سے یشب سبز بار دیا ہنس ہے۔

تکلیس

یشب کا ٹکڑا آگ پر گرم کر کے عرق گلاب میں بجالیں چالیس مرتبہ تکرار عمل سے یہ کشتہ ہو جاتا ہے۔

طریقہ دیگر

اس کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ برگ انار ترش برگ گاؤ زباں اور برگ زخم حیات تینوں کو ساتھ ساتھ گرام لیکر نقدہ بنالیں اور اس میں بارہ گرام یشب کا ٹکڑا رکھ کر بیس کلو ایلوں کی آٹھی دیں۔ کشتہ ہو جائیگا۔

زمرہ کے کیمیاوی اعمال

سبز رنگ کا پتھر ہے جس کی سبزی کے درجات مختلف ہیں یہ سبز رنگ سے لیکر زنگاری رنگ تک ہوتا ہے جو یشب کے مقابلہ میں بہت نرم ہوتا ہے اور اس میں چمک بھی مقابلہ زیادہ ہوتی ہے کیفیت مزاجی اس کی بار دیا ہنس ہے۔

تکلیس

بارہ گرام زمرہ کو عرق گلاب میں لیکر سنوف بنالیں اور پھر ۱۲۵ گرام لعاب کھیکو کے نقدے میں رکھ کر دس کلو ایلوں کی آٹھی دیجائے کشتہ ہو جائیگا۔

گوندنی کے کیمیاوی عملیات

زرد رنگ کا سنگ جراثیم کے مشابہ پتھر ہے جس کو ہڑتال گوندنی کہتے ہیں۔
لیکن یہ زرخیز نہیں ہے اور اروج میں سے ہے۔

تکلیس

پچیس گرام گوندنی کو پچیس گرام پیاز کے نغہ میں رکھ کر دو سکوروں میں بند کر کے گل حکمت کے بعد خشک کرتے ہیں۔ خشک کرنے کے بعد ایک گندھے کے اندر زمین و لٹاف دیتے ہوئے پانچ کلو ایلوں کی آٹھ دینے سے یہ کشتہ ہو جاتا ہے۔

ترکیب دیگر

بارہ گرام گوندنی کو تیس گرام ٹکٹھنی کے نغہ میں رکھ کر (کھٹھنی یعنی کندش) دو کوزوں میں بند کر کے اس کے اوپر پچاس عدد کاغذی لیٹوں چھڑ کر بند کریں اور گل حکمت کے بعد خشک کر کے پانچ کلو ایلوں کی آٹھ دیں مٹکس ہو جائیگا۔

حجرا لیبود کے کیمیاوی عملیات

مزد علی شکل کے چھوٹے چھوٹے گول پتھر ہوتے ہیں جن کی کیفیت مزاجی حار یا بس ہے۔

تکلیس

ایک موٹی مولیٰ میں چاقو سے جوف بنا کر اس کے اندر بارہ گرام حجرا لیبود رکھ کر مولیٰ کے ٹکڑے سے اس کے منہ کو بند کر دیں اور گل حکمت کر کے دس کلو ایلوں کی آٹھ دینے سے سرد ہونے پر نکال لیں یہ کشتہ ہو جائیگا۔

ترکیب دیگر

اس کی تکلیس کی دوسری صورت یہ ہے کہ ساتھ گرام حجر الیہود کو ایک کلو مولی کے پانی میں خنق کر کے حب القلت کے نقدہ میں رکھ کر گل حکمت کر کے سات کلو ایلوں کی آٹھ دیکھائے۔ مکس ہو جائیگا۔ کھول کر محفوظ کر لیں۔

ابرک اور اس کے کیمیاوی عملیات

حجریات کی قسم سے ورق دار اور پرت دار سفید براق موئے نکرے ہوتے ہیں رنگت کے اعتبار سے سفید اور سیاہ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں اس کی ایک قسم زرد بھی ہوتی ہے لیکن سفید اور سیاہ بطور دوا مستعمل ہیں کیفیت مزاجی کے اعتبار سے یہ حار یا بس ہے۔

ابرک کا سفوف

ابرک کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لیتے ہیں ایسا کرنے سے اس کے پرت اور تہیں جدا جدا ہو جاتی ہیں ان موئے کپڑے کی ایک تھیلی میں ڈال کر اس کے ساتھ جو یا چھوئے چھوئے کنکر ڈال دیئے جاتے ہیں اس تھیلی کو گرم پانی میں ڈال کر خوب ہاتھ سے رگڑتے ہیں اور ملتے ہیں اس طرح ابرک کے باریک ذرات کپڑے سے نکل کر پانی میں آجاتے ہیں جو کچھ دیر کے بعد تہہ نشین ہو جاتے ہیں بار بار کے عمل سے ابرک محلول ہو جاتا ہے۔ تہہ نشین ابرک کو پانی سے جدا کر لیں۔ اس کو اصطلاح طب میں ابرک مخلوب یا وحساب بھی کہتے ہیں۔

تکلیس ابرک

ابرک محلول کو چار گنا گدھی کے دودھ کے ساتھ خنق کریں اور اس کے قرص تیار کر لیں ان قرص کو دو کوڑوں میں بند کر کے گل حکمت کریں اور خشک کرنے کے بعد

پانچ کلو اُپلوں کی آٹھ دیں تکرار عمل سے یہ کشتہ ہو جائیگا یہی عمل اس وقت تک کرتے رہیں جب تک کہ اس کی چمک ختم نہ ہو جائے اس کے بعد محفوظ کر لیں۔

ابرک کی تکلیس کا دوسرا طریقہ

ابرک مخلوط کو بارہ گھنٹہ مولی کے آب افسردہ میں تھن کریں اور قرص بنالیں ان اقراص کو دو کوزوں میں بند کر کے گل حکمت کریں اور خشک کرنے کے بعد پانچ کلو اُپلوں کی آٹھ دیں مکس ہو جائیگا اگر چمک قائم رہے تو تکرار عمل اس وقت تک کرتے رہیں حتیٰ کہ اس کی چمک غائب ہو جائے۔

روغن ابرک

کشتہ ابرک کو چار گنا سرکہ مقطر میں حل کر کے عمل تقطیر کیا جائے سرکہ بصورت قاطر ہوتا ہے اور سفوف رہ جاتا ہے اس سفوف کو شیشی میں ڈال کر کسی مرطوب مقام پر رکھ دیں کچھ عرصہ کے بعد یہ روغن میں تبدیل ہو جائیگا۔

سنگجراحت کے کیمیاوی عملیات

بہت ہی نرم پتھر ہے جس کو عوام سیل کھڑی کہتے ہیں

تکلیس

سانچہ گرام سنگجراحت کو دو پچاس گرام برگ خرف کے خندے میں رکھ کر دو کوزوں میں بند کر کے گل حکمت کریں خشک کرنے کے بعد دس کلو اُپلوں کی آٹھ دیں۔

طریقہ دیگر

سانچہ گرام سنگجراحت ایک سو پچاس گرام لوہان کوزیا کے فرش و لٹاف میں دو کوزوں کے اندر بند کریں گل حکمت کر کے بیس کلو جنگلی اُپلوں کی آٹھ دیں جب شعلے اٹھنا بند ہو جائیں اور صرف انکارے باقی رہیں تو دوا کا بوتلہ مذکورہ طریقے پر تیار کیا ہو رکھ دیں

ٹھنڈا ہونے پر نکالیں یہ مکس ہو جائیگا۔

سرمہ اور اس کے کیمیاوی عملیات

سرمہ کو عربی زبان میں اٹھ کہتے ہیں جبریات کی معروف قسم ہے جس کی رنگت، سرخ، سیاہ اور سفید تین قسم کی ہوتی ہے۔

تکلیس

سرمہ کو بارہ گھنٹہ پانی میں اور تیرہ گھنٹہ لعاب گھیکوار میں بھنچ کر میں اور قرص بنالیں دو کوزوں میں بند کر کے گل حکمت کریں اور خشک کر لیں۔ دو کوزوں میں بند کر کے گل حکمت کریں اور خشک کر لیں۔ اس کے بعد بارہ کلو ایلوں کی آٹھ دیں یہ مکس ہو جائیگا۔

دوسرا طریقہ

سرمہ سفید کو ساٹھ گرام نمک اور ترش دہی میں کھرل کر کے قرص بنالیں اور پہلے ان قرصوں کو خشک کریں اس کے بعد دو کوزوں میں بند کر کے گل حکمت کریں اور خشک کریں اس کے بعد بارہ کلو ایلوں کی آٹھ دیں مکس ہو جائیگا۔

بعض مواد حیوانیہ کے کیمیاوی عملیات

معد نیات میں سے ارواح انھاس اجساد اور اجزاء پر کیمیاوی عملیات کے بعد، موالید غلاش کی دوسری قسم مواد حیوانیہ ہوتے ہیں ان پر بھی کیمیاوی عملیات ضروری ہیں تاکہ ازالہ امراض کی غرض سے ان کو قابل استعمال اور زود اثر بنایا جاسکے۔ ان میں مروارید، ہسد و مرجاں، مونگا، کوزی بارہ سنگھا، شہد خالص اور موم وغیرہ بعض کیمیاوی عمل کے محتاج ہیں، مواد حیوانیہ انسانی جسم سے قریب تر ہیں اگرچہ ان میں اعمال کیمیاوی کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ یہ عموماً اپنی طبی شکل میں ہضم و جذب ہو جاتے ہیں لیکن بعض حیوانی

مواد ایسے ضرور ہیں جن کو کیمیائی تدابیر کے بعد بنی زیادہ موثر اور قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے۔ یہاں پر صرف ایسے ہی مواد حیوانیہ کے کیمیائی اعمال کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

مروارید اور اس کے کیمیائی اعمال

مروارید فارسی زبان کا لفظ ہے جس کو عربی زبان میں لؤلؤ اور ہندی میں موتی کہتے ہیں۔ دراصل صدف جو ایک پانی کا جانور ہے اس کے اندر سے مروارید برآمد ہوتا ہے صدف کے اندر ایک لعابدار مادہ ہوتا ہے جب کوئی ریزہ اس کے اندر پہنچ جاتا ہے تو افعال الاعضاء کے اصول کے مطابق مذکورہ لعابدار مادہ اس ریزے کے اوپر ایک خلاف بنا لیتا ہے جو کچھ دنوں رہنے کے بعد مروارید کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ابتدا میں یہ نرم ہوتا ہے صدف اور موتی پانی میں جوش دیکر سخت ہو جاتے ہیں اور سفید آبدار رنگ اختیار کر لیتے ہیں یہی بہتر شمار کیا جاتا ہے کیمیائی اعتبار سے صدف کا اندرونی پرت اور موتی میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کے عملیات یکساں ہیں مروارید کی مزاحی کیفیت حرارت و برودت و رطوبت و یوست کے اعتبار سے معتدل ہے۔

تکلیس مروارید

بارہ گرام مروارید یا صدف کو ساٹھ گرام آب لیموں میں ڈال کر چینی یا شیشے کے برتن میں ایک ہفتہ کے لئے رکھ کر چھوڑیں بغیر حرارت کے یہ کشتہ ہو جائیگا۔

ترکیب دیگر

بارہ گرام صدف یا مروارید کو مغل سرخ جڑ کے نقدہ میں رکھ کر دس کلو ایلوں کی آٹھ دیمائے یہ کشتہ ہو جائیگا۔

شمک مروارید

بارہ گرام مروارید ساٹھ ملی لیٹر سرکہ مقطر میں خنق کر کے کسی آتش شیشی میں

ذال کر دوسرے درجے کی حرارت پر گرم راکھ میں رکھیں مروارید جل جائیگا پھر تمام محلول کو جو سرکہ میں ذال کر تیار کیا گیا ہو۔ قرع انجیق میں تقطیر کریں سرکہ قاطر کی شکل میں نکل آئیگا اور قرع میں نمک تبخیر سے معقد کر لیا جائے حاصل شدہ نمک مروارید کو رطوبت کے عمل سے حل کریں تو یہ ردغن کی صورت میں تبدیل ہو جائیگا۔

تحلیل مروارید

تیس گرام صدف مرواریدی کو ایک سو پچیس گرام کافذی لیموں میں حلق کریں یہاں تک کہ وہ اس میں بالکل حل ہو جائے اس کے بعد اس محلول کو فلٹر پیپر کے ذریعہ چھان کر صاف کر کے محفوظ کر لیں۔

مونگا اور اس کے کیمیاوی عملیات

مونگا فارسی میں مرجاں اور عربی زبان میں بسد کہلاتا ہے اس کی ماہیت میں ایک عرصہ تک اختلاف رہا۔ بالآخر یہ ثابت ہو گیا یہ دریائی جانور کا گھر ہے جس کو یہ جانور اپنے لعاب دہن سے بناتا ہے یہ پتھر جیسا سخت اور اس میں شہد کے بچے کی مانند چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں دریائی کیڑے ان سوراخوں میں رہتے ہیں۔

مونگا سرخ زرد نیلا اور بعض دیگر رنگوں کا ہوتا ہے لیکن عموماً سرخ یا سرخ سفیدی مائل ہی دستیاب ہے اور یہی بطور دوا مستعمل ہے جس کی کیفیت مزاجی بار دیا بس ہے۔

تکلیس مونگا، بسد احمر

بارہ گرام بسد احمر کو کوزہ گلی میں بند کر کے گل حکمت کرنے اور خشک کرنے کے بعد دس کلو آپلوں کی آٹھ دیں مکس ہو جائیگا۔

ترکیب دیگر

کھیکوہار کا ایک ٹکڑا لیکر بارہ گرام شاخ مرجاں اس کے گودے کے اندر بھر دیں

اور دو کوزوں میں بند کر کے گل حکمت کو خشک کریں پانچ کلو ایلوں کی آٹھ دیں مکس ہو جائیگا۔

سنگھ کے کیمیاوی اعمال

سنگھ کو گھونچا بھی کہتے ہیں فارسی میں تاقوس اور عربی زبان میں طزون کہلاتا ہے یہ بھی دریائی جانور کا خول ہے جو اکثر و بیشتر دریاؤں کے کنارے ملتا ہے۔ اس کی شکل مخروطی خمار اور بیچ دار ہوتی ہے۔ کیفیت مزاجی اس کی بار دیا بس ہے۔

تدبیر

گھونٹے کو بارہ گھنٹہ تیز شعلوں میں رکھا جائے اور پھر شراب انگوری میں (پراسٹڈی) کے ساتھ تھق کریں اور حاصل شدہ سفوف کو محفوظ کر لیں۔

تکلیس

۱۲۵ گرام گھونٹے کو دو سو پچاس گرام کوکھرو کے نقدہ میں رکھ کر کپڑوئی کر کے میں کھو ایلوں کی آٹھ دیں۔

ترکیب دیگر

اس کے مکس کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پچاس گرام گھونٹے کو سو گرام گندھک آملہ سار کے سفوف میں فرش و لاف دیکر کوزہ گل میں گل حکمت کر کے بند کر دیں اور ان میں میں کھو ایلوں کی آٹھ دیں مکس ہو جائیگا۔

کوزی کے کیمیاوی عملیات

کوزی کو فارسی میں خر مہرہ اور عربی میں دوع کہتے ہیں سیب اور گھونٹے کے مانند ایک دریائی جانور کا خول ہے جتنی اغراض سے زرد رنگ کی قدرے بڑی کم و بیش

۹ گرام وزن کوڑی مستعمل ہے اس کی کیفیت مزاجی حار یا بس ہے۔

تدبیر

خرمہرہ بارہ گرم کو ایک سو پچیس ملی لیٹر دودھ میں بارہ گھنٹہ تک تر کر کے اسی دودھ میں خلیق کریں اور خشک کر لیں۔

تکلیس کوڑی

کوڑی کو تھی میں ڈال کر گرم کریں یہاں تک کہ وہ مکس ہو جائے اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بارہ گرم کوڑی کو کوڑہ گل میں گل حکمت کے ذریعہ بند کر کے دس کلو ایلوں کی آٹھ دیکھائے مکس ہو جائیگا۔

بارہ سینگھا کے کیمیاوی اعمال

فارسی میں شاخ کوزن عربی میں قرن الاہل کہتے ہیں یہ بارہ سنگھانامی جانور کے سینگ ہیں جو ہرن کی قسم سے ہوتا ہے لیکن اس جانور کے سینگ میں متعدد شاخیں ہوتی ہیں اسی مناسبت سے اس کو بارہ سنگھا کہتے ہیں کیفیت مزاجی اس کی حار یا بس ہے۔ سینگ بہت سخت ہوتے ہیں۔ مختلف تدبیر سے اس کو قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔

تدبیر بارہ سنگھا

اگر جلا مقصود ہو تو دودھ میں اگر تحلیل مقصود ہو تو شراب انگوری میں اور اگر کسر دیا مقصود ہو تو گلاب میں کھول کر سفوف خلیق کے ذریعہ تیار کریں۔

احراق سینگ بارہ سنگھا

حام ہوا یہ یعنی آگ میں جلا کر خاکستر کر لیں۔

تکلیس

اجوائن دیسی شورہ تلمی بارہ گرام پانی میں پیس کر بارہ سنگھا کے سنگ پر
لیپ کریں اور دس کلو ایلوں کی آٹھ دیں مکس سفید رنگ کا حاصل ہوگا۔

دوسرا طریقہ

برادہ شاخ گوزن کو شیر مار میں تر کریں اور دو کوزوں میں بند کر کے گل حرکت
کریں اور خشک کر لیں اس کے بعد گچٹ کی آٹھ دیجائے۔

تقطیر

شاخ گوزن کو سولہ گرام شراب انگوری میں بھگ کر بذریعہ قل بھیکہ تھکار
عمل کریں اس کا عرق حاصل ہو جائیگا۔

شہد خالص کے کیمیاوی اعمال

عربی زبان میں شہد کو غسل اور فارسی میں انگبین کہتے ہیں معروف چیز ہے اس
کی کیفیت مزاجی حار یا بس ہے۔ نیم اور کیلا ویب کے باغات میں جو شہد بنتا ہے وہ قسم اعلیٰ
ہے۔

تصفیہ

شہد کو پانی میں ملا کر گرم کریں جھاگ نمودار ہو گئے حضدا ہونے کے بعد
جھاگوں کو کٹگیر سے علیحدہ کر لیں یہی شہد کف گرفتہ ہے۔

ماء العسل

شہد کے پانی کو کہتے ہیں جس کی تفصیل گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکی ہے۔

قاطر العسل

چار سو گرام شہد نوے گرام نمک ملا کر حمام مائے کی مدد سے تقطیر کریں پہلے پانی پھر اس کی روغن اور آخر میں روغن برآمد ہوگا۔

موم کے کیمیاوی عملیات

عربی میں غام یا شمع کہتے ہیں شہد کی مکھوں کے چھتے میں شہد کے ساتھ حاصل ہوتا ہے طبعی شکل میں اس کی رنگت زردی مائل ہوتی ہے معمولی سی حرارت پر یہ پگھل جاتا ہے۔ مشتعل ہونے پر یہ شعلہ بھی دیتا ہے۔ کیفیت مزاجی، اس کی حار یا بس ہے۔

عمل تصفیہ

موم کو پہلے پانی کے ہمراہ جوش دیں اور اس میں چند قطرے شورے کے تیزاب کے ذائبیں اور پھر پانی خنڈا کر لیں موم پانی کی بالائی سطح میں آجائیگا۔ اس کو علیحدہ کر لیں۔

روغن موم

ایک کلو موم کو تین کلو نمک شور کے ساتھ ملا کر تیزاب کی مانند کشید کریں اس کے علاوہ روغن موم قرع انجیق سے بھی کشید کیا جاتا ہے۔ تفصیلات روغن حاصل کرنے کے مختلف طریقوں میں بیان کی جا چکی ہے۔

چند نباتی ادویہ کے کیمیاوی اعمال

موالید علاقہ کی تیسری قسم نباتات ہیں جو دیگر مواد ادویہ سے مقابلہ جسم انسانی سے زیادہ قریب تر ہیں اس لئے ان پر کیمیاوی اعمال زیادہ پیچیدہ نہیں اس سے زیادہ تر مقصد ادویہ نباتیہ کی اصلاح ہوتی ہے تاکہ زہریلے اثرات سے دور ہو سکیں اور یہ زود اثر ہو جائیں۔

ان پر چند اعمال کر کے ان کو قلیل القدر خوراک بھی بنانا مقصد ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات ان کے اندر پائے جانے والے جوہر مؤثرہ حاصل کر کے فاضل اور غیر ضروری چیزوں کو جو ان کے اندر ہوتی ہیں علیحدہ کر دیتے ہیں بعض اوقات ان کی حفاظت اور طویل العمر بنانا بھی مقصد ہوتا ہے کبھی ذائقہ میں تبدیلی کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے لیکن ضروری ہے کہ نباتی ادویہ جن پر تحلیل و تجزیہ کا عمل کیا جائے وہ حالت تازگی میں اچھے قسم کی فرہ ہوں۔ اور مناسب حرارت پر عمروں کا خیال رکھتے ہوئے ان کو خشک کیا گیا ہو تاکہ تیز حرارت سے ان میں سے بعض میں اجزاء لطیفہ ہوتے ہیں وہ غائب اور ختم نہ ہو سکیں ان کے حاصل کرنے کے اوقات جو ان پودوں یا صنوبر پودا افعال کے اعتبار سے اور اجزاء مؤثرہ لطیفہ کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتے ہیں چند ایسی ہی ادویہ مذکورہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔ جن کو بغیر تدبیر و تربیت عام حالات میں استعمال کرنا صغرت رساں ہوتا ہے یہ ادویہ سبب ہوتی ہیں اور عمومی طور پر ان کے استعمال سے انسانی زندگی ہلاکت کے درجے تک پہنچ جاتی ہے اور کبھی انسان ان کے استعمال سے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

بچھناک کے کیمیاوی اعمال

دواء محی ہے، عربی زبان میں بیش اور فارسی زبان میں زہر ناک کہتے ہیں میٹھا سیلیہ کہلاتا غلط ہے اصطلاح جدید میں اس کو آپ اکوٹائٹ کہتے ہیں جدوار کے خاندان سے یہ نبات ہے، جو شدید زہریلی ہوتی ہے اس کا تریاق جدوار شیریں ہے بچھناک کو اگر زبان پر رکھیں، تو اس کے کئی اثرات کا اظہار اس طرح پر ہوتا ہے کہ زبان اٹھنے لگتی ہے لیکن اس کے ساتھ اگر جدوار شیریں سے لیا جائے تو پھر یہ تجلہاٹ ختم ہو جاتی ہے جو بچھناک سختی اور جدوار کے تریاق ہونے کا ثبوت ہے۔ بچھناک جدوار ہی کی طرح ایک نبات کی گردہ دار جز ہوتی ہے جو بیرونی جانب سیاہ اور اندر سے خاکستری رنگ کی ہوتی ہے۔ کیفیت حراچی اس کی جاریا پس ہے۔

تدبیر

بادام گرام بچھناک کے ٹکرے کر کے کسی قدر ذرہ ذرہ سنوف تیار کریں اور کپڑے میں پونلی بانڈھ کر اس دودھ کے برتن میں اس طرح لٹکائیں کہ پونلی پینڈے سے نہ لگے معلق رہے جب دودھ خشک ہو جائے تو بچھناک کو نکال لیں اور باریک سنوف کر لیں۔

طریقہ دیگر

بچھناک کو مدہر کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کو اورک اور گھیکوار کے عصارہ میں یکے بعد دیگر تین تین یوم تر کریں اس کے بعد مقشر اور منقی کریں۔

بچھناک مثنوی

سانڈھ گرام بچھناک کو سانڈھ گرام روغن بادام میں ہلکی آج پر اس قدر پکائیں یعنی بریاں کریں کہ اس کا بالائی پوست ہلکا سرخ ہو جائے پھر مقشر اور منقی کر کے سنوف کر لیں۔

احراق بچھناک

بچھناک کو پانی میں غرق کر دیں اور ہلکی آج پر پکائیں حتیٰ کہ تمام پانی خشک ہو جائے۔

تعفن

سانڈھ گرام بچھناک کو نیم کوب کر کے ایک لیٹر شراب میں حسب معمول متعفن کر لیں پھر موٹے کپڑے سے چھان لیں۔

روغن بچھناک

بچھناک کو سنوف کر کے تین گنا دودھ میں تین یوم تر رکھیں اور قرع انبیق کے ذریعہ روغن کشید کر لیں۔

کچلہ اور اس کے کیمیاوی عملیات

کچلہ ہندی لفظ ہے عربی میں خافق الکلب یا خافق الذائب کہتے ہیں۔ فارسی زبان میں یہ اذراق کہلاتا ہے۔ اور اصطلاح کیمیا میں اس کو اسٹیکومیکا کہتے ہیں۔ ایک درخت کے پھل کے اندر سے موٹے چنے کسی قدر بڑے حجم نکلتے ہیں خشک ہونے کے بعد یہ مزید چنے ہوتے ہیں کچلہ کے بیجوں پر ہلکا چمکدار سفید رواں بھی ہوتا ہے بالائی چمکاکا اتارنے پر اس کا مغز کسی کسی قدر نرم اور لچکدار ہوتا ہے یہ دودالیہ بیج ہے۔ دونوں والوں کے درمیان ایک سبز رنگ کا پتہ ہوتا ہے۔ دراصل یہی زہریلے اثرات رکھتا ہے۔ کچلہ کے درخت کے پتے آم کے درخت کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں اس کے پھل میں کافی گودا ہوتا ہے۔ جو پختہ ہونے پر بہت ہی نرم ہو جاتا ہے جیلی بحیثیت رام پور کے علاقہ میں کچلہ کے درخت ملتے ہیں کیفیت مزاجی اس کی حار یا بس بدرجہ چہارم ہے۔

تدبیر و تربیت

کچلہ کو مدبر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ڈھائی سو ملی لیٹر پانی میں ساٹھ گرام کچلہ تر کریں اس کے بعد ڈھائی سو ملی لیٹر دودھ میں اس کو لٹکا کر جوش دیں اس کے بعد یہ خوب پھول جائیگا ہیر ونی پوست جدا کر کے درمیانی سبز رنگ کا پتہ اس سے جدا کر دیں نرم حالت میں ہی اس کا سنوف کر لیا جائے۔

دیگر

کچلہ کو اورک اور گھیکوار کے عصا میں یکے بعد دیگرے تین تین یوم تر کر کے مقشر و خنی کر لیں۔

کچلہ مشوئی

ساٹھ گرام کچلہ کو ساٹھ گرام روغن زرد میں بکی آٹھ پر اس قدر برہاں کریں کہ اس کا بالائی پوست سرخ ہو جائے پھر مقشر اور خنی کر کے سنوف کر لیں۔

احراق

کچلہ اس قدر پانی میں ڈالیں کہ پانی اس سے کم و بیش ڈیڑھ آنچ اوپر رہے اور ہلکی آنچ پر پکائیں حتیٰ کہ پانی خشک ہو جائے اور کچلہ کارمک سیاہ ہو جائے۔

روغن کچلہ

نصف کلو کچلہ کو بائیس لیٹر گائے کے دودھ میں اس حد تک پکائیں کہ کھویا بن جائے پھر اس کھوئے کو دبا کر تیل نکال لیں یا پکے ہوئے دودھ کا دہی بنا کر بلو کر روغن حاصل کر لیں۔

بلادر اور اس کے کیمیاوی عملیات

فارسی زبان میں بلادر عربی میں بلاذر ہندی میں بھلا نواں اور سریانی زبان میں انقریا کہلاتا ہے اس کو حب القلب بھی کہتے ہیں انقریا سے مشتق انڈو کارڈیا ہے۔ ایک درخت کا پھل ہے بڑے موڑ کے برابر ہوتا ہے۔ حالت تازگی میں یہ نرم لیکن خشک ہونے کے بعد سخت ہو جاتا ہے۔ اس کے بالائی حصہ میں ایک پرت ہوتی ہے۔ جو کلاہ بلادر کہلاتی ہے۔ اس پوست کو دور کر کے اس کے اندر سیاہ رنگ کی شہد جیسی رطوبت جو غسل بلادر کہلاتی ہے ترکیب خاص سے جدا کر لیتے ہیں بلادر کو توڑنے کے بعد سفید رنگ کا مغز نکلتا ہے یہی مغز بلادر اور غسل بلادر بطور دوا استعمال ہے۔ لیکن غسل بلادر خراش کن ہے اور کسی اثرات پیدا کرتا ہے۔ بدن کو متورم کر دیتا ہے۔ رنگت کے اعتبار سے بلادر بہت پختہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے عموماً دھوبی کپڑے پر امتیازی نشان بلادر سے ہی لگاتے ہیں جو گرمی سے یا تیزاب سے بھی نہیں چھوٹا اس قدر پختہ رنگ ہوتا ہے۔

عمل تصفیہ

بلادر کے تصفیہ کے طریقوں سے بحث گذشتہ ابواب میں کی جا چکی ہے مقصد صرف غسل بلادر دور کرنا اور اس کو سفوف کے قابل بنانا ہے ایک ترکیب یہاں یہ اور بھی ہے کہ مغز بلادر کو دو گئے کچھ مقشراً مغز مار جیل کے ساتھ خلی کرتے ہیں۔

عسل بلادر کو مدد بر کرنا

عسل بلادر ڈھاتی لینز دودھ میں سانھ گرم کے اوسط تناسب سے اس قدر پکایا جائیکہ دو لینز رہے پھر اس میں سانھ گرم روغن کنجد ڈال کر اس قدر حرارت دیں کہ دو منور ہو جائے اور چلنے لگے شہد بلادر مدد بر ہو جائیگا

روغن بلادر

بلادر کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر پتل جنتر کے طریقہ پر کشید کریں حاصل شدہ عسل بلادر میں روغن بھی شامل ہوگا دوسری ترکیب یہ ہے کہ دو عدد بلادر لیکر اس میں سوئیاں چھو کر روغن زرد میں اس قدر پکائیں گرم ہو کر سرخ ہو جائے پھر روغن نکالیں جو چھان کر حاصل ہوتا ہے۔

مدار کے کیمیاوی عملیات

مدار کو عربی زبان میں عشر ہندی نام آگ یا اکوا ہے بعض علاقوں میں اس کو اکوتا بھی کہتے ہیں معروف پودا ہے۔ غجر زمینوں میں خود رو ہوتا ہے۔ جس کے پتے ہبز سفیدی مائل کسی قدر باریک رواں دار ہوتے ہیں توڑنے سے اس کے ہر جز میں دودھ نکلتا ہے اس کے پھل کے اندر نرم روئی کے مانند ریٹے ہوتے ہیں پتے پھول اور اس کی جز بطور دوا استعمال کیجاتی ہے۔ مزاجی کیفیت کے اعتبار سے حار یا بس ہے۔

تدبیر و تربیت

ایک عدد مسلم ناریل میں سوراخ کر کے اس میں شیر بھر دیں اور ناریل کے کانے ہوئے ٹکڑے سے اس کا منہ بند کر دیں اس کے اوپر آنے کا مونا غلاف چڑھا دیں خشک کرنے کے بعد ایک غلاف مزید چڑھائیں پھر دس گلو آپلوں کی آنچ دیں جب شعلے بجھ جائیں تو نہ کورہ ناریل اس میں دہا رہنے دیں آگ کے سرد ہونے پر ناریل کے اندر سے منجمد شدہ سیر مدار نکال لیں۔

عمل تقطیر

گل مدار کو آٹھ گنا مقطر پانی میں کسی مٹی کے ظرف میں ڈال کر آٹھ نو دن تک اس میں خیر پیدا ہونے دیں پھر قرعہ انجیق سے اس کو تقطیر کر لیں قاطر میں روغن اور عرق ملا ہوا ہوگا Seprating Fennel فصل سے روغن جدا کر لیں۔

جوہر مدار

ایک گلو شیر مدار کو حرارت خفقی سے منجمد کر لیں پھر اس کو مٹی کے پیالے میں ڈال کر اس کے اوپر دوسرا پیالہ اونداھا کر ڈھک دیں ڈھکنے والے پیالہ کے درمیانی حصہ میں ایک سوراخ کر دیں اور گل حکمت کریں اور اس کو بالکل مضبوطی سے چپکادیں اس کے بعد تمام سراجیہ کی آنچ دیجائے سرد ہونے پر یا چھ گھنٹہ بعد اس طرح چند گھنٹہ کے عمل سے اوپر والے پیالہ میں اس کا جوہر دکھائی دیگا۔ جو زرد رنگ کی قلموں کی شکل میں ہوگا بالائی پیالہ میں جوہر لطیف اور زیریں پیالہ میں جوہر کشیف ہوگا۔

دھتورہ اور اس کے کیمیاوی اعمال

فارسی میں تاتورہ اور عربی میں جوز مائل کہلاتا ہے معروف چیز ہے اس کی کیفیت مزاجی حار یا بس ہے ادویات سمیہ میں سے ہے۔

تدبیر

گائے کے دودھ کے پیڑ کے ساتھ ہموزن ختم دھتورہ خفقی کر کے سفوف کر لیں۔

احتراق

دھتورے کے پتوں کو کوزہ گل میں رکھ کر گل حکمت کر کے خشک کرنے کے بعد نصف گھنٹہ تک اوسط درجے کی آنچ دیجائے۔

روغن

حتم دستورہ کو حل کے تیل میں ڈال کر تپانِ جنت کے طریقے پر روغن کشید کریں۔

جمال گوٹہ اور اس کے کیمیاوی اعمال

جمال گوٹہ کو فارسی میں حتم بید انجیر خطائی اور عربی زبان میں حب السلاطین کہتے ہیں انگریزی اصطلاح میں اس کو کروٹن کہا جاتا ہے۔ جو خراش کن اور مسہل شدید ہے کیفیت مزاجی اس کی حار یا بس ہے۔

تدبیر جمال گوٹہ

بارہ گرام جمال گوٹہ کو ایک کپڑے کی پونلی میں باندھ کر ڈھائی سو ملی لیٹر دودھ میں مطلق کر کے اس قدر پکائیں کہ دودھ کھویا بن جائے۔

ترکیب دیگر

جمال گوٹہ کے مغز کو پانی میں بھگو کر اس کی دودھانوں کو الگ کر کے درمیانی پتہ دور کریں اور آب لیموں میں چوبیس گھنٹہ کھل کریں اور جس قدر آب لیموں اس میں جذب ہو سکے جذب کریں اسی طرح درمیانی پتہ کو دور کر کے پانی میں چیں کر روغن زرد میں اس قدر بریاں کریں کہ اس میں ہلکی سرفی آجائے یہ بھی تدبیر کا ایک طریقہ ہے جس کو مشونی بھی کہتے ہیں۔

احراق

درمیانی پتہ کو دور کر کے مغز جمال گوٹہ کو پانی میں چیں کر اس میں ایک کپڑا لپیٹ کر جو تر ہو خشک کر کے پھر اس کی حق بنا کر ایک چراغ میں روغن زرد سے تر کر کے کاجل حاصل کرنے کے طریقے پر جس قدر دھواں حاصل کر سکیں حاصل کر لیں۔

روغن جمال گوٹہ

جمال گوٹہ میں روغن ساٹھ فیصد ہوتا ہے اور کولہو میں دبا کر اس کا روغن حاصل کر لیں۔

تمباکو کے کیمیاوی اعمال

معروف چیز ہے پتے بطور دوا مستعمل ہیں کیفیت مزاجی حار یا بس ہے۔

تدبیر تمباکو

خالص تمباکو کی چپاں تین گھنٹہ تک قند سفید کے ساتھ خنق کر کے محفوظ کر لیں۔

جوہر تمباکو

تمباکو کے پتے خشک شدہ تین یوم سو گنا پانی میں بھیگا رہنے دیں اور اچھی طرح مل کر نیچر لیں اس پانی کو عمل تبخیر سے اٹا دیں باقی شدہ سنوف تمباکو کا جوہر ہوگا۔

روغن

خشک شدہ تمباکو کے پتے روغن کچھ میں بارہ گھنٹہ بھگو دیں اور تین گھنٹہ خنق کریں اس کے بعد روغن کو صاف کر لیں۔

بھنگ کے کیمیاوی عملیات

بھنگ کو فارسی میں قنب عربی میں درق الخیل کہتے ہیں مشہور نبات ہے جو نشہ پیدا کرتی ہے لودیات سمیہ میں سے ہے اس کی گہری سبز رنگ کی چپاں ہوتی ہے۔ کیفیت مزاجی مرکب القوی ہے۔ سوکھی ہوئی لکڑی گانجہ اور تراوش شدہ رطوبت کو چرس کہتے ہیں۔

تدبیر

دوب گھاس چار حصے اجوائن دیسی ایک حصہ کے ہمراہ پانی میں پیس کر کسی برتن میں رکھیں اور عمل تبخیر سے اس کو خشک کر لیا جائے سات مرتبہ اسی عمل کی تکرار کرنے سے بھگ مدد ہو جاتی ہے۔

روغن قنب

صاف شدہ بھگ نصف کلوچوں کی پوٹلی بنا کر چھ لیٹر دودھ اور ایک لیٹر پانی میں جوش دیں اور رکھ چھوڑیں حتیٰ کہ دودھ کا دہی بن جائے اس دہی سے سب قائدہ مکھن حاصل کریں جو آگ پر گرم کرنے سے روغن چھوڑ دیتا ہے۔

نوٹ :-

اودیہ کی ترکیب تحلیل و تجزیہ میں حرارت کی ہر مقام پر کم و بیش ضرورت ہوتی ہے جس کی کم و بیش ترکیب تجزیہ تحلیل اودیہ میں بناؤ بگاڑ کا سبب بن جاتی ہے چنانچہ درجات حرارت اور ہدایات مجربین پر عمل ضروری ہے۔

درجات حرارت

حرارت کو عمومی طور پر چار درجات میں منقسم کیا گیا ہے۔

درجہ اول: جو ہاتھ سے چھو کر معلوم کی جاسکے اس کو۔ حرارت محسوس کہتے ہیں۔

درجہ دوم: اس سے زیادہ تیز جس کو مس نہ کیا جاسکے حرارت محسوس کہلاتی ہے۔

درجہ سوم: جو اپنی تیز گرمی کی وجہ سے زیر اثر چیز کو جلا کر کوئلہ کر دے۔ حرارت محرق کہلاتی ہے۔

درجہ چہارم: جو اپنی تیز گرمی اور شدت کی وجہ جلا کر راکھ کر دے۔ حرارت منفرد کہلاتی ہے۔

الصيد له جزئیہ

(فوری دوا سازی)

عطار کے فرائض اور دواخانہ کا آراستہ کرنا
حصہ سوم



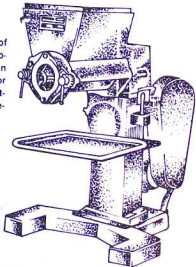
حکیم محمد رفیق الدین

OSCILLATING GRANULATOR

All the Contact Parts are of stainless steel, with electric motor, V. Belts and Reduction gear Box Is most suitable for dry or wet granulation. It is portable and no maintenance is required.

SPECIFICATION

OUTPUT (per hr.) 50 to 60 kg.
 Rotar Speed 30 R.P.M.
 POWER REQUIRED 1 H.P.
 HEIGHT 3 Feet
 BREADTH 10" x 11"
 (Feeder size)



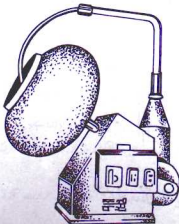
SUGAR COATING PAN

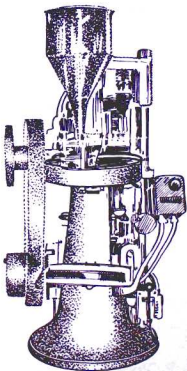
Stainless Steel Pan with hot air blower. Assured Long Life, Bulk production and is Rust Proof.

SPECIFICATIONS

Diameter 36" & 42" Pan
 Capacity of 36" 35 kg.
 (1.25 Lakhs tab. app.)
 Capacity of 42" 45" kg.
 (1.50 Lakhs tab. app.)
 Speed of Pan 20 to 35 R.P.M.
 Power Required 3 H.P.

Note: Suitable polishing Pan is also available





عطار، کمپاؤنڈر

اس سلسلہ میں کتاب کی ابتدا میں تذکرہ کیا جا چکا ہے غرضیکہ عطار یا کمپاؤنڈر کو سمجھدار صاف ستھرا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے تاکہ طبیب کے تمام اشاروں کو اور اصطلاحی الفاظ کو بخوبی سمجھ سکے اور مریض کو دوا دینے میں دشواری یا غلطی کا امکان نہ رہے۔ اپنے دواخانہ کو حسن و خوبی اور سلیقہ مندی کے ساتھ آراستہ کر سکے کیونکہ دواخانہ کا ظاہری منظر اور اس کا ستھرا پن بھی مریض پر اچھا نفسیاتی اثر ڈالتا ہے۔

دواخانہ کی آرائش

دواخانہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کو سلیقہ کے ساتھ آراستہ کرنا ضروری ہے کیونکہ مریض بہت حساس ہوتا ہے۔ اگر دواخانہ کا ظاہری منظر اچھا نہیں ہے تو اس کا نفسیاتی طور پر برا اثر ہوا کرتا ہے ظاہری آرائش کے ساتھ دواخانہ کی صفائی اور پاکیزگی بھی ضروری ہے جو حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق ہونی چاہئے۔ دواخانہ کے اندر کھیاں، چبوتے، چیشیاں، چمچر کو قطعاً داخل نہ ہوں ان کے اسناد اکیلے ضروری ہے کہ دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی دار (باریک جالی دار) تار جو وائر گف کہلاتے ہیں لگائے جائیں۔ ہر دوا کا برتن ڈھکا ہوا ہو اور استعمال ہونے والے چمچری کاٹنے چمچے صاف ستھرے ہوں اور ہر دوا کے لئے علیحدہ علیحدہ چمچری چمچے اور کاٹنے ہونا ضروری ہے دواخانہ میں معقول روشنی اور ہوا کا انتظام ضروری ہے مریضوں کی نشست کے لئے آرام و آسائش کا خیال رکھتے ہوئے معقول انتظام ہونا ضروری ہے کیونکہ بہت سے مریض کمزور اور ناتواں ہوتے ہیں زیادہ دیر تک کھڑے نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ کبھی کبھی ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ دواء کے حصول کے لئے مریضوں کو انتظام کرنا پڑتا ہے۔

دواخانہ کی باہر کی تالیاں وغیرہ گندی نہ رہیں روز چونے کا بروا چھیڑکتے رہیں وقتاً فوقتاً نیکل ڈالتے رہیں کچھ تالیوں میں چونا اور راکھ بھر کر دواخانہ کے باہری گوشوں اور کناروں پر رکھتے ہیں جس سے مریض انگدان کا کام لیتا ہے۔

دواؤں کی ترتیب

دواخانہ میں دوائیں کس ترتیب سے رکھی جائیں مختلف اہل تجربہ اپنی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی مختلف نظم و ترتیب قائم رکھتے ہیں ذیل میں چند اصولی باتیں بتائی جاتی ہیں جن سے ترتیب ادویہ میں کافی مدد مل سکتی ہے۔

دواء کی شکل و صورت اور ہیئت کے اعتبار سے

اس سے مراد یہ ہے کہ ادویہ کو چند جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے، مثلاً سیال جامد کاغذ کی مانند فراری جبریات اس کے علاوہ کونسی دوا کیسے ظرف کی محتاج ہے۔ اور ان کے تحفظ کی ضرورت کیا ہے مثلاً عریقات شربت مرہے معاجین سفوف جبوب خشک جزی بوئیاں وغیرہ۔

عریقات

تمام عریقات کو سفید شفاف رنگ کے ہم شکل و حجم کی شیشوں یا حاروں میں رکھیں ان پر مضبوط ڈاٹ لگا دی جائے اب حروف چھپی کی ترتیب سے شیشوں کو رکھا جائے یا ادویہ مشمولہ مثلاً گلاب کیوڑا بید مشک عنبر کی علیحدہ ترتیب دیجائے اور باقی عریقات علیحدہ ترتیب کے ساتھ رکھے جائیں تاکہ ان کو نکالنے اور رکھنے میں آسانی ہو۔

شربت

اسی طرح شربتوں کی ترتیب رکھیں اور شیشے کے ایک جیسے ہم شکل برتنوں میں دواخانہ بھی خوش منظر معلوم ہوتا ہے اور ان کو نکال کر دینے میں آسانی ہوتی ہے ہر بوتل میں مضبوط کارک کا ہونا ضروری ہے اس کے علاوہ ایک ترتیب یہ بھی ممکن ہے کہ ملین اور مسہل شربتوں کو ایک طرف شربت املی شربت لیموں شربت آلو بخارا کی ترتیب علیحدہ ہو۔ مفرحات شربتوں میں شربت سیب شربت انار سکنجبین کی تمام قسمیں علیحدہ رکھی جائیں۔

معاجین

مہجون کی بہت سی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں مثلاً اطرینل، دواء السک، مفرحات، یا توتی ان کو عموماً شیشے کے مارتانوں میں الگ الگ کر کے رکھتے ہیں۔

مر بے

بڑے منہ کے ہم شکل مارتانوں میں رکھنا چاہئے تاکہ انکو آسانی کے ساتھ نکالا جاسکے ان کی حروف چینی کے حساب سے ترکیب دیجائے۔

خمیرہ اور لعوق

شیشے یا چینی کے بڑے منہ کے ایک جیسے ہم شکل مارتانوں میں حروف چینی کی ترتیب سے ایک جانب لگائے جائیں۔ اس سلسلے میں عموماً بڑے بڑے مارتان یا حاد استعمال ہوتے ہیں۔

مفردات

بیراکیس تو تیا، پھٹکری جیسی اودیہ دھات کے برتنوں میں ہرگز نہ رکھی جائیں اس کے لئے شیشے یا چینی کے ڈسکن دار ظروف ہونا چاہئے۔

کافور جو ہر پودینہ جو ہر اجوائن جیسی از جانے والی اودیہ شیشوں میں خوب اچھی طرح بند کر کے رکھی جائیں کہتے ہیں کہ کافور کے ساتھ چند دانے سیاہ مرچ یا لونگ کے ڈال دئے جائیں تو یہ اڑنے اور ضائع ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔

کی اودیہ افیون دستورہ بھساک ہڑتال کچلہ شگرف سم انفار جیسی نمی اودیہ کو علیحدہ کسی مناسب لیکن ہم شکل شیشوں میں محفوظ کریں اور ان پر نام کا نشان لگا کر کسی الماری میں بالکل علیحدہ رکھیں۔

قیمتی ادویہ مشک عنبر زعفران و رقی طلاء و رقی نقرہ جیسی قیمتی ادویہ چوری ہونے کا امکان ہوتا ہے اس لئے ایسی ادویہ کو کسی محفوظ مقام پر رکھیں۔

کسی ایک ڈبہ میں چند ادویہ کی پڑیاں رکھنا قانونی غلطی ہے اسی طرح کسی ظرف کی جب کوئی دوا خراب ہو جائے یا کیز الگ جائے گل سڑ جائے تو اس دوا کو اس ظرف سے فوراً علیحدہ کر کے برتن کو صاف کر ڈالیں۔ اس کے بعد اس ظرف میں دوسری دوا رکھیں۔

دواؤں کے نام اور ان کی چٹیں

ادویہ خواہ مفرد ہوں یا مرکب سیال ہوں یا جامد تھوڑی ہوں یا زیادہ معروف ہوں غیر معروف بلاتام کے کبھی نہ رکھیں نام صاف ستھرے اور خوبصورت چٹوں میں تحریر کر کے شیشی یا ڈبوں میں مضبوطی کے ساتھ بست کر کے رکھے جانے چاہئے۔ جو قدرے جلی قلم سے خوبصورت تحریر ہوں۔ اگر ہاتھ سے ان ناموں کو تحریر کریں تو کبھی روشنائی ہرگز نہ استعمال کریں۔

عطار خانہ کی الماری

اس سے مراد وہ الماری ہے جس میں عام خشک ادویہ بڑی تعداد میں رکھی جاتی ہیں اور الماری میں بہت سی درازیں ہوتی ہیں اور ہر ایک دراز چار پانچ خانوں پر مشتمل ہوتی ہے جن میں دوائیں بھر دی جاتی ہیں۔ ہر دواؤں پر مفرد ادویہ خشک جزی بوٹیوں کے نام ترتیب وار لکھے ہوتے ہیں جس سے نسخہ بند کو دوا نکالنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ضرورت کے مطابق ہر دوا خانہ میں چھوٹی یا بڑی الماریاں ہوتی ہیں۔ الماری کی اونچائی تقریباً ڈیڑھ میٹر رکھی جاتی ہے اور اس کی چوڑائی تقریباً ڈھائی میٹر ہوتی ہے اس الماری کی بالائی سطح بیشتر کام دیتی ہے جس کا جزوی دوا سازی کے لئے عطار کے سامنے ہونا ضروری ہے۔

الماری میں ادویہ کی ترتیب

اس الماری کے خانوں میں ادویہ اس ترتیب سے بھری جاتی ہیں کہ ایک نسخہ

کے باندھنے میں بہت سے خانوں کو کھولنا نہ پڑے یعنی ایک دراز کے متعدد خانوں میں زیادہ تر وہ دوائیں بھری جائیں جو نسخہ میں اکثر ایک ساتھ لکھی جاتی ہیں۔ مثلاً بہدانہ عذاب سچتاں ایک دراز کے تین خانوں میں رکھے جاتے ہیں اسی طرح گل بنفشہ مویز مفتی بادیان گاؤز ہاں بخ کا سنی جو نسخہ خلل شکم کے اجزاء میں ایک دراز کے خانوں میں رکھے جائیں حتی الامکان ان کو باہم قریب رکھیں اسی طرح دوسری ادویہ کو قیاس کریں۔

اس ترتیب میں یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ جو دوائیں کثیر الاستعمال ہیں وہ الماری کے وسطی خانوں میں رکھی جائیں جو عطار کی دست رس سے قریب تر ہوں اور جو دوائیں نسبتاً قلیل الاستعمال ہیں اور جن کا اندراج نسخوں میں کم تر ہوتا ہے اسی تناسب سے کنارے کے خانوں میں رکھیں۔

دواخانہ کے آلات اور سامان

دواخانہ کے ان آلات اور سامان کو نہایت صاف ستھرا رکھنا چاہئے تاکہ ضرورت کے وقت کوئی تاخیر واقع نہ ہو کیونکہ بعض اوقات اتفاقاً فوری طور پر دوا بنانے اور دینے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اگر اس وقت سامان کو صاف کرتے ہیں دیر ہو گئی تو صحیح وقت پر مریض کو دوا نہ مل سکے گی اس لئے یہ چیزیں جس وقت ملکی ہوں اسی وقت صاف کر دی جائیں اور بلا تاخیر قرینہ سے اپنی جگہ پر رکھ دی جائیں۔

ترازو باٹ

ترازو باٹ کے سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر دھیان میں رکھنی چاہئے کہ اس کے دونوں پلڑوں کا وزن کم و بیش نہ ہو دونوں مساوی الوزن ہونے چاہئے جیسی ادویہ مثلاً مشک عنبر زعفران اور سی ادویہ سکھیا افیون وغیرہ تولنے کے واسطے چھوٹا نازک ترازو استعمال کرتے ہیں جس کو کاٹا کہا جاتا ہے اور سونا، چاندی تولنے کا کام لیتا ہے۔

ترازو کے باٹ

ترازو کے باٹ بھی صاف ستھرے ہونا ضروری ہیں ان کو مستند اور معتبر رکھیں

احتیاط رکھیں کہ کوئی ایسی چیز بانوں کو نہ لگے جس سے ان کا وزن بگڑ جائے چھوٹے ترازو کے لئے رتی ماسہ اور تولہ گرین اور گرام کے ہاتھ رکھے جاتے ہیں۔

دوا تولنے کے لئے ترازو بہتر ہو جس کا ایک پلڑا شیشے کا ہو اور وہ ترازو کے ساتھ اس طرح دایستہ نہ ہو کہ عند الضرورت اس سے الگ نہ کیا جاسکے۔

ظروف ادویہ، یا بویہ

شیشہ یا چینی کے ہونے چاہئیں اور اگر مٹی کے ہوں تو پختہ اور عمدہ روغن کئے ہوئے ہوں سب کے منہ پر اچھے قسم کے ڈھکن ہوں اور مرتبانوں پر خوش خط نام کی چٹیں لگی ہوئی ہوں بویہ گول ہانڈی نما برتن ہوتا ہے جس کو مضبوط ڈھکن ہوتا ہے۔

کارک یا ڈائیس

ڈاٹ کاٹج کی بھی ہوتی ہیں اور ربر کارک کی بھی ہوتی ہیں۔ غرض صاف ستھری ڈاٹ لگانے میں بخل سے کام نہ لیں، جیسی کے مرتبانوں کے ڈھکنے کبھی بھی ڈھیلے ڈھالے ہوتے ہیں۔ جس کے گرد و غبار جانے کا خطرہ ہوتا ہے مرتبانوں اور شیشوں وغیرہ کی ڈائیس اکثر جم کر بیٹھ جاتی ہیں ڈاٹ کا کارک کھولنے کے لئے انکو زور کے ساتھ یک لخت کھینچنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کبھی یہ ٹوٹ بھی جاتی ہیں پھر اگر ڈاٹ شیشے کی ہے تو بقیہ حصہ شیشی میں بری طرح چپک جاتا ہے جس کے بعد شیشے کی گردن کو توڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور اگر ڈاٹ کارک وغیرہ کی ہے تو بقیہ حصہ شیشی کے اندر گھس جاتا ہے، جس سے کبھی کبھی دوائیں بگڑ جاتی ہیں۔ اس لئے ڈاٹ کو ایک انداز سے کے ساتھ گھما کر نکالنا چاہئے کارک یا ربر کی ایسی ڈائیس جو شیشوں میں زیادہ پھنسی ہوں اور ان کے اوپر باہر اپنا حصہ بھی نہ ہو جو اٹھکیوں کی گرفت میں نہ آسکے تو کارک کھولنے والا ایک مخصوص پیچکس لکیر اس کو گھماتے اور کارک کو پھسالتے ہیں اس کے بعد نکال لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر شیشے کی ڈاٹ کسی شیشی میں پھنسی گئی ہو تو اس کو نکالنا ایک ہنرمند کا کام ہے۔ ایسی پھنسی ہوئی ڈائیس کو نکالنے کے لئے ایک تدبیر یہ ہے کہ ایسی پھنسی ہوتی شیشے

کی ڈاٹ کے پاس اس طرح حرارت پہنچائی جائے کہ شیشے کی حرارت کی وجہ سے ٹوٹ نہ سکے۔ اس سے اکثر اوقات ڈاٹ ڈھیلی پڑ جاتی ہے اس مقصد کے لئے زیادہ بہتر ہے کہ شیشی کو اونداھا کر گرم پانی میں ڈال دیں اس سے بھی ڈاٹ کھل کر دوا کے ذائع ہونے کا خطرہ رہتا ہے اس لئے زیادہ بہتر ہے کہ گرم پانی سے ترشیدہ کپڑا شیشی کے منہ پر رکھیں کپڑا منہ پر اس قدر لپیٹ دیں کہ شیشی گرم ہو جائے پھر گرم ہونے کی حالت میں تدریجاً ڈاٹ کو گھمانے کی کوشش کریں اس ترکیب سے ڈاٹ کھولنے میں اکثر کامیابی ہوتی ہے کبھی شیشی کو دھوپ میں رکھ دینا ہی کافی ہوتا ہے۔

شریت و سککھین کی ان شیشوں پر جو عطار کے سامنے ہر وقت رہتی ہیں۔ اور جن سے تھوڑا تھوڑا شریت بار بار نکالنا پڑتا ہے۔ ڈانوں کے علاوہ دوسرا حوال بھی سرپوش کے طور پر ہونا چاہئے تاکہ گرد و غبار کسی جگہ سے وہ محفوظ رہے۔

پیانے

سیال ادویہ کے لئے عطار خانہ میں چھوٹے بڑے اور قطرات کے پیانے ہوتے ہیں جس قدر مقدار کہتے ہیں یا ایسی خاص شیشیاں ہوتی ہے جن کا ترچھا کرنے سے قطرات کے حساب سے دوا باہر نکلتی ہے کبھی شیشی کے منہ پر خمدہ ڈاٹ لگی ہوتی ہے جس سے قطرات نپکائے جاسکتے ہیں یہ کام ہوشیاری کا ہے اس میں ہاتھ کو سنبھالنا پڑتا ہے دو آؤنس تین آؤنس اور چار آؤنس کے پیانے ہوتے ہیں نیز نشانات مقدار کے حساب سے دیئے ہوتے ہیں ایسے پیانوں کا صاف ستھرا ہونا بھی ضروری ہے ایک مرتبہ دوا نکالنے کے بعد فوراً مطہر پانی سے دھو کر صاف کر لئے جائیں۔

مجموع خیر ہاور خانہ المرطات اور انوشدازو نکالنے کے چمچے ہوا کرتے ہیں یہ چمچے ہر ہر دوا کے علیحدہ علیحدہ ہونا چاہئے ایسا نہ ہو کہ ایک ہی چمچ سے متعدد دوائیں نکالنے رہیں اس سے بعض اوقات نقصان کا اندیشہ رہتا ہے آجکل سب سے اچھے اسٹیل کے نہایت چمکدار چمچ دستیاب ہوتے ہیں ایسے چمچوں کے دستے لے ہوں تاکہ دوا نکالنے میں

آسانی رہے۔ دوا نکالنے سے پہلے ان کو گرد و غبار سے صاف کرنے کے لئے کپڑے سے صاف کریں دوا نکالنے کے فوراً بعد دھو ڈالیں۔

مرئی نکالنے کے لئے چھری اور کانٹوں کا استعمال کیا جاتا ہے یہ بھی اسٹیل کے صاف ستھرے چکدار ہوں جو ایک بار استعمال کے بعد دھو کر دوسری بار استعمال میں لائے جائیں ہر مرئی کا ایک علیحدہ چھری اور کانٹا ہونا چاہئے۔ شیشے اور چینی کے ظرف صاف کرنے کی صورت یہ ہے جھوٹے بڑے مرتان گرم پانی سے زیادہ اچھے صاف ہوتے ہیں۔ گرم پانی میں سوڈا ملا کر اگر انہیں صاف کریں تو بہتر ہے اس مقصد کے لئے آج کل دم پاؤڈر ایک اچھا پاؤڈر ہے جس سے شیشے یا چینی یا اسٹیل کے برتن اچھے صاف ہو جاتے ہیں۔

لوہا یا شیشوں کو صاف کرنے کے لئے جھوٹے بڑے مخصوص قسم کے برش آتے ہیں جن سے ضرور کام لینا چاہئے۔ اس میں خواہشہ صابن کا پانی یا بجی کا پانی یا دم پاؤڈر استعمال کیا جائے اس مقصد سے برقی رو سے چلنے والی مشین بھی آتی ہے جو بونل واشنگ مشین کہلاتی ہے جس کی مدد سے تھوڑی سی دیر میں بہت کام ہو سکتا ہے شیشیوں کو دھونے کے بعد یا تو اندھا کر دھوپ میں خشک کریں یا آٹو کلیو میں رکھ کر مطہر اور خشک کریں اس کے بعد اندر کے اوپر دوار کھلی جائے۔

پکنے ہوئے تیل کے شیشے کے برتن قدرے مشکل سے صاف ہوتے ہیں۔ ان کو صابن کے پانی یا بجی کے پانی میں دیر تک رکھیں اس کے برعکس شربت خٹکھٹک کے برتن بہت جلد صاف ہو جاتے ہیں ان کے لئے محض گرم پانی کافی ہوتا ہے۔

غریب صاف ستھرا اور حفظان صحت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دوا خانہ کی ہر چیز مطہر اور مصفی ہونا ضروری ہے ایسا کرنے سے بیشتر خطرناک نتائج سے نجات مل سکتی ہے۔



ضروری سامان دواسازی

ترازو باٹ اوزان پیمانے سل پٹ ہاون دستہ کھرل کی مختلف اقسام، بالٹی، جگ، مکی، بھگو نے پتیلیاں مختلف سائز، فرائی پان کفلیر، پونی چمچے کڑھائی پیالے دست پٹا، سنڈاس، مٹ سے جھری کاٹنے چاقو بلیٹ پانی کی منگی، ربر ٹیوب گھونٹا لکڑی والا، پریشر کوکر برقی چولہا، گیس چولہا اسٹود باٹ بلیٹ میٹنگ مینٹل واٹر ہاتھ بوسل واشنگ مشین اون، منٹل فرنیس برائے احراق و نکلیس پاؤڈر کرنے والی پکی یا برقی مشین قرص مشین آلات کشید عرق برقی، قرع انجیق فل بھک۔ آلات تقصر، کسر آلات تصحید فلکسنگ مشین کپسول مشین، شوگر کوٹنگ مشین، فلٹر مشین، فلاسنگ حارس، آتش شیشی بوتل بویہ مختلف سائز بوتلیں شیشیاں مرجان تم برائے کشید شراب آلات تیاری تیزابات پٹری ڈش کرس اسٹیل روٹی گام کپڑا مٹل، موٹا کپڑا، جھانڈن جھٹلے، چینی کی کھرل، ششے کی کھرل ڈسٹری لیشن، پلانٹ لمبڈگ اور بیکگ کا جملہ سامان۔ راودق، (سپر کولیشر) دوآرہ (سینٹی فیوز) حرارت پیاء (پارومیلر)

نسخہ باندھنا

نسخہ باندھنے سے مراد یہ ہے کہ طبیب کے تجویز کردہ نسخہ اور اس کی ہدایت پر عمل کرتا ہے۔

اگرچہ یہ ایک چھوٹی سی اصطلاح ہے لیکن بہت ہی پیچیدہ کام ہے جس کے تحت عطار کے بہت سے فرائض داخل ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ اجزاء نسخہ میں کوئی دوا اگر اپنے دواخانہ میں نہ ہو تو اپنی رائے کو اس میں کوئی دخل نہیں دینا چاہئے اور نہ ہی اس جز کے بغیر نسخہ باندھا جائے یا اس دوا کے عوض میں اپنی

رائے سے کوئی دوا نہیں دینی چاہیے یہ دونوں باتیں قانوناً جرم ہیں ایسے وقت میں عطار کا فرض ہے کہ وہ معالج سے جس نے نسخہ تجویز کیا ہے مشورہ کرے اور جو ہدایت اسے طبیب دے اس پر عمل کر کے ایسا کرنے سے عطار کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔

اگر کسی دوا میں خلک و شبہات ہوں اور صاف طریقے پر پڑھنا نہ جاسکے تو محض انکل سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ طبیب سے اس خلک کو رفع کر لیں۔

۲۔ عطار کا فرض ہے کہ پہلے نسخہ پڑھنے سے ایک دوسرے نسخہ کو خوب اچھی طرح پڑھ لے اس کے بعد نسخہ پڑھے۔

۳۔ اگر کسی نسخہ میں دوا کے وزن کے متعلق کوئی خلک و شبہ ہو یا کسی تیز سی دوا کی مقدار خوراک معیون مقدار خوراک سے بہت زیادہ ہو جیسا کہ بعض اوقات ماشہ کی جگہ غلطی سے تولہ تحریر ہو جس سے مضرت اور سمیت کا اندیشہ ہے تو اس کی بابت نسخہ تجویز کرنے والے طبیب سے مشورہ کر لینا ضروری ہے اسی طرح خلاف اصول اور متناقض دوائیں درج ہوں یا اور کوئی بے قاعدگی ہو تو بھی طبیب متعلقہ سے مشورہ کے بعد نسخہ پڑھا جائے۔

۴۔ نسخہ پڑھنے کے بعد تمام دوائیں حسب ہدایت وزن کر کے تاپ تول کر دی جائیں تخمینہ اور اندازہ سے بعض اوقات بڑی غلطی کا امکان ہوتا ہے۔

عطار کا فرض ہے کہ وہ ان قیود اور صفات اور اصطلاحی الفاظ کو بخوبی جانتا ہو جو نسخہ ادویہ کے ناموں کے ساتھ درج کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ مثلاً منقہ، مغز مقشر، بصرہ، بست یا قندہ، مغرطہ، محکوفہ، سلم، محوف، خراشدہ، اس کی وضاحت کے لئے دیکھئے اصطلاحات متعلقہ دوا سازی و نسخہ بندی جو ضلع اور اقل میں درج کی جاتی ہے۔ ان پر عمل کرتے ہوئے خوب سمجھ کر نسخہ پڑھنا ضروری ہے۔

اصطلاحات متعلقہ دواسازی

آب تر محلہ: تر محلہ یعنی بڑ بھڑوہ آٹھ تینوں چیزیں ہوزن لیکر نیم کوب کر کے چار گنا سے چھ گنا پانی میں بھگو دیں چند گھنٹہ کے بعد چھان لیں۔ یہی حاصل شدہ پانی آب تر محلہ کہلاتا ہے۔

آب خیار: کھیرے کا پانی نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھیرے کو گل حکمت کر کے گرم بھو بھل میں دبا دیں جب مٹی سرخ ہو جائے لیکن جلنے نہ پائے تو نکال لیں سرد ہونے کے بعد مٹی کو علیحدہ کر کے پانی کو نیچر ذکر محفوظ کر لیں۔

آب خیازہ: گھڑی کے پانی کو کہتے ہیں جو کھیرے کے پانی کے مانند حاصل کیا جاتا ہے۔

آب کدو: کدو یعنی لوکی کا پانی جو کھیرا اور گھڑی کے پانی کے مانند حاصل کیا جاتا ہے۔

آب گوشت: بخنی کو کہتے ہیں

اُٹمن: ہندی لفظ ہے جو فارسی زبان میں غازہ کہلاتا ہے۔ وہ مرکب ہے جو جسم کے رنگ نکھارنے کے لئے بطور لپ پورے بدن پر لگایا جاتا ہے۔

ایرک مخلوب، دھناب: یہ لفظ ایرک کے ساتھ مخصوص ہے، دھناب دھان اور آب سے مرکب ہے ایرک کو مخلوب کرنے یا دھناب کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ایرک کے ٹکڑوں کو دھان یا کڑیوں کے ساتھ ایک مضبوط کپڑے کی قھلی میں بند کر کے قھلی نہ کو رہانی میں ڈبو کر ہاتھوں سے خوب ملیں اور رگڑیں اس سے ایرک ریزہ ریزہ ہو کر کپڑے سے چھن کر پانی میں چلا جائیگا۔ اور پانی میں ہار یک شدہ ایرک کے ریزے تہہ نشین ہو جائیں گے اس کے بعد پانی کو نھار کر علیحدہ کریں اور ہار یک شدہ ایرک جدا کر لیں۔ یہی ایرک مخلوب یا دھناب کہلاتا ہے۔

آبکامہ: فارسی زبان میں کانچی کو کہتے ہیں جس کی تفصیل دیکھو کانچی میں۔

اشو: در بہرہ فارسی میں کہتے ہیں غیر منقطع شراب ہے۔

آش جو: ماء الشعیر عربی زبان میں کہلاتا ہے اس کی تفصیل ماء الشعیر میں دیکھی جاسکتی ہے۔

آلمہ منقہ: محصل نکالا ہوا آلمہ ہے جس سے مراد جرم آلمہ ہے۔

اُپدھات: آیوریدک اصطلاح میں گندھک پارہ ہز ہل سکھیا شگرف رسکھار اور دار چکنہ کو کہتے ہیں اہل اکسیر ذوی الارواح یا صرف روح کہتے ہیں۔

اجساد: جسد کی جمع ہے وہ دھاتیں جو گرمی پا کر پھیل جاتی ہیں، دیکھو جسد۔

ارگچہ: غالیہ کا مترادف ہے دیکھو غالیہ۔

ارواح: روح کی جمع ہے دیکھو روح

افسردہ: فارسی زبان میں عصارہ کو کہتے ہیں تفصیل دیکھو عصارہ میں۔

انوپان: ہندی زبان کا لفظ ہے دیکھو تفصیل مترادف لفظ بدرقہ میں کہ انوپان بدرقہ کو کہتے ہیں۔

اوردھ، ظلیکا جنتز: ویدک اصطلاح کے عام زبان میں بھیکا کو کہتے ہیں جسکی ضرورت مرقات کے سلسلہ میں ہوا کرتی ہے دیکھو تفصیل عرق میں۔

اہرنے اُپلے: جنگلی کنڈے جو ہاتھ سے نہیں بنائے جاتے بلکہ جنگل میں مویشی جو گوبر کرتے ہیں وہ پڑے پڑے خود خشک ہو جاتا ہے۔

آب زلال: سترہا ہوا پانی، یہ لفظ خصوصیت ایسی جگہ استعمال ہوتا ہے جب کہ بھیگی ہوئی دوا جن کو جوش دینے سے ان کی ترکیب میں فرق آجاتا ہے محض بھلو کر کچھ دیر کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں جس کے بعد مدہ غلیظ تہہ نشین ہو جاتا ہے اجزاء لطیفہ پانی کے

ہر وہ نختہ لائے جاتے ہیں مثلاً اکو بخار الملکس یہ بھی ایک طرح سے خیساندہ ہی کی ایک قسم ہے۔

آبزن: ایک یا ایک سے زائد ادویہ کا جو شانندہ یا خیساندہ تیار کر کے مائوف حصہ جسم کو اس چھنے ہوئے جو شانندہ یا خیساندہ والے پانی میں جو کسی بڑے برتن میں یعنی پب وغیرہ نہ کورہ پانی بھر دیتے ہیں اور مائوف عضو کو اس میں فرق کرتے ہیں۔ اطباء متاخرین کی ایجاد ہے بواسیر کے مریضوں اور عورتوں میں درم رحم کی صورت میں چند مٹھل اور اج ادویہ کا جو شانندہ یا خیساندہ تیار کرتے ہیں اور پب میں جو شانندہ ذال کر مریض کو اس میں بیٹھا دیتے ہیں۔

انکباب: خیساندہ تیار کرنے کے بعد ادویہ کو جوش دیتے ہیں یہ بھپارا لینے کا عمل ہے دھواں اٹھتے ہوئے پانی آب جو شانندہ یا تو عضو و مائوف پر بھپارا دیا جاتا ہے یا اس کی گرمی منہ میں تولیہ وغیرہ ذال کر لیتے رہتے ہیں اس سے خوب پسینہ آتا ہے اور مسامات کھل جاتے ہیں۔

اقراص: قرص کی جمع ہے جس کے معنی ٹکیہ کے ہیں اصطلاح جدید میں ٹھسلیٹ کہتے ہیں جو برقی کلوں کے ذریعہ تیار کی جاتی ہیں۔ اقراس ہاتھ سے بھی بنائی جاسکتی ہیں۔

ارغاء: جھاگ اتارنا، اس کو کف گرفت بھی کہتے ہیں عموماً موسم چربی اور شہد کو آگ میں گرم کرتے ہیں ان میں میل کچیل جھاگ کی صورت میں اوپر آجاتا ہے۔ سرد ہونے کے بعد ان جھاگوں کو کنکیر یا پھلنے وغیرہ سے جدا کر لیتے ہیں جس سے ان کا میل صاف ہو جاتا ہے جو عموماً سٹفتیں تنکا بھوسی اور مٹی وغیرہ کی صورت میں جھاگ کے ساتھ اوپر آجاتی ہیں۔

اذاہت: پگھلانے کا عمل ہے عموماً دھاتوں کو پگھلا کر ان کی فاضل چیزیں ان سے جدا کر لی جاتی ہیں۔

اطلاء: نمک حاصل کرنے کا عمل ہے جزی بوٹیوں اور چونہ مٹی کو یا جزی بوٹیوں کی راکھ کو حاصل کرنے کے بعد پانی میں گھول دیتے ہیں نمک پانی میں حل پذیر ہے حل کرنے کے بعد پانی کو نضار لیا جاتا ہے اس نخرے ہوئے پانی کو آگ پر اس قدر پکاتے ہیں کہ پانی تمام بخاری شکل میں اڑ جائے۔ صرف سفوف کی شکل میں نمک باقی رہ جاتا ہے۔

اطفاء: بجھاؤ دینے کا عمل ہے مثلاً بعض دھاتوں سونا چاندی فولاد کو آگ پر گرم کر کے پانی یا کسی مناسب عرق میں بجھالیتے ہیں جس سے اس دھات کی تاثیر اس پانی میں آجاتی ہے۔

ازالہ لون: بعض ادویہ کے گہرے رنگ کو ہلکا کرنے کے لئے یہ عمل کیا جاتا ہے اس کے معنی رنگ اتارنے کے ہیں حیوانی کوئلہ رنگ اتارنے کے لئے ایک مفید چیز ہے ہڈی کا کوئلہ اگر کسی گہرے رنگ کے محلول میں شامل کر دیں تو اس محلول کا رنگ ہلکا ہو جاتا ہے۔

بدرقہ: ایسی ادویات جو کسی دوسری ادویہ کے ساتھ مل کر مقام مرض تک اس مخصوص دوا کو پہنچاتی ہیں بدرقہ کہلاتی ہے۔ پانی ایک اچھے قسم کا بدرقہ ہے یا اصلی دوا کھا کر اوپر سے پانی پی لیتا۔ ہندی میں اس کو انوپان کہتے ہیں۔

بندقہ: دراصل بندقہ رنٹھ کو کہا جاتا ہے لیکن اصطلاح دوا سازی میں بندقہ حب یا گولی کو بھی کہتے ہیں خصوصاً ایسی گولی جو رنٹھ یا ہیر کے برابر ہو۔

بودادہ: کسی دوا کو کریمے یا کسی برتن میں اس قدر گرم کریں اور بریاں کریں کہ اس میں ایک مخصوص بودادہ ہو جائے جیسے بننے پھٹنے کی خوشبو اور دوا کا رنگ تبدیل ہو جائے بعض اوقات کانچی یا آبکامہ کی تیاری میں دوا کو انگاروں میں ڈال کر کسی ہانڈی یا برتن میں اس جلتی ہوئی دوا کی بو کو ہانڈی اندھا کر جذب کرتے ہیں

جس سے ہاڈی کے اندر اس دواء کی مخصوص بو آنے لگتی ہے۔

نوٹ: مٹی کا مخصوص برتن ہے جس کو گھریا بھی کہتے ہیں، زرگر اس کو اکثر سوتا چاندی گھانے کے لئے استعمال کرتے ہیں ہر برتن حرارت میں داشتہ ہوتا ہے۔ مٹی مویج اور روٹی کی خوب کٹائی کرتے ہیں اور اس تیار شدہ مٹی سے ایک مخصوص شکل کا پیالہ تیار کرتے ہیں۔

بویاء: مخصوص چکنی مٹی سے تیار کیا ہوا ایک برتن ہے جسکا منہ چوڑا ہوتا ہے اور اس کو مرجان بھی کہا جاتا ہے۔ جو شیشے یا چینی مٹی سے تیار کئے جاتے ہیں۔

بھمنین: بہمن سرخ اور بہمن سفید کا مشترک نام ہے۔

بیضہ نیمبرشت: اُلتے ہوئے پانی میں اندے کو اتنی دیر رکھیں کہ سفید رقتار سے سو تک گنتی گنی جاسکے۔ جب اس کے اندر پائی جانے والی سفیدی منجمد ہو جاتی ہے مگر زردی نہیں جننے پاتی۔

برود: اس کے موجد نے آنکھوں کو خنڈ حک پہنچانے کے لئے ایک نسخہ ترتیب دیا تھا جس کی ترکیب میں تمام ادویہ بارود ہیں مثلاً برود کا فوری اس کے اجزاء کا باریک ترین صوف بھی کھلے ہوئے زخموں میں خنڈ حک پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بعض اوقات برف سے بھی یہی کام لیتے ہیں۔

برود: ادویہ کا برادہ تیار کرنے کا عمل ہے اس سلسلہ میں سوہان ریتی اور کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً برادہ آخوس برادہ شیشم برادہ دندان لیل وغیرہ۔

بخور: دھواں دینے کا عمل ہے بعض ادویہ کو جلا کر دھواں پیدا کر کے دھویں کو اعضاء مرض تک پہنچاتے ہیں اس دھویں سے مرض میں تخفیف ہوتی ہے اور سکون ملتا ہے اس مقصد کے لئے ایک مخصوص برتن ہے جس کو ان ہبل کہتے ہیں۔ جلی

ہوئی اور دھواں اٹھتی ہوئی دوا کا دھواں تو لیا یا چادر اوڑھ کر مریض اپنے جسم میں لیتا ہے عموماً یہ اصطلاح امراض صدری یا اور امراض ریہ میں عروق کو کھولنے اور کشادہ کرنے کے لئے مستعمل ہے۔

پاچک دستی: ہاتھ کے بنے ہوئے اُپلے اس کے مراد وہ اُپلے ہیں جو ہاتھ سے بنائے جاتے ہیں کشتہ سازی میں بعض اوقات ایک دو اُپلوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جنگلی اُپلے اس قدر بڑے نہیں ہوتے۔ اس سے دستی اُپلوں سے کام لیا جاتا ہے۔

پاچک دستی: اپرنے اُپلے جنگلی اُپلے جو فضلہ حیوانات زمین پر گرنے کے بعد خود بخود خشک ہو جاتا ہے وزن میں ہلکا اور اس کی آٹھ بھی تیز ہوتی ہے زیادہ مقدار میں آٹھ کی مدد سے جو کشتہ تیار ہوتے ہیں وہاں جنگلی اُپلے ہی کام میں لائے جاتے ہیں۔

پانچ کھار: آجور ویدک اصطلاح سے جس سے درج ذیل پانچ مخصوص تک مراد ہیں (۱) ڈھاک کا کھار (۲) مولی کھار (۳) جو اکھار (۴) جلی کھار اور (۵) حل کھار۔

چکول: ویدک اصطلاح میں بیسیل پٹلا مولی جب اور چیدہ کو اُباتے ہیں

پنچانگ: ہندی اصطلاح سے جس کے معنی پانچ اجزاء کے ہیں اس سے کسی بوٹی کے پانچ اجزاء مراد ہیں (۱) پتے (۲) پھول (۳) پھل (۴) جڑ (۵) مچال۔

پنچ کھشار: شکر میں پانچ نمکیات کو کہتے ہیں جیسا کہ پنچ کھار بھکار میں ذکر ہو چکا ہے۔

پنچ لون، الملاح خمسہ: ہندی اصطلاح ہے جس کے معنی پانچ تک کے ہیں عربی میں الملاح سے کہلاتے ہیں پنچ سے مراد تک لاہوری، تک طعام، تک سانہجر، تک سونجر اور تک بیدیاری ہے۔

پنچ مول خورد: اسول خمسہ یعنی پانچ چھونے چھونے درختوں کی جڑیں، اس سے ان پانچ

درختوں کی جڑیں مراد ہیں (۱) مثالی برنی (سال ون) پرست برنی (پھوان) کنائی
خورد (کنڈپاری خورد) کنائی کھاں، جنگلی بیگن (۵) گوکھرو۔

بخ مول کھاں: اصول خسہ کبیر یعنی پانچ بڑے درختوں کی جڑیں ان میں درخت نل
(نل) درخت سونا پاشا (ارلو) درخت کھمبیری (کاشمیری) پازل (پاکا) ارنی۔

بخ مول کھاں اور بخ مول خورد دونوں ملا کر اصطلاح آیور وید میں دشمول کہا
جاتا ہے۔

پاشویہ: مریض کے دونوں پیر اوویہ کے آب جو شانہ میں ڈبو دیئے جاتے ہیں اور پیروں
کو سوتا جاتا ہے۔

پاشیدہ: چمڑکنا بعض اوقات کسی جو شانہ یا خیساندہ والی دوا میں بعض تخمیتات محض
چمڑکنے کی ہدایت کجاتی ہے مثلاً تخم ریحاں پاشیدہ۔

پارچہ بیز نمودہ: کپڑے سے چھاننا اوویہ کے باریک سنوف کو یا جو شانہ اور خیساندہ کو
دیبا یا باریک کپڑے سے چھان لینے کی ہدایت کجاتی ہے۔

بخیر مایہ، انفضحہ: دودھ دینے والے جانوروں کو بچے کی پیدائش کے بعد پہلا دودھ جس کو
بچہ پی یا کھیں کہتے ہیں خوب شکم سیر ہو کر پلا دیا جاتا ہے اس کے بعد اس بچہ کو
ذبح کر کے معدہ اور آنتوں سے منجمد دودھ حاصل کر لیتے ہیں۔ یہی بخیر مایہ ہے،
اگر اونٹ کے بچہ کا منجمد شدہ دودھ حاصل کریں تو اس کو بخیر مایہ شتر اعرابی کہتے
ہیں اگرچہ بھیڑ بکری خرگوش اور رچھ کے بچہ کو پلا کر بخیر مایہ تیار کرتے ہیں۔

تربہ بخوف خراشیدہ، اکبر آبادی: آگرہ کی قدیم نام اکبر آباد ہے، تربہ ایک نبات کی
شائیں اور جڑیں ہوتی ہیں آگرہ کے علاقہ کی پیداوار بہتر تصور کجاتی ہے اس کے
اندر گاجر کے مانند ایک سخت ہڈی یا کلڑی ہوتی ہے اس سے اس کو جدا کر دیتے
ہیں جس سے یہ خولہ اریا ملی دار ہو جاتی ہے اس کو بخوف یا جوف دار کہتے ہیں اور

خراشید سے مراد ہیر دنی پوست کو چھیلنا ہے۔ گویا ہیر دنی پوست الگ کر کے اندر کی ہڈی اس کو درمیان سے چرے تک جدا کر دی جاتی ہے اس لئے تریہ مجوف خراشیدہ اکبر آبادی کہتے ہیں۔

ترمحلہ: تین پھل ہڑ، بیڑا، آملہ کو مشترکہ طور پر ترمحلہ کہتے ہیں اطریطل یونانی لفظ تھری جس کا معرب تری ہے سے بنا ہے تاکہ ترمچلا سے اطریطل کے معنی بھی یہی تین پھل (تری پھل) ہیں۔

ترکھ: جس کے معنی تین چہ پری چیزیں حقیقت شفا ان میں قنفل سیاہ، قنفل دراز اور انجیل کو شمار کیا جاتا ہے۔

تراشہ نمودہ: یعنی کسی دواء کے ورق ورق کرنا، مثلاً سیب بھی چاقو سے کاٹ کر اس کے تراشے بنالیتے ہیں اصطلاح طب میں یہ لفظ خاص طور پر چوب چینی کے لئے مستعمل ہے جو ایک سخت لکڑی ہے۔ دوائی استعمال میں لینے یا مجنون شربت وغیرہ میں سہولت کی خاطر اس کے چاقو کی مدد سے ورق ورق کر لئے جاتے ہیں یہ ورق گلاب کی پتکھڑیوں کے مانند بننے میں اسی لئے اصطلاح طب میں جب اس کو چوب چینی دردی تراشہ بھی کہتے ہیں۔ جز کو پانی میں چوبیس گھنٹہ بھیجا رکھنے کے بعد یہ نرم ہو جاتی ہے اور اس کے تراشے با آسانی بنائے جاسکتے ہیں۔

تکمدید: سکائی یا فومین ٹیش کا عمل ہے خواہ یہ سکائی خشک ہو یا تر عموماً اورام کو تحلیل کرنے اور چوٹ چھینٹ (ضربہ وسط) میں سکائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اوجاع کی صورت میں بھی سکائی کا عمل ہوتا ہے۔

تخیر، اکلباب: بیمار اویسنے کا عمل ہے۔

سریانی زبان میں اکلباب کہلاتا ہے۔ اویہ کے جو شائدہ یا ضیائدہ گرم حالت میں جب کہ اس میں بخارات اٹھ رہا ہو یا خشک دوائیں جلا کر اٹھتے ہوئے دھوئیں کو نظام

ماؤں سے گذارا جاتا ہے۔

تمرغ: کسی مقام متورم یا اوجاع کی صورت میں نرم و گرم تیل کی مالش کا عمل ہے۔

تودرین: تودر سرخ اور تودری زرد کا مشترکہ نام ہے۔

تہلور: بڑی قلمیں تیار کرنا جیسے ست پودینہ ست اجوائن اور قلمی شورہ کی چھوٹی اور باریک قلمیں تیار کی جاتی ہیں۔

تخمیض: کسی دوائی مادہ کو بریاں کرنا یا بھوننا یہ عمل اس وقت تک کرتے ہیں کہ دوا پلنے نہ پائے اور اس میں مخصوص خوشبو پیدا ہو جائے۔

تقلیہ: کسی چیز کو کسی روغن میں تلنے کا عمل ہے۔

تشیہ: کسی چیز کو بھوبھل یا گرم گرم رکھ میں دبا کر بھلہلا لیتے ہیں پھر اس کو نیچڑ کر پانی حاصل کرتے ہیں یہ حاصل شدہ پانی آب مشوی کہلاتا ہے کھیر انگیزی اور کدو پر یہ عمل کیا جاتا ہے۔

تسقیہ: کسی سیال چیز کو خشک مادہ کے ساتھ اس قدر کھل کرنا کہ سیال اس میں جذب ہو جائے عموماً حیرات کو باریک سنوف کرنے کے لئے عرق سنوف گلاب یا عرق کیوٹا اس قدر کھل کرتے ہیں کہ عریقات دوا میں جذب ہو جاتے ہیں اور دوا کا باریک سنوف تیار ہو جاتا ہے۔

تضییہ: سطحیہ کی ہوئی دوا منقی کہلاتی ہے جس کا مقصد دوا کو محض وغیرہ سے صاف کرنا ہے۔ جیسے آملہ منقی، مویز منقی۔

تضمیع: کسی سخت چیز مثلاً عکباد وغیرہ کو ترکیب خاص سے سوم جیسا نرم بنا لیا جاتا ہے۔

تقشیر: چیزیاں بنانا، چھلکے دار بنا جیسے سیاہ روشنائی تیار کی جاتی ہے۔

ترشح: کسی سیال کو کپڑے یا مسامدار کاغذ (فلٹریر) وغیرہ سے قطرہ قطرہ نکال کر صاف

کرنے کا عمل ہے۔

تقطیر: قطرہ قطرہ پکانے کا عمل ہے جیسا کہ کشید کے عرق کی صورت میں ہوتا ہے۔

ترسیب: تہہ نشین کرنا دوا کا باریک سنوف کرنے پانی یا کسی مناسب عرق میں حل کرنے کے بعد کچھ دیر کے لئے چھوڑ دینے سے دوا کی کثافتیں اوپر آجاتی ہیں پانی بخار لیتے ہیں تہہ نشین مادہ راسب کہلاتا ہے اس کو حاصل کر لیتے ہیں۔

تحلیل: منجمد چیزیں کسی سیال میں حل کر لی جاتی ہیں تیار شدہ مادہ محلول کہلاتا ہے ہر مادہ خصوصاً دھاتوں کا محلول جدا گانہ ہوتا ہے مثلاً پانی شراب اور الکحل، محلات میں سے ہیں

تجذیب: دانہ دار سنوف تیار کرنا اصطلاح جدید میں اس کو کر سٹل لائی زیشن کہلاتا ہے عموماً اقراص کی تیاری کے سلسلہ میں پہلے دانہ دار سنوف تیار کرتے ہیں۔

تدخیص: دو خان یا دھواں حاصل کرنا جیسا کہ کاجل کی تیاری میں کیا جاتا ہے۔

تدحیج: دوا کو روغنی بنانے کے لئے کسی چربی پھکنائی یا تیل اور کھجی میں چڑھ لیتے ہیں۔ جس کو چرب کرنا بھی کہتے ہیں اور چرب کی ہوئی چیز پھر کہلاتی ہے۔

تدحین: چرب کرنے کے معنوں میں آتا ہے کسی روغنی چیز کو دوا میں چھڑنا عموماً یہ عمل اطریفلات کی قوت قابضہ اور مردارید کرنے کی صلاحیت کو کم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

تقطیع: قطعات یا ٹکڑے ٹکڑے کرنا جڑی بوٹیوں اور ان کی شاخوں اور جڑوں کو قبضی کی مدد سے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا عمل ہے جس سے ان کے دوائی استعمال میں باریک سنوف کرنے میں اور ان کو محفوظ کرنے میں مدد ملتی ہے۔

تخمیر، تحضین: خمیر پیدا کرنا، سرکہ جامن کا ہو یا گنے کا رس حاصل کر کے سڑا گھا کر تیار

کرتے ہیں دی میں بھی تخمیری عمل دودھ کے اندر پیدا کر کے تیار کرتے ہیں اس کے علاوہ شراب وغیرہ بھی تخمیری عمل سے ہی تیار ہوتی ہے۔

تدبیر: کسی دوا میں ایسا تصرف کرنا جس کی وجہ سے دودھ واسیت وغیرہ سے پاک ہو جائے اور اس سے نئے خواص پیدا ہو جائیں تدبیر عمل کے ادویہ دوا اور کھلائی ہے۔

جلمند رہ: ایک مخصوص مرکب ہے جو جل جنتر کے عمل میں کڑھائی اور پیالہ کے مقام اتصال پر لگا دیا جاتا ہے جس کڑھائی اور پیالہ آپس میں اس قدر مضبوطی سے چپک جاتے ہیں کہ کڑھائی کے اندر پانی جو ضروری ہے بھرا جائے تو پیالہ کے اندر نہیں پہنچتا۔ یہ مخصوص مصالحہ ہے۔ پارہ کو منجمد کرنے کے سلسلہ میں مستعمل ہے۔

جل جنتر: بعض متحرک ادویہ مثلاً پارہ اور شکر ف جیسی چیزوں کو منعقد کرنے یا منجمد کرنے کے سلسلہ میں ایک خاص ترکیب سے جس میں کڑھائی اور پیالے کا استعمال ہوتا ہے دوا کو پیالہ کے اندر رکھ دیتے ہیں جلمند رہ کا استعمال اسی مقام پر ہوتا ہے۔

جویہ: دوا کو آگ میں رکھ کر کسی سیال کو اس دوا کے اوپر آہستہ آہستہ نکالتے ہیں۔

جاذب: ایسی ادویات جو اپنی خصوصیت مزاجی کی وجہ سے رطوبت کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں مثلاً چوننا، نمک، چاشیم، کلورائیڈ۔

جوشاندہ: ادویہ کو جوش دیکر کپڑے وغیرہ سے چھان لیتے ہیں۔ اصطلاح طب میں یہ طبع یا مطبوخ یا مغلی بھی کہلاتے ہیں جیسے جوشاندہ نزلہ جل انجبین گفتہ کو کہتے ہیں اس کو گل انگین بھی کہتے ہیں جو گلاب کے پھولوں اور شہد سے تیار کرتے ہیں۔

جنتر: مخصوص آلات کشید عرق کو ہندی میں جنتر کہتے ہیں جس کی متعدد قسمیں ہیں۔

جلمند رہ: پارہ کو کسی دوسری دھات مثلاً جست قلعی تانبہ میں پارہ منعقد اور منجمد کر کے ملکہ تیار کرتے ہیں۔

چہار مغز: خربوزہ، تربوز، خیارین کے مغزیات جس میں مغز کہہ بھی شامل ہے مشترکہ طور پر چہار تخم کہلاتے ہیں۔

چہار تخم: آیورویک اصطلاح ہے چار بیجوں کا مشترکہ نام ہے میتھی، ہاون، کلونجی، اجوائن چرنج کہلاتے ہیں۔

چتر جات، چتر چانگ: اصطلاح آیورویک میں تچ قہمی، تیزبات، الابجی اور ناگسر چاروں چیزوں کا مشترکہ نام ہے۔

چٹکی: مخصوص سنوف ہے جو بچوں کے امراض میں مستعمل ہے چونکہ اس سنوف کی مقدار خوراک ایک چٹکی کے برابر ہوتی ہے معروف مرکب سنوف چٹکی کے نام سے اکثر قراہادیوں میں ملتا ہے ہندی اطباء کی ایجاد ہے۔

چرخ دینا: کسی دھات کو حرارت پہنچا کر پگھلانے کے قابل بنادیتا ہے۔

چرخ کھانا: حرارت سے کسی دھات کو اس قدر پگھلانا کہ وہ حرارت پذیر ہو کر چکر کھانے لگے۔

چورن: ہندی اصطلاح ہے ایسے سنوف کو کہتے ہیں جو غذا کو ہضم و جذب میں مدد دے اور اخراج ریاہ کرے۔

چہلیند: عقد کرنا، منجد کرنا جیسا کہ پارہ ایک حرارت پذیر چیز ہے اس کو روک دینا، عوام پارہ مراہوا بھی کہتے ہیں۔

حبوب: حب کی جمع ہے جس کے معنی گولی کے ہیں چنانچہ گویا مھوئی بڑی متعدد تخم کی ہوتی ہیں، باجرہ موگک ہیر کے برابر تک ہوتی ہے۔ مثلاً حب کنار و شنی، جنگلی ہیر کے برابر بخودی چنے کے برابر حب بقدر باقلا حب بقدر موگک حب بقدر باجرہ، دوائی مقدار خوراک کے اعتبار سے مختلف تخم قرار دیئے گئے ہیں۔

ثمول: ایسی ادویات کو کہتے ہیں جن کو مناسب و مراہم میں تسخیر کر بی بنا کر داخل کرتے ہیں اسی تسخیر ہوئے کپڑے یا روئی کے گولے بنا کر، اندام نہانی یا مقعد کے بعض امراض میں اندر رکھتے ہیں ایسے تیار شدہ مادہ کہ حمولات کہتے ہیں۔

حموضات: ترس ادویہ یا ادویہ حامضہ تیزابی اثرات کو تبدیل کرتی ہیں ان کی خصوصیت کھاری ہوتی ہیں جو ترش ادویہ کی ضد ہیں۔

حلیب و مرغ: ایسا آمیزہ یا مکچر جو آپس میں میں مخلوط ہو کر دودھ جیسا منظر پیش کرے جو عموماً روغنیات اور گوند جیسی چیزوں کی باہم آمیزش سے تیار ہوتا ہے۔

حقنہ: ایسا سیال اور چکنا مادہ جس کو براہ مقعد بذریعہ پچکاری داخل کرتے ہیں بھٹنے لینے اور حقنہ قابضہ دو قسم کے ہوتے ہیں حقنہ لیندہ سے پیٹ کے سدے خارج ہوتے ہیں اور قبض دور ہو جاتا ہے حقنہ قابضہ دست و اسہال کی صورت میں سکون دیکر قبض پیدا کر دیتے ہیں۔

خضاب: ایسی ادویہ کے سنوف یا سیال کو کہتے ہیں جو باؤں کو سیاہ کرنے کے لئے مقامی طور پر لگائی جاتی ہیں خضابات مطلقہ اور خضابات کے درمیانی مرکب کو کہا جاتا ہے۔
خل: عربی میں خل سرکہ کو کہتے ہیں۔

خیساندہ: بھیگی ہوئی دوا کے حاصل شدہ پانی کو کہتے ہیں جو بھگونے کے بعد خوب ملکر چھان لی جاتی ہے۔ عربی میں بھی منقوع کہلاتی ہے۔
خمیر: عربی زبان میں شراب کو کہتے ہیں۔

دک: مالش کرنے کے عمل کو دک کہا جاتا ہے خصوصاً روغنیات کی مالش دک کہلاتی ہے۔
دحناب: دھان اور آب سے مرکب لفظ ہے ابرک کو ہارک سنوف کرنے کے لئے ہیں یہ عمل کیا جاتا ہے دیکھو اصطلاح مخلوب۔

ذی الاجساد: ایسے معدنیات کو کہتے ہیں جو آگ پر پکھلنے اور ضرب لگانے پر پھیلنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ مثلاً لوہا تانبہ سونا چاندی جست وغیرہ۔

ذی النفوس: ایسی معدنیات جن کے ذریعہ ذوی الاحیات وحاشیہ ذوی الارواح میں باہم رابطہ قائم رکھتی ہیں جیسے نوشادر شورہ پھنکری۔

ذی الارواح: ایسے معدنیات حرارت پاکر بخاری صورت اختیار کر لیتے ہیں مثلاً رسکپار سکلیا اور پارہ وغیرہ۔

ذی النفوذ: جلد جذب ہونے والی ادویہ مثلاً سرکہ۔

ذروقات یا ذروق، ذراقتہ: ایسی ادویات ہوتی ہیں جن کو پکپکاری کے ذریعہ اندرونی مقام تک داخل کیا جاتا ہے۔ جس کی غرض دغایت اور ام کو تحلیل کرنا ہے۔

ذرور: چھڑکنے والی ادویات، ادویہ کا باریک سفوف کر کے زخموں پر چھڑکتے ہیں جس سے زخم جلد ہی خشک ہو جاتے ہیں منہ کے چھالوں میں بھی بعض ادویہ کے سفوف چھڑکے جاتے ہیں یہ ذرات دافع عفونت ادویہ سے تیار کئے جاتے ہیں۔

ذوق ورض: ادویہ کو کونٹے اور کھینچنے کا عمل ہے تاکہ انکا باریک ترین سفوف تیار کیا جاسکے یا جو شائدہ خیسائدہ بنانے میں آسانی ہو اجزاء لطیفہ یا آسانی حاصل ہو سکیں عموماً یہ عمل ہاون دستہ کی مدد سے کرتے ہیں۔

رابطہ: بانڈر، ربط کے معنی جوڑ پیدا کرنے کے ہیں طبی اصطلاح میں حیوب و اقراض کی تیاری کے سلسلہ میں گوند پانی میں سفوف ملا کر ادویہ کے اندر باہم جوڑ پیدا کرتے ہیں تاکہ سفوف کے مختلف اجزاء باہم مضبوطی کے ساتھ جڑتے ہیں اور سفوف کے مقام حیوب آسانی کے ساتھ پکائے جاسکتے ہیں۔

رس: ہندی میں بوٹیوں اور دیگر نباتات کے تازہ پتوں یا مسلم پودے کو نچوڑے ہوئے مادہ کو رس کہتے ہیں عربی میں شیرہ حشائش کہا کرتے ہیں۔ اس دوا کو بھی رس لیتے

ہیں جس کی ترکیب میں پارہ شامل ہو۔ ویدک میں رس پارہ کو کہتے ہیں۔

رسائن: ہندی زبان کا لفظ ہے جس کے متعدد معنی ہوتے ہیں اول وہ دوا جو بڑھاپے کو نہ آنے دیں یعنی مانع شیخوخت ہو۔ شاب آور ہو۔ دوم وہ دوا جو جسمانی قوتوں کو قائم رکھے یعنی اکسیر البدن ہو۔ سوئم وہ ادویات ہیں جو محافظہ صحت ہو ایسی ادویات میں بلبلہ جات سلاجیت مفتی گلو اور بعض کشتہ جات کو شمار کیا جاتا ہے۔

رسائن کی کتاب وہ مخصوص کتاب ہے جس میں معدنی ادویہ کے کشتہ جات کی تیاری کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔

روح: جز خاص اہل جزدوائی روح کہلاتی ہے۔

سائیدہ: سل بنے کی مدد سے پیسی ہوئی دوا۔

سکوب: وہ دوا جو قدرے فاصلے سے ٹھہر ٹھہر کر عضو مائف پر گرائی جائے۔

سنون: دانتوں کی صفائی اور ان کی جلا کے لئے بعض سفوفات ایسے ہوتے ہیں جن کو بطور منجن استعمال کیا جاتا ہے۔

سختی: کھل کر بنا کھسکا اور رگڑنا، بعض ادویہ کو باریک ترین سفوف بنانے کے لئے عمل سختی ضروری ہوتا ہے۔

تکلف: کھانا، یہ لفظ عموماً پستکریا سہار کے لئے خاص طور پر بولا جاتا ہے جو آگ پر رکھنے کے بعد پھول جاتی ہے یعنی اس کا پھول تیار کرتے ہیں۔

شلہ: نرم ملائم گھٹی ہوئی مومک کی دال کی کھجڑی کو کہتے ہیں۔

شیر دختر: ایسی عورت کا دودھ جس کی گود میں لڑکی ہو یہ دودھ اکثر کان کے دردوں میں مفید ہے۔

شیر پسر: ایسی عورت کا دودھ جس کی گود میں بچہ دودھ پی رہا ہو اور وہ لڑکا ہو۔

شُمومات: خوشبودار اشیاء مثلاً گل بیلا جمیلی اگر صندل مشک عنبر زعفران وغیرہ۔

شیافات: شیاف کی جمع ہے کپڑے یا روئی کو ادویہ میں لتھیرا کر خواہ خشک ہوں یا تر ادویہ مختلف مسامات میں رکھتے ہیں یا کسی محلول میں گھول کر گوندھ کر لمبی لمبی بٹیاں بنا کر خشک کر لی جاتی ہیں اور پتھر وغیرہ میں گھس کر آنکھ کے امراض میں استعمال کرتے ہیں مثلاً شیاف ابیض۔

صلایہ: کھل کر تیا یا باریک پینا، صلا یہ در اصل کھل کی ہوئی چیز کو کہتے ہیں اس کے علاوہ سل بے کا اصطلاحی نام بھی صلا یہ ہے۔

صندلین: صندل سفید اور صندل سرخ کا مشترک نام ہے۔

صیقل: قلمی کر تیا موتی کی طرح بنانا یہ عمل اکثر خیوب و اقراص کو دیدہ زیب بنانے اور سونا چاندی کے ورق چڑھانے کا عمل ہے۔

صبح: عجم، عصارہ یا ست اور جوہر بنانے کا عمل ہے در اصل اصمغ کسی دواء کے اجزاء مؤثر کا اچلو پک سو یوش ہے۔

بصرہ بست: بعض ادویہ کے اجزاء لطیفہ کو اجزاء کشیدہ سے جدا کرنے کے لئے دوا کو طبل کے ٹکرے میں باندھ کر جو شانہ میں دیگر ادویہ کے ساتھ شامل کر کے جوش دیتے ہیں یہ اصطلاح ختم ثلوث کے ساتھ مخصوص ہے یعنی جب ختم ثلوث کے لئے پوٹلی میں باندھ کر ادویہ جو شانہ کے ساتھ جوش دیتا ہو تو عموماً اطباء ختم ثلوث در بصرہ بست کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

ضادات: لپ کر نیوالی ادویہ کو ضادات کہتے ہیں عموماً ادویہ محلولہ کو پانی یا کسی مناسب عرق یا سرکہ میں شامل کر کے سیال لیکن نیم منجمد مادہ تیار کیا جاتا ہے۔ یہی ضاد یا ضادات کہلاتے ہیں۔

طلاء، اطلیہ: مالش کرنے کو طلاء بھی کہتے ہیں یہ مالش کسی روغنی اجزاء کی ہوتی ہے۔

لیکن کبھی کسی تیل میں ادویہ کو پکا کر یا روغن کشید کر کے بھی طلا تیار کرتے ہیں جو عموماً مالش کے کام آتی ہیں لیکن مخصوص طلاء اعضاء تھامل خصوصاً عضو مخصوص میں لگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلا، سونے کا عربی نام بھی ہے۔

عصارہ یا عصر: تازہ جزی بوٹیوں کو کچل کر ان کا رس نچوڑ لینے کا عمل ہے دراصل عصارہ اصطلاح جدید میں ایکسٹریکٹ کہلاتا ہے جس کو حاصل کرنے کی مخصوص آلات ہوتے ہیں۔

عطوس: یا عطوسات، چھینک لانے والی ادویہ کو کہتے ہیں جو بعض اوقات نسوار کے طور پر ناک کے اندر دینی حصہ میں ڈال دیجاتی ہیں جس سے چھینک آجاتی ہے۔

عطوشات: گرم اور حریف چیزوں کے استعمال سے پیاس بڑھ جاتی ہے۔ عطوشات پیاس بڑھانے والی ادویہ کو کہتے ہیں۔

عقد: مفلجہ بنانا، پارہ کے ہمراہ کسی دوسری دھات کو ترکیب خاص سے شامل کرنے کے لئے پارہ کو منعقد یا منجمد یا غیر متحرک عمل کو عقد کرتا کہتے ہیں۔

غازہ: ہندی میں اسی کو ارگج بھی کہتے ہیں جو چرے کی رنگت کو نکھارنے اور چہرے کے داغ دھبوں کو مٹانے جلد کو نرم اور خوبصورت بنانے والی ادویہ غازہ کی ترکیب میں شامل ہوتی ہیں یہی اشن بھی کہلاتا ہے۔

غالیہ: بدن کو معطر اور معطر کرنیوالی ادویہ جیسے میلکم پاؤڈر وغیرہ۔

غواص: ایسی کیسیادی ادویہ جو دھات میں اس طرح جم جائیں کہ اندر اور باہر یکساں طور پر اس کا رنگ آجائے۔

غسل، منقول: غسل کے معنی دھونے کے ہیں دھوئی ہو اور صاف کی ہوئی ادویہ منقول کہلاتی ہیں یہ عمل عموماً روغنیات یا جہریات کے ساتھ مخصوص ہے۔ جہریات میں خصوصاً باریک سفوف کر کے پانی میں گھول کر سن فٹوں کو دور کیا جاتا

ہے۔ بعض اوقات ادویہ کی حدت اور تیزی کے لئے بھی ان کی تیزی کو کم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

غلی: جوش دینے کا عمل ہے اسی کو جو شاندہ یا مطبوخ بھی کہتے ہیں۔

فلفلین: قفل دراز اور قفل سیاہ دونوں کا مشترک نام ہے۔

فرزجہ: اختراعات بقراطیہ میں سے ہے شیاف اور فرزجہ میں فرق یہ ہے کہ محللہ ادویہ محللہ تاشہ کو گولیوں بیوں یا پوٹلی میں باندھ کر حصول اندام نہانی کے اندرونی حصہ میں رکھنے کا عمل فرزجہ کہلاتا ہے اور شیافات کو کسی بھی منافذ یا مجاری میں استعمال کرے ہیں اسی طرح فٹیلہ بھی جسم کے مختلف منافذ یا مجاری میں صرف جی کی صورت میں استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ماصورہ وغیرہ کے علاج میں ہوتا ہے۔

فٹیلہ: کپڑے یا روئی میں دوا کو لتھیز کر غیر طبعی منافذ میں تحلیل درم کی غرض سے رکھنے کا عمل فٹیلہ کہلاتا ہے جیسا کہ بوا سیر اور بھگندر میں فٹیلہ کا استعمال کرتے ہیں۔

قائلین: چھوٹی اور بڑی الائچی کا مشترک نام ہے۔ چھوٹی الائچی قاقند صفار اور بڑی الائچی قاقلا کہا جاتا ہے۔

قیروطی: روغن اور سوم کی آمیزش سے ایک مخصوص مرکب تیار کیا جاتا ہے۔ اور یہ مرہم کی طرح کا مرکب ہے جس کے متعدد نسخے ہیں قیروطی عموماً اوجاء صدر میں مستعمل ہے لیکن دیگر مقامات کے اوجاع میں بطور مالش اس مرہم کو استعمال کر سکتے ہیں۔

کبلی: ہندی لفظ ہے، پارہ مصفی اور گندھک کو ایک ساتھ ملا کر اس قدر کھل کریں کہ پارہ غیر متحرک ہو کر سیاہ رنگ کا سفوف بن جائے جو مثل سرہ کے ہوتا ہے اس کے عمدہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ یہ کھل کو نہ چھنے بلکہ کھل کرتے وقت دستہ سے الگ ہو جائے اور دستہ اور کھل کی باہم رگڑ سے کوئی آواز پیدا ہو اگر

اس کو آگ پر ڈالیں تو یہ بھڑک اٹھے اور جل جائے چٹ چٹاٹ نہ ہو۔

کری، کڑی: اُپلے یا کنڈے کا ایک چورہ کری کہلاتا ہے۔

کھل: سرمہ کو عربی زبان میں کھل کہتے ہیں جو امراض چشم میں مفید ہے۔

کف گرفتہ: یہ لفظ شہد کے لئے مخصوص آگ میں گرم کر کے ٹھنڈا کرنے کے بعد جو جھاگ ہوتے ان کو دور کر لیا جاتا ہے۔

کیوس: کسی دوا کو پیس کر اس کی ٹکیے بنا کر مآذی اعضاء پر اس ٹکیے کو باندھ دیتے ہیں جو اور ام کے تحلیل کرنے میں مدد کرتی ہے۔

کشک الشعیر: جب جو پانی میں اس قدر جوش دیں کہ وہ پھٹ جائیں اور اسی پانی میں پھٹے ہوئے جو گھونٹ دیئے جاتے ہیں تیار شدہ گاز حانیم سیال ملا کر کشک الشعیر کہلاتا ہے۔

کمدات: یہ ٹکمید یا سکائی کے معنوں میں بولا جاتا ہے یہ سکائی خواہ تر ہو یا خشک اکثر اور ام کو تحلیل کرنے کے لئے یہ کمدات استعمال میں آتے ہیں۔

گداختہ یا گدا از نمودہ: وہ عمل ہے جس میں دوا حرارت کے زیر اثر کسی رقیق میں محلول ہو جائے مثلاً سر شیم مای عرق گاؤزباں میں گدا از نمودہ۔

گھاٹ: ہندی لفظ ہے جو کو پانی میں بھگونے اور خشک کرنے کے بعد نوکھلی موصل کی مدد سے تھیز کر بھوی اتار دیتے ہیں اس کے بعد ان کو ادھ کچلے کر کے دانا جیسا بنالیا جاتا ہے مختصر گھاٹ جو کے دلیا کو کہتے ہیں۔

گلتخہ: کشادہ منہ کے برتن میں خوشبودار مواد ادویہ کو رکھ کر سنگھاتے ہیں چنانچہ بعض اوقات کسی سیاہ مشومہ میں ادویہ کا باریک ترین صوف شامل کر کے کشادہ برتن میں رکھ کر سنگھانے کا عمل گلتخہ کہلاتا ہے۔

لٹوخ: نیم سیال دوا جو بطور ضلہ عضو مآذی میں لگائی جاتی ہے۔

لصوق: وہ دوا جو کسی کاغذ پر یا کپڑے پر تھیز کر جسم کے کسی حصہ میں لگائی جائے زیادہ دو کنبیوں میں چپکا دیتے ہیں۔

لہدی، لگدی، نقدہ: دوا کے ہارک سفوف کو پانی گوند یا دواء کے لعانی مادہ میں گوندھ لیتے ہیں گویا گوندھے ہوئے آنے کے مانند اس کو تیار کرتے ہیں بعد میں اس جوہب یا اقرا میں تیار کرتے ہیں۔

لزدوق: چپکانے کا عمل جس میں دوا کو نیم سیال حالت میں کاغذ پر تھیز کر مقام مآؤف پر چپکاتے ہیں گویا لفظ اور لصوق جیسا ہی عمل ہے۔

لیسیدہ: معنی چیز کر تھیز کر کسی دوا کو کسی کاغذ میں سیاہ کپڑے میں لپ کر کے چپکانے کا عمل ہے۔

مسوخ: وہ ادویہ جو بدن پر مالش کے طور پر استعمال میں آتی ہیں سوخت کہلاتی ہیں۔
مثبت: کاغذ یا کپڑے میں کسی سوئی کی مدد سے ہارک سوراخ کرنے کا طریقہ ہے اس کے بعد لپ کی دوا اس میں لگائی جاتی ہے یہ لفظ نقدہ میں جس کے معنی سوراخ کے ہیں۔

مخروج نمودہ: کسی سیال دوا میں خشک ادویہ کے سفوف کی آمیزش۔

ماء الحیات: کیمیا دانوں کی اصطلاح میں ماء الحیات ایک ایسے مرکب کو کہتے ہیں جس کی مدد سے وحاشوں کے کشتوں کو دوبارہ اس کی اپنی صورت میں لا کر کشت کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

مخوف: جوف دار بنانا گاجر کے مانند اندرونی خت ہڈی کو جدا کرنے سے وہ چیز جوف دار یا تالی دار بن جاتی ہے۔

مخلول: جس مادہ رقیقہ میں کوئی دوسری چیز غلط ملت ہو کر بالکل ایک دوسرے سے مل

جائے اصطلاح طب میں مختلف ادویہ کے اجزاء کا باہم ملاپ صوف کی شکل میں باریک ترین بنانا۔

مخلوب: دھناب اور ایرک مخلوب کے سلسلہ میں اس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

مدبر: تدبیر یا اصلاح کی ہوئی دوا جس سے یا تو اس کی سمیت دور ہو جائے یا وہ نئے خواص والی بن جائے۔

مروق: سبز چٹوں اور درختوں کی ٹہنیوں چھالوں کو تازہ حالت میں کچل کر اس کا رس نکال کر حاصل شدہ رس آگ میں رکھ کر پھاڑ دیتے ہیں اور چھان لیتے ہیں حاصل شدہ پانی آب مروق کہلاتا ہے۔

مقرص: قینچی کی مدد سے تازہ جڑی بوٹیوں کے یا نرم چیزوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا مقرص کہلاتا ہے مثلاً ایرٹھم مقرص۔

مقشر: چھلکا اتارنے کا عمل ہے جیسے اصل السوس مقشر یعنی اصل السوس کا بیرونی چھلکا اتاریں

موصلین: موصلی سفید اور موصلی سیاہ کا مشترک نام ہے۔

مفرطل: غربال چھلنی کو کہتے ہیں مفرطل چھلنی کی مدد سے چھانی ہوئی اور بھوسی وغیرہ جدا کی ہوئی ہو جیسے غاریقون مفرطل۔

مصنوع: کسی دوا کو منہ میں رکھ کر چبانا۔

مضمضہ: دوا کا جو شانہ، یا گرم پانی لیکر دانتوں کے اندر باہر کرنا جس سے دانتوں کی جڑوں کا میل کچیل بھی صاف ہوتا ہے اور ام کی صورت میں اوجاع وغیرہ بھی بند ہو جاتے ہیں

موالید ثلاثہ: ادویہ معدنیہ نباتیہ اور حیوانیہ موالید ثلاثہ کہلاتی ہیں۔

ماء الصل: شہد کا پانی، شہد اور پانی مناسب مقدار میں مخلوط کر کے آگ پر گرم کرتے ہیں اور چھلکوں کو صاف کر کے محفوظ کر لیتے ہیں یہی ماء الصل کہلاتا ہے۔

ماء الاصول: نباتات کی جڑوں کے جو شانہ کے بعد چھتا ہوا پانی ماء الاصول کہلاتا ہے اصل جز کو کہتے ہیں۔

ماء الحکین: پھنے ہوئے دودھ کا پانی ماء الحکین کہلاتا ہے۔

ماء الذهب ماء الفضة: ماء الذهب سونے کا پانی اور ماء الفضة چاندی کا پانی ان دھاتوں کو گرم کر کے پانی میں بچھا لیتے ہیں۔

ماء الفواکہ: پھلوں کا تازہ حالت میں حاصل شدہ رس، ماء الفواکہ کہلاتا ہے۔

ماء البقول: سبز جزی بوٹیوں اور تازہ ترکاریوں کو پھل کر چھوڑ کر رس حاصل کر لیتے ہیں حاصل شدہ رس کو ماء البقول کہتے ہیں۔

ماء الشعیر: اس کو آتش جو، بھی کہتے ہیں چھیلے ہوئے اور چھلکے اتارے ہوئے صاف جو پانی میں جوش دیکر پانی کو حاصل کر لیا جاتا ہے یہی ماء الشعیر یا آتش جو کہلاتا ہے۔

مشوی: جھلجھلائی ہوئی چیز مشوی کہلاتی ہے۔

مصفی: صاف کی ہوئی دوا جو کوڑا کرکٹ سے صاف ہو۔

مکس: مکس کے معنی چونے کے ہیں کسی دوا کو جلا کر چونے جیسا بنالیا۔ یعنی مکس کشہ کی ہوئی چیز مکس کہلاتی ہے۔

مصوم: مرغ مسلم یا کبوتر کے پیٹ میں مصالہ یا ادویہ بھر کر سرکہ کے ساتھ پکا کر تیار کیا جاتا ہے۔

تحمیس، یا تحمض، جفرات: مذکورہ تینوں الفاظ دسی کے معنوں میں آتے ہیں۔

مزقورہ: ایسے شوربے کو کہتے ہیں جو محض سبزیوں سے تیار کیا گیا ہو یعنی دہی، مچھلی، سوپ۔
 مسوق، خلط: باریک سفوف کی ہوئی دوا۔ دواء مسوق کہلاتی ہے خلط کے معنی مچھنے اور
 رگڑنے کے ہیں۔

نفوخ: خلط باریک سفوف کی ہوئی دوا جو ناک میں ازالہ مرض کی غرض سے پھونکی جاتی
 ہے

نشوق: سیال دوا جو ناک میں پٹکائی جاتی ہے یا سڑکنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

ہیمکوفتہ: ادھ کچلی دوا دق ورق کے نتیجہ میں دوا کو ادھ کچلہ بنالیا جاتا ہے۔

نطول: اس کو تریزہ بھی کہتے ہیں جوش کی ہوئی دوا کے پانی کو کسی ملاؤف یا ستورم عضو پر
 گرانے کا عمل ہے۔

نورہ، آپک: دراصل چونے کو کہتے ہیں اصطلاح طب میں نورہ ایک خاص مرکب ہے
 جس کو بال صاف کرنے یا ازالہ کرنے کے کام میں لاتے ہیں۔

وجور: خلط میں پٹکانے والی دوا کو وجور کہتے ہیں۔

ہضم: یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعہ نباتی ادویہ کسی گرم مقام پر الکلول یا شراب میں رکھ
 دی جاتی ہیں تاکہ ان ادویہ کے اجزاء مؤثرہ الکلول یا شراب میں حل ہو جائیں یا
 کسی دواء کو کسی ایسے محلول مادہ کے ساتھ ملا دیں جو اس دوا کا محلول ہوا تو ایسی
 صورت میں بھی دوا حل ہو جائیگی۔

ہلیجیات: محض ہلیہ سے مراد ہلیہ سیاہ ہے لیکن ہلیجیات اسکی جمع ہے جس سے ہلیہ کی
 تینوں اقسام ہلیہ سیاہ، ہلیہ زرد اور ہلیہ کالی مراد ہے۔

نخم: مخصوص صراحی یا برتن جو خصوصاً شراب کی تیاری میں مستعمل ہے۔

قضم: ایسا لونہ جس میں سرپوش دھکا ہو

اوزان پیمانے

دواسازی ہو یا نسخہ بندی ہر حالت میں اوزان و پیمانے سمجھنا ضروری ہے۔ قدیم و جدید اوزان و پیمانے مختلف ہیں ان توازن کو قائم رکھنے کے لئے متبادل اوزان و پیمانے کا تقابلی جائزہ ضروری ہے۔ درہم و دینار پھر من سیر چھٹانک مشقال اور گرین و گرام کا تقابلی کو شوارہ ذیل میں دیا جاتا ہے تاکہ اوزان کی تفریق نہ ہو سکے متر اوف رائج الوقت اوزان اور زمانہ قدیم کے اوزان کی معلومات ایک دواساز کے لئے ضروری امر ہے۔ عشری اوزان نے علمی دنیا میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ ذیل میں تقابلی کو شوارہ پیش ہے۔

قدیم طبّی اوزان

اوقیہ یا اویک	چالیس درم یا چار تولہ سماش ۲ رتی
ابرقت	طبّی وزن دو من کے برابر ہے
بالا	نصف درم کے برابر ہے
برنج	رائی کے چار دانوں کے برابر ہے
بہلول	چھ ماشہ کے برابر ہے
تاک	چار ماشہ کے برابر ہے
حب	چار مشقال کے برابر ہے
قصہ	تین درم کے برابر ہے
جو	چار ماشہ کے برابر ہے

خرف	ڈیڑھ دانگ کے برابر ہے
دستار	ساڑھے چار ماش کے برابر ہے
خریق	تیس اوقیہ کے برابر ہے
سرم	دو اوقیہ کے برابر ہے
بندق	ایک درم کے برابر ہے
پیر	عالمگیری پیر بارہ مثقال کا ہوتا ہے
خف	سوا چار جو کے برابر
خردل	نصف چاول کے برابر
خروپ	ایک قیراط کے برابر
درم	ایک تولہ ماش کے برابر
دانگ	پونے چار رتی کے برابر
دسزی	ڈھائی ماش کے برابر
روپیہ	گیارہ ماش سمرتی کے برابر
میر	۲۰ تولہ چار ماش
شیرہ	چار چاول یا نصف رتی
تسوج	دو جہ کے برابر
قیراط	سوا چار چاول کے برابر
کبیلچ	دو من کے برابر
مثقال	سماش سمرتی کے برابر
دامن	پونے چار رتی کے برابر

دام	سازھے تین ماش کے برابر
رطل	بارہ لوقہ کے برابر
سرخ	ایک رتی یا تین جو کے برابر
قط	بیس لوقہ کے برابر
کف	چھ ماش کے برابر
ماش	آٹھ رتی کے برابر
حب	ایک رتی کے برابر
قیراط	دو رتی کے برابر
رطل	نصف سیر کے برابر
قیچہ	نصف رتی کے برابر

اوزان متروکہ

آٹھ چاول۔	ایک رتی	آٹھ رتی۔	ایک ماش
بارہ ماش۔	ایک تولہ	۵ تولہ۔	ایک چھٹانک
دو چھٹانک۔	آدھ پاؤ	چار چھٹانک۔	ایک پاؤ
آٹھ چھٹانک۔	آدھ سیر	سولہ چھٹانک۔	ایک سیر

طبی اوزان اور عشری اوزان

ایک چاول	۵۷۵ ملی گرام	ایک رتی برابر	۱۳۳۶۲ ملی گرام
ایک ماش برابر	تقریباً ایک گرام	پانچ تولہ برابر	۵۸۳۱۹ گرام

خانگی پیمانے

پیمانہ گھریلو	متوازن مشروکہ پیمانے	مروجہ پیمانے
چائے کا چمچ	ایک فلوئڈ ڈرام	۵ ملی لیٹر
کھانے کا چمچ	دو فلوئڈ ڈرام	پندرہ ملی لیٹر
شراب کا گلاس	چار فلوئڈ ڈرام	ساتھ ملی لیٹر
چائے کی پیالی	آٹھ فلوئڈ ڈرام	۱۲۵ ملی لیٹر
تاشہ کا پیالہ	دس فلوئڈ اونس	دو سو بیس ملی لیٹر
پانی پینے کا گلاس	آٹھ فلوئڈ اونس	۲۸۰ ملی لیٹر

انگریزی اور عشری اوزان

۱۰۰ ملی گرام	$\frac{1}{4}$	۵۰۰ ملی گرام	$\frac{1}{2}$ گرین
۱۰۳ ملی گرام	$\frac{1}{4}$ گرین	۵۰۱۲ ملی گرام	$\frac{1}{55}$ گرین
۱۰۵ ملی گرام	$\frac{1}{4}$ گرین	۵۰۱۵ ملی گرام	$\frac{1}{53}$ گرین
۱۲ ملی گرام	$\frac{1}{5}$ گرین	۰.۵ ملی گرام	$\frac{1}{200}$ گرین
۱۶ ملی گرام	$\frac{1}{4}$ گرین	۰.۵ ملی گرام	$\frac{1}{190}$ گرین
۶ ملی گرام	$\frac{1}{16}$ گرین	۰.۶ ملی گرام	$\frac{1}{320}$ گرین
		۰.۸ ملی گرام	$\frac{1}{100}$ گرین
		۰.۷ ملی گرام	$\frac{1}{80}$ گرین
		۰.۲ ملی گرام	$\frac{1}{50}$ گرین
۳۲۵ گرین	ایک اونس	۱.۲ ملی گرام	$\frac{1}{50}$ گرین
ایک پونڈ	۱۶ اونس		

ایک کوارٹر	۲۸ پونڈ	۵ ملی گرام	$\frac{1}{4}$ گرین
ایک ہنڈور	۴ کوارٹر	۶ ملی گرام	$\frac{1}{10}$ گرین
ایک من	۲۰ ہنڈور	۸ ملی گرام	$\frac{1}{8}$ گرین

ایک سیر برابر ۱۵۴ء ۵۳۲ گرین

ایک گیلن ۸ پائنٹ

۹۰ ملی گرام	$\frac{1}{4}$ گرین	۱۲۰ ملی گرام	$\frac{1}{4}$ گرین
۰.۲ گرام	۲ گرین	۱۲۵ ملی گرام	$\frac{2}{5}$ گرین
۰.۱۵ گرام	$\frac{1}{8}$ گرین	۱۳۰ ملی گرام	$\frac{1}{4}$ گرین
۰.۳ گرام	۳ گرین	۲۰۰ ملی گرام	$\frac{2}{5}$ گرین
۰.۵ گرام	۴ گرین	۵۰۰ ملی گرام	$\frac{3}{4}$ گرین
۰.۳ گرام	۵ گرین	۶۰۰ ملی گرام	ایک گرین
۰.۴ گرام	۶ گرین	۷۵ ملی گرام	$\frac{1}{4}$ گرین
۴ گرام	۶۰ گرین	۰.۵ گرام	۷ گرین
۵ گرام	۷۵ گرین	۰.۱۵ گرام	$\frac{1}{4}$ گرین
۶ گرام	۹۰ گرین	۰.۶ گرام	۱۰ گرین برابر
۹ گرام	۱۲۰ گرین	۰.۷۵ گرام	۱۲ گرین
۱۰ گرام	۱۵۰ گرین	ایک گرام	۱۵ گرین
۱۵ گرام	۳ ڈرام	ایک گرام ۳ ملی گرام	۲۰ گرین
تیس گرام	ایک اونس	۷.۲ گرام	۳۰ گرین
		۳ گرام	۳۵ گرین

متر و کہ پیمانے اور عشری پیمانے

۱/۴ منم	۰.۳ ملی لیٹر	۵۰ منم	۲ ملی لیٹر
۱/۲ منم	۰.۵ ملی لیٹر	۵۰ منم	۳ ملی لیٹر
ایک منم	۰.۵ ملی لیٹر	ایک قلوئڈرام	۵ ملی لیٹر
۱/۲ منم	۰.۶ ملی لیٹر	۱/۲ قلوئڈرام	۶ ملی لیٹر
۳ منم	۰.۲ ملی لیٹر	۲ قلوئڈرام	۸ ملی لیٹر
۴ منم	۰.۶ ملی لیٹر	ایک قلوئڈ بونس	۳۰ ملی لیٹر
۵ منم	۰.۳ ملی لیٹر	۵ منم	۰.۵ ملی لیٹر
۱۰ منم	۰.۶ ملی لیٹر	۱۳ منم	۰.۷۵ ملی لیٹر
۱۵ منم	ایک ملی لیٹر		



دواسازی میں پانی کا استعمال

ہر دواساز فیکٹری کو ڈرگ ایکٹ کے تحت ایک معیاری اور صاف ستھرا پانی استعمال کرنا ہے اس لئے پانی کی جانچ ضروری امر ہے۔ چونکہ پانی اور ہوا بقاء زندگی کے لئے جس قدر ضروری ہے اسی قدر ضرر رساں بھی ہے اور یہی پانی مختلف بیماریوں کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ پانی کے مختلف علاقائی اعتبار سے اقسام اور اس کے نفع نقصان سے بھی ایک دواساز کو روشناس کر دیا جائے۔ دواسازی میں پانی کا استعمال کم و بیش ہر موڑ پر ہے۔ یہ ایک اچھا رابطہ ہے جو اشکال ادویہ اور افعال ادویہ میں تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔

کیونڈرس نے پہلی بار ثابت کیا ہے کہ ہائیڈروجن اور آکسیجن پانی کے اجزاء ترکیبی میں اسی وجہ پانی کو H_2O بھی کہتے ہیں پانی بھاپ رقیق اور ٹھوس تینوں حالتوں میں ہوتا ہے۔ پیڑ پودوں میں نوے فیصد پانی ہوتا ہے جسم انسان میں پانی میں مقدار ستر فی صد اور خون میں اسی فیصد ہوتی ہے پانی بقاء حیات کے لئے ضروری ہے۔ لطافت اور کثافت کے اعتبار سے پانی کی متعدد اقسام ہیں جن کا ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے۔

قدرتی پانی

بارش برف چشمے دریا اور سمندر قدرتی پانی کے ذرائع ہیں۔ چونکہ پانی ایک اچھا محلول ہے اور خالص حالت میں عام طور پر نہیں ملتا اگرچہ بارش کا پانی خالص ہوتا ہے لیکن کرہ ہوائی میں آتے آتے ہوا میں موجود بہت سی چیزیں آکسیجن کاربن ڈائی آکسائیڈ ایسویئم سلفر ڈائی آکسائیڈ، دھواں مٹی گرد وغبار ریت کے ذرے اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب تیز بارش ہو رہی ہو خصوصاً آخری موسم برسات میں تو ایسے وقت بارش کا پانی ابتدائی وقت کے پانی سے ہلکا اور خالص ہوتا ہے کیونکہ ابتدائی بارش سے کرہ ہوائی صاف ہو جاتا ہے۔

چشمے ندی اور سمندر کا پانی

جب بارش کا پانی سطح زمین پر پہنچتا ہے تو اس کا کچھ حصہ مٹی میں داخل ہو جاتا ہے اور اس مٹی میں سے حل پذیر چیزوں کو اپنے اندر سولیتا ہے اس لئے جب یہ پانی پھر چشموں میں سے نکلتا ہے تو اس کے اندر زیادہ مقدار میں، حل پذیر چیزیں شامل ہوتی ہیں کاربن ڈائی آکسائیڈ جو پانی ہوا سے بنتا ہے تو اس میں حل کرنے کی طاقت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے کیلشیم کاربونیٹ خالص پانی میں غیر حل پذیر ہے لیکن کاربن ڈائی آکسائیڈ کی شمولیت کی وجہ سے حل ہو جاتا ہے۔ چشموں کے پانی میں خصوصاً کیلشیم کاربونیٹ کی آمیزش ہوتی ہے لیکن جس مٹی میں سے پانی نکل رہا ہے اس کے مطابق مختلف مقدار سوڈیم اور پوٹاشیم کے نمکیات کی آمیزش ہوتی ہے جب چشموں کے پانی میں حل شدہ چیزیں مقدار کے اعتبار سے زیادہ ہو جاتی ہیں تو ایسی صورت میں یہ معدنی پانی کہلاتا ہے۔ بعض معدنی پانی میں نمک یا گندھک کی آمیزش پانی کے اندر ادویاتی خواص پیدا کر دیتی ہے اور ایسا پانی اوجاع مفاصل جلدی امراض اور قوت باضر کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ ندی اور جھیلوں کے پانی میں چشموں کے پانی کی آمیزش ہوتی ہے اس لئے ان کے ساتھ مختلف قسم کی گندگی سزے گلے چیز پودے مردہ جانور ہوتے ہیں اس لئے یہ گنداپانی تصور کیا جاتا ہے۔

سمندر کا پانی

سمندر کے پانی میں سوڈیم، پوٹاشیم اور کیلشیم، میگنیشیم کے کے کلورائیڈ سلفیٹ اور کاربونیٹ ہوتے ہیں ان سب میں سوڈیم کلورائیڈ سمندر کے پانی کا خاص جز ہے جو نمک شور کہلاتا ہے مگر اور دوسری چیزوں کی آمیزش سے اس پانی میں تلخی آ جاتی ہے۔

مذکورہ آمیزش کے علاوہ پانی میں مختلف قسم کے جراثیم بھی ہوتے ہیں۔ جو متعدی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ نہ صرف پینے کا پانی بلکہ جملہ کھانے پینے کی چیزوں میں کام آنی والا پانی، حوالہ غذا کی استعمال میں یا دوائی تیار کئے جراثیم سے مطہر اور معصی کر کے باقاعدہ Strelizer کی مدد سے حاصل کر استعمال میں لایا جائے۔

پانی بلارنگ ہے ذائقہ اور زیادہ تر ترقی حالت میں ہی دستیاب ہوتا ہے۔ جس کا

نقطہ اہل سو... اڈگری سینٹی گریڈ ہے اور اس کا نقطہ انجماد زیر وڈگری پر شروع ہو جاتا ہے۔

ہلکا اور بھاری پانی

یہ دیکھا گیا ہے کہ پانی میں اگر صابن کی آمیزش کی جائے تو بعض پانیوں میں جھاگ بہت زیادہ بنتے ہیں اور بعض پانیوں میں جھاگ مشکل سے بنتے ہیں چنانچہ جس پانی میں سفید رنگ کے زیادہ جھاگ بنتے ہیں وہ ہلکا پانی ہوتا ہے چنانچہ بارش کا پانی زمین میں پھنسنے سے پہلے اگر جمع کر لیا جائے تو یہ پانی بہت ہلکا ہوتا ہے بھاری پانی گھریلو امور کے لئے ضرور رساں ہوتا ہے اگر اس کو جوش دیا جائے تو کچھ دیر کے لئے اس میں چیزیاں جم جاتی ہیں۔ بھاری پانی کو بار بار اُبلانے سے جو ٹھوس چیزیں پانی میں مخفی ہوتی ہیں پیٹری کی صورت میں جمع ہو جاتی ہیں۔

پانی کو صاف کرنا

گھریلو امور میں پانی کو صاف کرنے کے لئے عموماً گھڑوں میں کوئلہ اور ریت سے کام لیا جاتا ہے۔ اگرچہ پانی صاف کرنے کے متعدد طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پانی کو دس چندرہ منٹ جوش دیں اس کے بعد چھان کر صاف کر لیں لیکن اوویہ کی تیاری میں ایک مخصوص انداز سے پانی کا بالکل مطہر کر لینا ضروری ہے جو عمل کشید کے ذریعہ ہوتا ہے جس سے پانی کے اندر پائے جانے والے فاسد اجزاء جدا ہو جاتے ہیں اور پانی کو بھاپ کی شکل میں اڑا کر مخصوص طریقے پر منجمد کر لیا جاتا ہے یہ پانی نہ صرف کثافتوں سے پاک صاف ہوتا ہے بلکہ جراثیم مر جاتے ہیں۔

کنوئیں کے پانی کی صفائی

کنوئیں کے پانی کو صاف کرنے کے لئے جراثیم کش اوویہ میں سے پٹاشیم پر میکینٹ کا محلول کنوئیں کے پانی میں مخلوط کیا جاتا ہے جو جراثیم کش ہے چنانچہ ایک ہالٹی میں پانی لیکر جو کم و بیش دس چندرہ لیٹر ہوتا ہے ایک اونس پٹاشیم پر میکینٹ ڈال کر محلول تیار کرتے ہیں پھر اس محلول کو کنوئیں میں ڈال دیا جاتا ہے اگر کنوئیں کا پانی ہلکا گلابی رنگ کا ہو جائے تو پانی کی صفائی اور جراثیم کو ختم کرنے کے لئے کافی ہے۔

مرطوب اور نیم جامد ادویہ کا دینا

معاہین لہو قات خیرہ جات اور اسی قسم کی دوسری چیزیں نہایت صفائی و اہتمام کے ساتھ کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے شیشیاں یا پلاسٹک کے ایسے ڈبے جو مضبوط اور مناسب ڈھکن دار دینا چاہئے لیکن وزن یا پائش کے ہوں مثلاً بارہ گرام پچیس گرام پچاس گرام ۱۲۵ گرام کے پنے ہوئے ڈبے آتے ہیں۔ مٹی کی سکوری میں جیسا کہ پرانا رواج تھا دو یا زیادہ تر خشک ہو جاتی ہے اور پھر کاغذ کا ڈھکن آجکل متروک ہو چکا ہے جن مرکبات میں سرکہ انار ترش املی جیسی ترش اجزاء ترکیبی اجزاء ہوں انہیں شیشے کے برتن میں ہی دینا چاہئے ٹن یا دھات کے برتن ایسی دوا کے ساتھ ملکر کیمیائی تبدیلی سے ایک نئی کیفیت پیدا کرتے ہیں جو مضرت رساں بھی ہوتی ہے۔

اسی طرح شربت اور عرقیات یا سکھین اگر عرقیات کے ساتھ ملا کر ہی بنائے تو شربت اور عرقیات اگر ملا کر ایک ہی شیشی میں دیں تو کوئی حرج نہیں ایک ہی ظرف میں دونوں ڈالے رکھیں۔ عموماً سکورے اور کوزوں کا رواج ہے ان میں ایسی ادویہ عموماً دیجاتی ہیں اگرچہ یہ پاکیزہ ہوتے ہیں مگر شربت یا عرق کا ایک حصہ ان میں جذب ہو جاتا ہے ایسی صورت میں عطار کا فرض ہے کہ وہ ان سیال ادویہ کے انجذاب کا خیال رکھتے ہوئے دوا کی قدرے مقدار بڑھا دے خواہ کسی برتن میں دوا دیجائے لیکن اس کو ڈاٹ یا کاغذ یا کسی ڈھکنے سے ڈھانکا ضروری ہے اگر عطار کو کسی سفوف مہجون حبوب وغیرہ کا نسخہ باندھنا ہے۔ جس میں متحدہ ادویہ ہوتی ہیں جن کو مریض کے بیمار دار خود کوٹ چسکا تیار کرتے ہیں ایسی صورت میں اس مرکب کے تمام اجزاء علیحدہ علیحدہ پڑیوں میں باندھ کر دینا مناسب ہے اور ہر پڑیا پر دوا کا نام لکھ دیا جائے۔ اور سب دواؤں کو کسی ایک بڑے کاغذ میں پڑیا بنا کر دیں تمام ادویہ کو اس خیال سے یکجا کر دینا کہ ساری دوائیں ایک ہی مرکب کے اجزاء ہیں ایک اصولی غلطی ہے۔ دوا سازی کے وقت مختلف قباحتوں کا سامنا کرنا پڑتا

ہے مثلاً یہ بتایا جا چکا ہے کہ مختلف ادویہ کو کوٹنے کے لئے۔ دواؤں کو الگ الگ گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے یہ تو ایک مثال ہے۔ اسی طرح بہت سے امور ہیں جو مختلف دواؤں پر الگ الگ کرنے پڑتے ہیں۔

پھر ایسے نسخہ میں کوئی مرطوب کمی اور قیمتی دوا ہو تو ایسے اجزاء کو خاص طور پر الگ کر دینا چاہئے اور کمی اور قیمتی دوا سریش کو اچھی طرح تیار کر حوالے کرنا چاہئے مبادی کسی چیز کی وجہ سے کوئی خطرناک غلطی ہو جائے یا قیمتی دوا کسی طرح کھو جائے۔

لیکن جن مرکبات کی ادویہ ایک ساتھ بھگوئی یا ابالی جاتی ہیں مثلاً نسخہ جو شانہ یا ضیاسانہ شربت لعوق خیرہ وغیرہ ایسے مرکبات کے ان اجزاء کو ایک ساتھ دینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کے خلاف نسخہ لکھنے والے نے کوئی خاص ہدایت نہ کی ہو ورنہ طیب یا نسخہ بردار کی ہدایت کے مطابق عمل کرنا اور ساری دوا میں الگ الگ کرنا پھر باندھ کر دینا چاہئے۔

نسخہ پر نظر ثانی

جب عطار ہدایت کے مطابق دوا لکھے یا نسخہ کے سارے اجزاء نکال چکے تو پھر اس کے قبل کہ دوا کو نسخہ گیر کے حوالے کرے ایک مرتبہ نسخہ پر غور کرے اور اول تا آخر ایک مرتبہ پھر پڑھ لے تاکہ اگر کوئی چوک یا بھول ہو گئی ہے تو اس کا تدارک کر سکے۔

جب کسی نسخہ کے اجزاء متعدد ہوں اور دو ایک ساتھ بھگوئے یا جوش دے جائیں تو ان کے اجزاء کو ایک بڑے کاغذ میں الگ الگ رکھتے ہیں اور جب سب اجزاء نکل آئیں تو قبل اس کے کہ ان کو یکجا کر کے باندھیں نسخہ کو دوبارہ پڑھ کر تمام اجزاء کی تعداد گنیں پھر اس تعداد سے کاغذ پر رکھی ہوئی دوا کا مقابلہ کریں اگر بھول چوک سے کوئی جزوہ گیا ہے جیسا کہ کبھی کبھی ہو جاتا ہے تو نظر ثانی کے وقت اس کی کوپرا کریں۔

اسی طرح اگر نسخہ کسی ایسے مرکب کا ہو جس کے اجزاء الگ الگ ہوں تو تمام اجزاء

پڑیوں میں باندھ چکیں اس وقت کچا کر کے ایک بڑے کاغذ میں باندھ کر مریض کے حوالے کریں بغیر اجزاء دوبارہ شمار کئے ہوئے نہ دیں اس سے اکثر غلطیاں دور ہو جایا کرتی ہیں۔

ترکیب استعمال سمجھانا

دوا کے نسخہ کی آخری بار پھر پڑھ کر پوری طری طریقہ استعمال کرنے کے بعد عطار کا آخری فریضہ ایک زبردست اور بھی ہے کہ وہ دوا مریض کے حوالے کرتے وقت مریض یا دوسرے نسخہ بردار کو نہایت وضاحت اور اطمینان سے سمجھا دے کہ اس دوا کو فلاں ترکیب سے جیسا کہ نسخہ میں تحریر ہوتا ہے مریض اپنے استعمال میں لائے۔ مرض کی حالت میں عام طور پر لوگوں کا دماغ پریشان رہتا ہے خواہ وہ خود بیمار ہو یا در و مند بیمار ہو اس پریشانی اور الجھن میں قسم قسم کے مصلحہ خیز اور بعض اوقات مہلک غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں۔

جب دوائیں اندرونی و بیرونی استعمال کی ہوں تو اس وقت نسخہ گیر کو دوائیں الگ الگ دینا چاہئے اور پورے طور پر متنبہ اور آگاہ کر دینا چاہئے خصوصاً جب کہ بیرونی استعمال کی دوا زہریلی ہو یا قوی الاثر اجزاء پر مشتمل ہو اس قسم کی کمی دوا پر اگر امتیاز کے لئے سرخ رنگ کا کاغذ پیٹ دیں تو بہتر ہو گا۔

دو نسخوں کا ایک ساتھ بنانا اصولاً مجاز ہے ایک نسخہ ایک ہی وقت میں تیار کرنا چاہئے ورنہ ذہن متخل ہو کر غلط دواء دو نسخوں میں سے کسی میں بھی پہنچ سکتی ہے جو نقصان کا باعث ہے۔

نسخہ بناتے وقت اس کو ایسی وضع میں رکھیں کہ وہ بناتے وقت بلا قطع اس کی نگاہ کے سامنے رہے اور مرطوب و سیال اشیاء سے لتھڑنے نہ پائے۔



ادویہ کی ناپ تول کا اصول

ناپ تول کے پیمانے اور بانوں کا تذکرہ پہلے گذر چکا ہے یہاں پر ناپنے اور تولنے کے چند اصول بتائے جائیں جن پر ایک عطار کو پابندی کرنا چاہئے۔

۱۔ خشک دوائیں عموماً ترازو باٹ کے ذریعہ تولی جاتی ہیں اور سیال ادویہ کے لئے مختلف پیمانے ہوا کرتے ہیں کبھی سیال ادویہ کو قطرات کی صورت میں بھی دیتے ہیں اور ان قطرات کو شمار کرتے رہتے ہیں۔

چپک سے بچنا

نیم منجمد لیسیدار اور چپکنے والی ادویہ مثلاً معاجین لعوقات مرابم وغیرہ عموماً ترازو کے پلڑے میں چپک جاتے ہیں اس لئے ایسی ادویہ کو کسی ظرف میں ڈال کر تولنا چاہئے جس ظرف میں رکھ کر دوا کو نسخہ بردار کے حوالے کرنا ہے اور پہلے اس برتن کا دھڑا (وزن کر لیں) گا ہے ایسی ادویہ کو کاغذ پر رکھ کر تولا جاتا ہے اور اتنے ہی بڑے کاغذ کا دوسرا ٹکڑے دوسرے پلڑے میں باٹ کے ساتھ ڈال دیتے ہیں تاکہ دوا کے وزن میں کسی طرح کی کمی نہ ہو سکے تولنے کے بعد دوا کو کبھی اسی کاغذ کے ساتھ دوسرے ظرف میں رکھ کر دیدیا جاتا ہے اور کبھی جھری کی مدد سے اس کاغذ سے دور کھینچ لیجاتی ہے اور دوسرے ظرف میں ڈال جاتی ہے۔

شربت اور عرق اور اسی قسم کی دوسری سیال چیزیں جب شیشی سے نکالنا چاہیں تو اس وقت ان ظرف کی گرفت اس طرح ہونی چاہئے کہ اس کے نام و نشان کی چٹ بالائی جانب ہو مگر اس کے خلاف کریں گے اور نشان یا چٹ کو نیچے کی طرف رکھیں گے تو دواء سیال کے قطرات جو اکثر ظرف کے سرے پر لگے ہوتے ہیں نیچے بہہ کر نام نشان کی چٹ کو خراب کر دیں گے۔

سیال اود یہ کے نکالنے کے بعد دوا کا جو قطرہ شیشی کے منہ پر لگا رہ جاتا ہے وہ کرنے نہیں پاتا اس کو اسی شیشی کی ڈاٹ کے زیریں آلودہ حصہ پر لیکر ڈاٹ کو اس طرح شیشی پر لگا دینا چاہئے کہ دوا کی یہ بوند شیشی کے اندر چلی جائے۔

لیکن اگر غلطی سے شربت وغیرہ شیشی کے منہ پر اور گردن پر لگ جائے تو اس کو کیلے پنزے سے صاف کر کے رکھیں۔ شیرہ کا شیشی کے منہ پر لگا رہنا اچھا نہیں سمجھی مگر کو دعوت دیتا ہے۔

معا جین وغیرہ میں مٹھاس کا وزن

ہموزن سے کیا مراد ہے۔ سنوف اور معجون وغیرہ کے نسخوں میں اگر مصری قند سفید شہد اور ترنجبین وغیرہ ہموزن تحریر ہوں تو اس سے مراد یہ ہے کہ مذکورہ چیزیں کل اود یہ کے مجموعی وزن کے برابر ہوں اور اگر دو چند سے چند تحریر ہو تو اس سے مراد ہے کہ قند وغیرہ کو دواؤں کے وزن سے دو گنی یا تین گنی ہونی چاہئے۔

لیکن جب معجون میں مرے شربت اور عریقات شامل ہوں شگ اود یہ کے وزن کے اعتبار سے مصری اور کھاٹہ وغیرہ کو ہموزن یا دو چند یا سے چند جیسا تحریر ہو دینا چاہئے یعنی دواؤں کے وزن میں مربوں شربت وغیرہ شامل نہیں۔



کتابیات

اردو طبی کتب

عقلم شہاب الدین	تاریخ علم الادویہ	عقلم جم الغنی	قرابادین جم الغنی
عقلم فرید احمد عباسی	صدیۃ الجمیلہ	عقلم محمد حسن	قرابادین حازق
عقلم خواجہ ساجد	صدیۃ	عقلم عبدالستار لطیفی	قرابادین لطیفی
غلام جیلانی	ڈاکٹر منیر میمنیکا	عقلم شریف دہلوی	علاج الامراض
اخضر حسن اعوان	ڈاکٹر بی بی میمنیکا	عقلم محمد کبیر الدین	بیاض کبیر
غشی غلام حسین	علم الکیمیاء مشرق	عقلم فیروز الدین	منہاج الخزانہ
عقلم فضل الرحمن	کتاب الکیمیاء	بہرہ و وقف دہلی	قرابادین بہرہ و
عقلم انیس احمد لاہوری	طبی فارماکوپیا	تکلیل ششی	علم الکیمیاء
عقلم عبدالجلیل لاہوری	چکرۃ الجلیل	عقلم عہد احمد اصلاحی	الطباء اور ان کی مسیاتی
عقلم شہاب الدین	تاریخ ادویہ	عقلم سید عل الرحمن ملک	کتاب المرکبات
عقلم تکلیل احمد ششی	علم الکیمیاء	عقلم عل الرحمن دہلوی	دواسازی
عقلم کبیر الدین	بیاض کبیر حصہ سوم	عقلم شہاب الحق	طب اور اخلاقیات

فارسی طبی کتب

عقلم ہمام اللہ	قرابادین ہمامی	عقلم محمد حسین	قرابادین کبیر
عقلم شفاء خاں	قرابادین شفاءئی	عقلم محمد اکبر لڑائی	قرابادین اکبری
عقلم محمد اعظم خاں	قرابادین اعظم	عقلم محمد اکبر لڑائی	قرابادین قادری
عقلم علوی خاں	جامع الجوامع	عقلم محمد احسان	قرابادین احسانی
عقلم امام الدین پاک بھٹی	نور اکبر	عقلم ذکاء اللہ	قرابادین نکائی

عربی طبی کتب

محمد بن فہمدی	اصول التریاکب	ذکر یار لڑائی	الحادی جلد ایکس
محمد الدین سرقدی	اصول التریاکب	شیخ الرئیس	القانون جلد پنجم
بارون بن ابو الہیمان	دستور الادویہ مرکب	شیخ الرئیس	علم الکیمیاء تکلیس
ابن جزر	ادویہ مرکبہ	دستور بدوس	کتاب المختار
ذکر یار لڑائی	اصید	ابو سہل سبکی	ماتہ سبکی
ذکر یار لڑائی	الحادی جلد پنجم	الاحیان الادویہ والاغذیہ	منہاج المکان فی ترکیب
حسین بن اسحاق	اسرار الاطباء	ابو نصر اسرانی عطار	رسالہ تکلیسہ جلدیہ
شیخ الرئیس	علم الکیمیاء تکلیس	عقلم محمد اجمل خاں	مقالہ فی ترکیب الادویہ
امام الدین	نور اکبر	ابو القیاس ابن	

ڈرگ ایکٹ کے مطابق بھارت سرکار سے منظور شدہ

قرا بادین۔ فارما کوپیا

یونانی

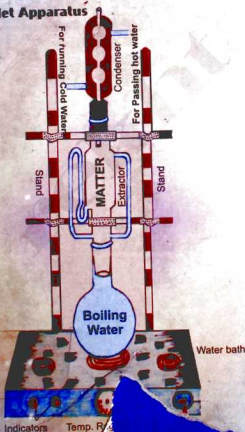
ایک دوا ساز کو اس بات کا علم ہوتا بھی ضروری ہے کہ بھارت سرکار سے دوا سازی کی کتابیں تسلیم شدہ کے نام اور ان کے مصنفین کے کیا نام ہیں کیونکہ کسی بھی مرکب کی تیاری میں بھارت سرکار اس مرکب کے اجزاء ترکیبی پر کھنے کے بعد ہی کسی دواء مرکب کو تسلیم کرتی ہے اور اس کا باقاعدہ رجسٹریشن ہوتا ہے اگر ایسا نہیں کیا گیا تو منظر عام پر مرکب دوا لانا مریضوں کا علاج معالجہ کے سلسلہ میں دینا قانونی جرم ہے۔

تسلیم شدہ قرا بادین درج ذیل ہیں

علامہ کبیر الدین	بیاض کبیر
حکیم محمد اعظم خاں	قرا بادین اعظم
حکیم اکبر ارزانی	قرا بادین قادری
حکیم محمد احسان	قرا بادین احسانی
حکیم محمد ذکاء اللہ خاں	قرا بادین ذکائی
ہمدرد دوا خانہ	قرا بادین ہمدرد

ہر قسم کی یونانی طبی مطبوعات ہم سے طلب کریں

Soxhlet Apparatus



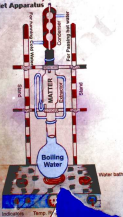
AIJAZ PUBLIS

2881, Kucha Cholan, Darya

Tel.: (Off.) 2253268, (H)

پھر خصوصی ایوانوں کی تحقیقی طبوعات ہمارے انتخاب میں ہیں

Soxhlet Apparatus



AHAZ PUBLIS

3891, Feroze Chaudhary Road,
T-10, J-10, Lahore, Pakistan